بسم اللہ الرحمن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, 11th July, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (State Bank Building), Islamabad, at 9.30 A.M., Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Qur'an*)

ادعوا ربکم تضرعا وخفیة ط انه لایحب المعتدین
ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا
وطمعا ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین وھو
الذی یرسل الریح بشرا بین یدی رحمته حتی
اذا اقلت سحابا ثقالا سقنه لبلد میت فانزلنا
به الماء فاخرجنا به من کل الثمرت کذلک نخرج
الموتی لعلکم تذکرون والبلد الطیب یخرج نباته باذن
ربه والذی خبث لایخرج الا نکدا ط کذلک نصرف
الایت لقوم یشکرون۔

ترجمہ : (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے، اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری (بناکر) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھاتی ہیں تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday, 11th July, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (State Bank Building), Islamabad, at 9.30 A.M., Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Qur'an*)

ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ ط انہ لا یحب المعتدین
ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وادعوہ خوفا
وطمعا ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین وھو
الذی یرسل الریح بشرا بین یدی رحمتہ حتی
اذا اقلت سحابا ثقالا سقنہ لبلد میت فانزلنا
بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرت کذلک نخرج
الموتی لعلکم تذکرون والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن
ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا ط کذلک نصرف
الایت لقوم یشکرون ۔

ترجمہ : (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی اور چپکے چپکے دعائیں
مانگا کرو ۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور ملک میں اصلاح
کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں
مانگتے رہنا ۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب
ہے ۔ اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری
(بنا کر) بھیجتا ہے ۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو
اٹھاتی ہیں تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں ۔ پھر

[Recitation]

بادل سے مینہ برساتے ہیں۔ پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کر کے باہر نکال لینگے۔ یہ (آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں) تاکہ تم نصیحت پکڑو (جو) زمین پاکیزہ (ہے)، اس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے (نفیس ہی) نکلتا ہے۔ اور جو خراب ہے اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے ناقص ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم آیتوں کو شکرگزار لوگوں کے لئے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ اور ایوان میں ہمارے بہت سے معزز حضرات قرآن کریم کی تلاوت کے دوران باتیں کر رہے تھے۔ تو آداب کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: آپ نے صحیح ارشاد فرمایا سوالات سوال نمبر ۶۸

QUESTIONS AND ANSWERS

SHAHRIGH COAL MINES

68. *Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the over-all area upon which the work of mining is in progress in P.M.D.C's Coal Mines at Shahrigh;

(b) the total expenditure incurred on the installation of the plant in shahrigh?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) PMDC is holding mining right for coal over an area of 5298 acres at Shahrigh which is being developed and exploited by PMDC.

(b) A total expenditure of Rs. 39.680 million was incurred on Coal Washing Plant.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! یہ رقبہ جو پی - ایم - ڈی - سی کی ملکیت ہے اس پر کسی کا قبضہ بھی ہے یا نہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! جہاں تک میری معلومات ہیں اس پر پی - ایم - ڈی - سی کا قبضہ ہے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا یہ پلانٹ اس وقت چل رہا ہے ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! کچھ فنی خرابیوں کی وجوہات پر یہ پوری پروڈکشن نہیں دے رہا - اس وقت کوئی پچیس پرسنٹ اس کی یوٹیلائیزیشن ہو رہی ہے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا باقی مائن اونروں سے اس پلانٹ کے لئے کوئلہ لیا جا سکتا ہے یا نہیں - اگر لیا جاتا ہے تو کیسے لیا جاتا ہے ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! جیسے میں عرض کر چکا ہوں کہ اس وقت ایک تو جو کوئلہ ہم wash کرتے ہیں اس کی فروخت میں دشواری ہو رہی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ کچھ فنی وجوہات پر ہم پیداوار نہیں بڑھا سکے - اس لئے اس وقت باہر سے لینا ممکن نہیں ہوگا -

جناب چیئرمین : تین سوال ہو چکے ہیں - ایک سوال اور پوچھ لیجئے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! یہ پلانٹ بہت پہلے مکمل ہو چکا ہے اور اس پر بہت لاگت آئی ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک یہ بند پڑا ہے اور حکومت کی طرف سے اتنی رقم خرچ کرنے کے باوجود بھی جو development ہوئی ہے اور اس کی جو سکیم بنائی گئی ہے وہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے ناقص ہے - اور جب منصوبہ بندی غلط ہوئی ہے تو اتنی بڑی رقم ضائع ہونے کی کیا وجوہات ہیں ؟ اگر پلانٹ نہیں چل رہا تو اس کی وجوہات یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ باقی جو ایڈوانسز ہیں وہ نہیں لئے جاتے - اگر اوروں سے قرضہ لیا جاتا تو یہ پلانٹ بہت اچھی طرح چل کر پیداوار بڑھا سکتا تھا جب کہ یہ سٹیل مل کو چلانے کے لئے منصوبہ تھا -

[Mr. Salim Saifullah Khan]

جناب چیئرمین : جناب میرداد خیل صاحب ! یہ سوال تو نہ ہوا یہ تو تقریر ہوئی لیکن میں متعلقہ وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اگر اس کا جواب دے سکیں تو ضرور دیں ۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! میں معزز رکن کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت کے پاس یہ معلومات ہیں ، اور میں عرض کر چکا ہوں کہ There are technical difficulties بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پلانٹ سٹیل مل کو واشڈ کول سپلائی کرنے کے لئے لگایا گیا تھا ۔ چونکہ وہاں سے جو کوئلہ نکل رہا ہے اس پر سٹیل مل نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ ان کے معیار اور agreement یا specification کے مطابق نہیں ہے ۔ مجھ سے پہلے منسٹر نے اس کیلئے کمیٹی بنائی ہے جسمیں PMDC اور پاکستان سٹیل ملز کے افسران دونوں موجود ہیں ۔ اس کمیٹی کی آخری میٹنگ ماہ حال کی ۱۴ تاریخ کو ہوگی اس کے بعد رپورٹ پیش کی جائے گی ۔ اگر پلانٹ میں تبدیلی یا کوئی اور انوسٹمنٹ کرنے کی ضرورت پڑی تو اس پر ضرور حکومت غور کرے گی اور یہ کوشش کرے گی کہ یہ جو چار کروڑ روپے اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں ان کا مناسب استعمال کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۶۹ ، مولانا کوثر نیازی صاحب !

PURCHASE OF BOOKS

69. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state the names of authors whose books have been purchased by the Ministry for distribution within and outside the country from the 5th July, 1977, to-date, indicating also, the number and value of such books?

Mr. Maqbool Ahmed : 58,236 copies of Holy Quran and Islamic Books were purchased at a cost of Rs. 3,639,988 for free distribution among individuals organizations engaged in propagation of Islam abroad. The details of the publications, authors|publishers and cost etc. are given in the attached statement.

S.No.	Name of Book	Name of Author/ Publisher	No. of Books	Total cost (Rs)
1	2	3	4	5
1.	Holy Quran with English Translation.	Muhammad Marmaduke Pickthal	9,300	2,79,000
2.	Holy Quran with English Translation and Commentary.	Abdul Majid Daryabadi	900	1,71,000
3.	Holy Quran (Taj Company No. 54/S)	Taj Company Ltd.	465	41,850
4.	Holy Quran (Taj Company No. 52/8)	Do.	61	16,470
5.	Holy Quran (Taj Company No. 424).	Do.	27	10,260
6.	Holy Quran (Taj Company No. 124)	Do.	8	6,400
7.	Holy Quran (Taj Company No. 56-P)	Do.	11600	1,62,400
8.	Holy Quran (Taj Company No. 15).	Taj Company Ltd.	34	12,920
9.	Holy Quran with English Translation and Commentary.	Abdullah Yusuf Ali	950	1,14,000
10.	An Interpretation of Holy Quran	Do.	8050	2,01,250
11.	Islamic Ideology	Khalifa Abdul Hakim.	700	21,000
12.	Towards Understanding Islam	Syed Abul Ala Maudui	1100	14,300
13.	Islamic Way of Life	Do.	1200	7,800
14.	Finality of Prophethood	Do.	850	7,012/50
15.	Life of Muhammad (SAW)	A.H. Siddiqui	750	2,02,500
16.	Spirit of Islam	Syed Amir Ali	730	40,150
17.	Introduction to Islam	Dr. Muhammad Hamid-ullah	700	17,500
18.	Message of Islam	Abdullah Yusuf Ali	770	38,500
19.	Muhammad the Holy Prophet	Ghulam Sarwar	650	22,750
20.	Lessons in Islam	Sh. Muhammad Ashraf	600	10,200

1	2	3	4	5
21.	Qadianism—A Critical Study	S. Abdul Hassan Nadvi	850	1,062/50
22.	On Striving to be a Muslim	Abdul Qayyum	450	33,750
23.	The Prophet and His Message	Khalifa Abdul Kakim	450	7,200
24.	Islam and Ahmedism	Sh. Muhammad Ashraf	1000	5,000
25.	The Message of Islam	Do.	500	6,000
26.	Islam the Misunderstood Religion.	M. Qutb	420	7,560
27.	Muhammad the Benefactor of Humanity.	Naeem Siddiqui	400	13,200
28.	Fundamentals of Islam	Syed Abul Ala Maududi	550	19,800
29.	Teleemul Islam (Vol. I—IV).	Mufti M. Kifyatullah	500 set	6,000
30.	Prayers of Prophet.	A. H. Siddiqui	500	5,000
31.	Mishkatul Misabih (Vol. I-II).	Do.	350 set	70,000
32.	Al-Hizbul Azam.	Do.	130	975
33.	Tadhkaratul Auliya.	Farid Al-Din Attar.	350	8,750
34.	The Book of Knowledge	A. Ghazali.	130	1,950
35.	Life of Muhammad (SAW)	E.E. Dinet	130	1,950
36.	Political Theory of Islam.	Syed Abul Ala Maududi.	350	1,837/50
37.	Process of Islamic Revolution.	Syed Abul Ala Maududi	350	1,837/50
38.	First Principles of Islamic State.	Do.	350	1,575
39.	Ethical View Point of Islam.	Do.	370	2,775
40.	Economic Problem of a Man.	Do.	350	1,312/50
41.	Road to Peace and Salvation.	Do.	350	14,350
42.	Religion of Truth.	Do.	350	1,225
43.	Evidence of Truth.	Do.	350	1,557/50
44.	Nations Rise and Fall—Why ?	Do.	350	1,050
45.	Jihad in Islam.	Do.	350	1,575
46.	Vitals of Faith.	Do.	350	1,575
47.	Translations from Quran.	Altaf Gohar.	350	8,750
48.	The Meaning of Quran (Vol. I—VIII).	Syed Abul Ala Maududi	150 set	40,200
49.	The Quranic Foundations and Structure of Muslim Society.	Dr. Fazalur Rehman Ansari.	370	92,500
50.	What is Islam?	Do.	350	1,400

1	2	3	4	5
51.	Through Science and Philosophy to Religion.	Do.	350	1,050
52.	Beyond Death.	Do.	350	875
53.	Philosophy of Worship in Islam.	Do.	350	875
54.	Economic System of Islam.	National Bank of Pak.	396	5,148
55.	Paighember-e-Azam-o-Akhar.	Dr. Naseer Ahmed	200	16,200
56.	Sayings of Muhammad (SAW)	Prof. Ghazi Ahmed	500	5,000
57.	توحید و رسالت	Maulvi M. Hussain Palwa.	810	16,240
58.	مضامین القرآن	Do.	150	16,240
59.	The Message of Quran	Dr. Muhammad Asad.	46	14,950
60.	Crimes and Punishment	Muhammad Sharif	20	100
61.	Diplomacy in Islam	Afzal Iqbal	20	600
62.	Culture of Islam	Do.	20	700
63.	Imam Abu Hanifa	Muhammad Hadi Hussain	20	700
64.	Muhammadan Law (Vol. I-II)	Syed Amir Ali	20	4,000
65.	Muslim Community in Indo-Pak.	Dr. I.H. Qureshi.	20	2,000
66.	Islam and Christianity in the Modern World.	Dr. Fazalur Rehman Ansari.	20	400
67.	The Renaissance of Islam	S. Khuda Bakhsh	20	2,400
68.	Islam as an Ethical and Political Idea.	S.Y. Hashimy	20	800
69.	Sahih Bukhari (Vol-I—IX).	Muhammad Mohsin Khan	20 set	22,500
70.	Islam a General Picture	Dr. Muhammad Hamid-ullah.	20	400
71.	What Everyone should know about Islam and Muslims.	Suzanne Haneef.	20	900
72.	Islamic Culture (Vol. I—IV)	D.S.T. Library	20	16,800
73.	Epic of Faith	A. Rauf Luthar	20	3,000
74.	Muhammad in Quran	Ali Musa Raza	20	960
75.	Islam-Her Moral and Spiritual Value.	Maj. Arthur Glyn Leonard.	20	500
76.	خطبات بہاولپور	Dr. Muhammad Hamid-ullah	100	5,000
77.	Mishkat-ul-Masabih (English Translation Vol. I-II).	A.H. Siddiqui	20 set	4,000

1	2	3	4	5
78.	Philosophy of Islamic Law and Orientalists.	Dr. Muhammad Musleh-uddin	20	1,020
79.	The Essence of Faith in Islam.	Alhaj A.D. Ajijola	20	660
80.	Islamic Law and Constitution.	Syed Abul Ala Maududi	20	1,140
81.	Morality—its Concept and role in Islamic Order.	Dr. Muhammad Musle-uddin	20	300
82.	Sociology and Islam	Do.	20	285
83.	Islam—its Theory and the Greek Philosophy.	Do.	20	200
84.	Islamic Socialism—What it Implies ..	Do.	20	125
85.	Economics and Islam	Do.	20	260
86.	Al-Bayan	Maulana Abdul Haq Haqqani.	20	2,400
87.	Islamic Jurisprudence and the Role of Necessity and Need.	Dr. Muhammad Musleh-uddin.	20	300
88.	Quran—The Fundamental Law of Human Life.	Syed Anwar Ali	3	300
89.	Sahih Muslim (Vol. I—IV)	A. H. Siddiqui	20 set	5,200
90.	Islam and the World	S. Abdul Hassan Nadvi	20	500
91.	Cultural Side of Islam	Muhammad Marmaduke Pickthal.	20	300
92.	Outlines of Islamic Culture	A.M.A. Shushtery	20	1,500
93.	The Manifesto of Islam	Dr. Muhammad Rafiud-din	20	450
94.	Reconstruction of Religious Thoughts ..	Allama Muhammad Iqbal	20	400
95.	Tenets of Islam	Ali Musa Raza	20	480
96.	Economic Justice in Islam	S.M. Yusuf	20	360
97.	Public Finance in Islam	S.A. Siddiqui	20	500
98.	Umer the Great (Vol. I-II)	Shibli Nomani	20 set	1,100
99.	Islam at the Cross Road	Muhammad Asad	20	240
100.	Quranic Advices	Muhammad Marmaduke Pickthal	20	300
101.	The Bible, The Quran and Science ..	Maurice Bucaille	20	Free
102.	Islam the Ideal Religion	Prof. Sheikh Yousaf El-Digway.	20	1,000
103.	Sayings of Muhammad (SAW) ..	Mirza Abdul Fazal	20	1,000
104.	Muhammad Rasulullah (SAW) ..	Dr. Muhammad Musleh-uddin	20	1,080

1	2	3	4	5
105.	Muhammad the Ideal Prophet ..	Syed Sulaiman Nadvi	20	900
106.	Islam in the Modern World	A.K. Brohi	20	2,400
107.	A Code of Muslim Personal Law ..	Justice Dr. Tanzilur Rehman	10	2,000
108.	Naqoosh (Rasool Number) (Vol. I—X).	Adara Farogh-e-Urdu, Lahore.	200 set	2,00,000
109.	Prophet of the Desert	K. L. Gauba	20	1,300
110.	The Life of Muhammad (SAW) ..	A. Guillaum	20	2,700
111.	Studies in Islamic Culture in Indian Environment.	Aziz Ahmed	20	900
112.	Shorter Encyclopedia of Islam ..	H.A.R. Gibb and D.K. Karamers	1	380
113.	Islam—An Introductory Survey ..	S. Muhammad Jamil	500	3,000
114.	What is Islam—A brief Introductory Talk	Do.	500	1,125
115.	Some Aspects of the Unique Personality of Prophet Muhammad (SAW)	Holy Quran Society	500	2,250
116.	The Quran—Basic Teachings	T.B. Irving	20	1,400
117.	Islam and Modernism	Maryam Jamilla	20	500
118.	Early Development of Islamic- Jurisprudence.	Ahmed Hassan	20	500
119.	Concept of Muslim Culture in Iqbal ..	Mazheruddin Siddiqui	20	300
120.	How to become a Muslim	Mufti Ullah Mahmud	20	120
121.	Islam Versus the West	Maryam Jamilla	20	180
122.	Al-Amin	Muhammad Marmaduke Pickthal.	20	500
123.	Art of Islam	Titus Burckhardt	9	2,790
124.	Geometric Concept of Islamic Art ..	Issam El-Said	6	1,116
125.	Muhammad as Military Leader ..	Afzalur Rehman	20	4,200
126.	Islam the Holy Prophet and non-Muslim World.	Mustafa Khattak	20	700
127.	Islamic Faith and Practice	M. Manzoor Nomani	20	400
128.	Road to Makkah	Muhammad Asad	20	2,500
129.	Islamic Calligraphy	Yasin Hamid Safadi	20	1,736

1	2	3	4	5
130.	قرآن حکیم اور ہماری زندگی	Dr. Tanzilur Rehman	20	600
131.	خلفائے راشدین کی یگانگت	Munshi Abdur Rehman	20	480
132.	نئے فتنے	Do.	20	600
133.	Taleemul Islam	Mufti Kifayatullah	20	240
134.	The Perpectural Miracle of Hazrat Muhammad (SAW).	Dr. Rashid Khalifa	100	300
135.	The Finality of Prophet-hood ..	Allama M. Ayub	100	800
136.	Distribution of Wealth in Islam ..	Muhammad Sharif	100	400
137.	Muhammad the Final Messenger ..	Dr. Majid Ali Khan	200	13,000
138.	Sayyarah Digest	Prof. Maulvi Zafar Iqbal	100	4,500
139.	Sunan Abu Dawud (Vol. I—III) ..	Prof. Ahmed Hasan	10	2,654
140.	Holy Quran	Taj Company	200	4,800
141.	Islamic Shahkar Encyclopedia ..	Maktab-e-Shahkar	50	12,750
		Total Books ..	58,236	3,639,988

مولانا کوثر نیازی : ضمنی سوال - کیا فاضل وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ حکومت نے ایک مخصوص سیاسی و مذہبی مکتبِ فکر کی لاکھوں روپے کی کتابیں کیوں خریدیں ؟

جناب مقبول احمد : آپ نے relevant سوال تو نہیں کیا۔ بہرحال اس کے لئے ہم نے ایک طریقہ کار بنایا ہے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس میں سیکرٹری مذہبی امور ہوتا ہے اور اسکے ممبر جو ہوتے ہیں ان میں سکالرز، اسلامک ریسرچ انسٹیوٹ کے نمائندے، ہمارے اپنے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ اینڈ ریفرنس شامل ہوتے ہیں۔ یہ کتابوں کی چھان بین اور سٹڈی کرکے خریدتے ہیں۔

جناب چیئرمین : سوال یہ تھا کہ ایک مخصوص School of thought کے علماء کی کتابیں کیوں خریدی گئی ہیں۔

قاضی عبدالطیف : کیا اس بورڈ کے اندر آپ نے متند علماء میں سے کسی کو رکھا ہے کیونکہ یہ کتابیں مذہبی تبلیغ کے لئے آپ بھیج رہے ہیں اگر ایسا ہے تو ان کے نام کیا ہیں ؟

جناب مقبول احمد : اس وقت تو میں نہیں بتا سکتا۔ اگر نیا سوال کیا جائے تو بتا سکتا ہوں۔

مولانا کوثر نیازی : کیا فاضل وزیر یہ بتائیں گے کہ انہوں نے مصنفین کی جو فہرست فراہم کی ہے اسمیں کسی بریلوی مکتبِ فکر کا کوئی عالم بھی شامل ہے جسکی کوئی کتاب خریدی گئی ہو !

جناب مقبول احمد : یہ بہت لمبی فہرست ہے جس میں علماء کرام اور مصنفین کے نام ہیں اور کتابوں کے نام ہیں۔ اگر وہ کہیں گے تو بعد میں بتا سکوں گا۔

جناب چیئرمین : سوال یہ تھا کہ ......

(مداخلت)

جناب مقبول احمد : ابھی اسمیں یہ سوال نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman: You require a fresh notice, right.

قاضی حسین احمد : جناب والا ! کیا میں وزیر متعلقہ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ

[Qazi Hussain Ahmed]

مولانا کوثر نیازی صاحب کو کیوں محروم رکھا گیا ہے حالانکہ سابقہ دور میں ان کی exclusive monopoly تھی ۔ انکو اس فہرست سے کیوں محروم رکھا گیا ہے ؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اس دور میں ہماری کتابیں خریدی گئیں تو اس دور میں جماعت کی کتابیں خریدی جارہی ہیں ۔ اگر وہ گناہ تھا تو یہ بھی گناہ ہے ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں یہ پوائنٹ اٹھانا چاہتا ہوں کہ آپ یہ Valuewise دیکھ لیں میں اب بھی یہ کہتا ہوں ۔ ......

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میری درخواست ہے کہ ان معاملات میں پرسنل نہیں ہونا چاہیئے

قاضی حسین احمد : یہ پرسنل نہیں ہے جناب ۔ میں تو ان کے استحقاق کی بات کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : آپ ایک معزز ممبر کو by name ریفر کرتے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: It is not correct that from one school of thought or from one Jamat these books have been purchased. Will he refer to item Nos. 28, item 36 to 46 and item 48 and state whether so many books of any other author have been purchased?

جناب مقبول احمد : جناب ! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ کمیٹی مقرر کی ہے اسمیں اور بھی کئی کتابیں ہیں ۔ ۱۴۱ کتابیں ہیں آپ دیکھیں کہ صرف مولانا صاحب کی تقریباً ساڑھے سات لاکھ روپے کی کتابیں خریدی گئی ہیں ۔ تقریباً ۱۰ لاکھ کی کتابیں ۷۷ سے پہلے خریدی گئی ہیں اسمیں سے مولانا کوثر نیازی کی جو کتابیں ہیں ......

Mr. Hasan A. Shaikh: His name is not there, therefore, it is not relevant.

جناب مقبول احمد : ہم نے اس سے مختلف طریقہ کار اختیار کیا ہوا ہے ہم نے سکالرز کو بٹھایا ہے وہ اس میں چھان بین کرتے ہیں ۔ جو کتابیں وہ ہمارے ملک و قوم اور ملت کے لئے بہتر سمجھتے ہیں ان کے لئے وہ سفارشات کرتے ہیں ۔

قاضی حسین احمد: جناب! میں یہ گزارش کروں گا، میں اس پر اعتراض نہیں کروں گا۔ اس میں جو نقوش کا رسول نمبر ہے اس کی دو لاکھ روپے کی نقول خریدی گئی ہیں۔ اسی طرح علامہ عبداللہ یوسف علی کی قرآن کریم کی تفسیر ہے وہ تقریباً ۳ لاکھ روپے کی خرید کر تقسیم کی گئی ہیں۔ جب کہ اس میں دوسرے مکاتب فکر کے لوگ ہیں۔ ان کے نام تو زیادہ آئے ہیں بار بار آئے ہیں جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ان کی زیادہ کتابیں خریدی گئی ہیں لیکن اگر figures دیکھیں تو دو ہزار، تین ہزار، چار ہزار اس طریقے سے نام زیادہ آئے لیکن ان کی کتابیں معمولی رقم کی خریدی گئی ہیں۔ . . . .

قاضی عبداللطیف: میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ آپ کے ارشاد کے باوجود بھی اردو میں ناموں کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم سے کوئی چیز چھپائی جا رہی ہے اس کا مقصد یہ ہوا گویا کہ جو کتابیں خریدی جاتی ہیں کسی مخصوص مکتب فکر کو تقویت دینے کے لئے اور ان کا ضمیر خریدنے کے لئے خریدی گئی ہیں کیا وزیر موصوف صاحب اس ضمن میں کچھ بیان فرمائیں گے؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وزیر صاحب نے اس کا جواب تو دے دیا ہے۔

قاضی حسین احمد: وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کمیٹی مقرر کی جاتی ہے وہ کتابوں کو سیلیکٹ کرتی ہے۔ کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ اس کمیٹی کو مقرر کرنے کا ان کے پاس کیا criteria ہے؟ کس مسلک کے لوگ ہوتے ہیں ایک مسلک کے لوگ ہوتے ہیں یا کس حساب سے مقرر کرتے ہیں؟

جناب مقبول احمد خان: جناب، اس کے لئے مجھے Fresh Notice چاہیے۔

Mr. Chairman: Fresh notice.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! مسئلہ یہ ہو گیا ہے کہ ممبران وضاحت کرنے لگ گئے وزیر صاحب کی جگہ۔ اب میں کیا سوال کروں۔ تین سوال کرنا پہلے میرا حق ہے بعد میں کسی اور کا۔

میں فاضل وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے افسران کی بنائی ہوئی لسٹ کو دیکھ کر یقیناً تشریف لائے ہوں گے، وہ یہ بتائیں گے کہ اس لسٹ میں کسی بریلوی، کسی شیعہ، کسی دیو بندی عالم کی کوئی کتاب خریدی گئی ہے؟

جناب مقبول احمد : یہ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے یہ مجھے فریش نوٹس دیں تو بتا سکوں گا۔ لیکن اس سے پہلے یعنی ۷۷ء کا کہیں ہو تو اس کا مجھے علم ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں ، وہ تو relevant نہیں ہے Next question. No. 70
مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! وزیر صاحب تحریری جواب پڑھیں۔

جناب مقبول احمد : میں پڑھ دیتا ہوں۔ سر اس میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں اس کا سود ۸۲۳۵۱۳، ۲۱ روپے ادا کیا گیا ہے ۷۷ء سے پہلے جو واجبات ......

مداخلت

INTEREST ON HAJ DEPOSITS

70. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state the amount of interest paid on "Haj deposits" to the Ministry by various banks from July 5, 1977, todate and the purpose for which this amount was spent?

Mr. M. Maqbool Ahmed Khan: With the exception of the year 1977 for which an amount of Rs. 823,513.21 was paid by the banks as interest Haj Dues deposits, the system of keeping Haj Dues, in banks in interest bearing short term deposits was discontinued. Since then the entire amount so collected as Haj Dues, is now kept in the non-interest bearing deposits in the Treasury. Therefore, no interest accrued on Haj Dues from 1978, onward. The expenditure on the item which could be met from interest fund prior to 1977 (as no budgetary provision existed at that time) is now met from the regular budget grant. The amount of interest earned in 1977 was also transferred to the Personal Ledger Account of Haj Dues. Exclusive items of expenditure out of this amount are not available as it had become a part of the total Haj Dues amount.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

مولانا کوثر نیازی : کیا فاضل وزیر صاحب بتائیں گے کہ حج کی درخواستوں کے ساتھ جو رقوم لی جاتی ہیں وہ کتنے مہینوں کے بعد ناکام امیدواروں کو واپس کی جاتی ہیں؟

جناب مقبول احمد : اس کا مجھے صحیح پتہ نہیں ہے۔ اس لئے اس کا فریش نوٹس دیا جائے۔

مولانا کوثر نیازی : اگر میں انہیں یہ بتاؤں کہ ناکام امیدواروں کو چھ ماہ سے پہلے ان کی رقوم واپس نہیں ملتیں تو کیا وزیر صاحب اپنی مشینری کو gear-up کریں گے تاکہ ایک مہینے کے اندر اندر ان کو ان رقوم واپس مل سکے ؟

جناب مقبول احمد خان : جناب والا ! اگر کوئی ایسی صورت ہے تو میں ضرور اصلاح کروں گا لیکن ہم تو مولانا صاحب کے ہی نقش قدم پر چل رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ ضروری نہیں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکومت نے مذہبی امور میں کوئی خاص تیر نہیں مارا ۔ وہی چبائے ہوئے لقموں کی جگالی کی جا رہی ہے ۔

جناب مقبول احمد خان : مذہب کے سلسلے میں ہم ادھر ادھر نہیں جا سکتے۔ اس لئے ایک صحیح راستے کا تعین ہوتا ہے اسی پر جانا پڑتا ہے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۷۱ ۔ ملک محمد علی صاحب !

KALA BAGH DAM

71. ***Malik Muhammad Ali Khan**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state as to when the Kala Bagh Dam is expected to be completed, and also indicate the time schedule for its construction?

Mir Zafarullah Khan Jamali: The Kalabagh Dam is expected to be completed in 1994 as per schedule given below:—

Stage-I.—Detailed investigations leading to preparation of project planning report (March, 1982 to March, 1984).

Stage-II.—Detailed designs and preparation of tender documents (March, 1984 to September, 1985).

Stage-III. (A).—Construction of preparatory works (1984-85 to 1986-87).

Stage-III (B).—Construction of Main Project (1987-88 to 1993-94).

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, whether the schedule is being adhered to?

Because stage II: almost is to be completed by now. Are you adhering to this query?

Mr. Zafarullah Khan Jamali: Yes, We are adhering to this query.

جناب چیئرمین : قاضی لطیف صاحب !

قاضی عبداللطیف : کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتلائیں گے کہ یہ جو شیڈول آپ نے تیار کیا ہے آپ کے علم میں ہوگا کہ صوبہ سرحد کا بہت کافی حصہ زیر آب آئے گا اور کافی آبادی زیر آب آئے گی ۔ ان کے تحفظ کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے اور ان کو کہاں منتقل کیا جائے گا ؟

جناب چیئرمین : جناب جمالی صاحب !

میر ظفراللہ خان جمالی : اس پراجیکٹ کے کل حصہ کا چونتیس فیصد حصہ فرنٹیئر میں آئے گا تقریباً تریسٹھ ہزار سات آدمی اس میں displaced ہوں گے ان کے لئے hamlets بنائے جائیں گے اور دوسرے سارے انتظامات کئے جائیں گے ۔

جناب چیئرمین : جناب جبار صاحب !

Mr. Javed Jabbar: Thank you, Sir. Would the honourable Minister be able to tell us that in addition to the displacement of people what would be the extent of the ecological damage as a result of the construction of this Dam?

جناب چیئرمین : جناب جمالی صاحب !

Mir Zafarullah Khan Jamali: Sir, I think, the ecological damage will be worked out when the Project is taken up for implementation.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۷۲ ، ملک محمد علی خان صاحب !

CHASHMA LINK CANAL

72. ***Malik Muhammad Ali Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the present position of supply of water to the Chashma Link Canal from the River Indus; and

(b) whether any formula has been devised for the regular supply of water to this canal; and, if not the reasons therefor?

Mir Zafarullah Khan Jamali: (a) Presently Chashma Link Canal is carrying a discharge of about 4000 cusecs to provide immediate relief to Trimmu Command.

(b) Pending final decision on the allocation, the waters of Indus River and its storages are shared by the provinces under *ad hoc* arrangements duly approved by the President/Prime Minister before the cropping seasons start.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔ جناب خضر حیات صاحب !

Sardar Khizar Hayat Khan: How long this *ad-hoc* arrangement will continue?

Mir Zafarullah Khan Jamali: Till a decision is taken about the final operation of the Indus Water.

Sardar Khizer Hayat Khan: When it is going to be finalized?

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Report has already been sent to the President. It has to be shown to the Prime Minister. When the decision is taken, it will be narrated to the whole country.

جناب چیئرمین : سوال نمبر ۷۳ کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے ۔ سوال نمبر ۷۴ ۔
شاد محمد خان صاحب !

NATURAL GAS WELLS

74. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of wells which can produce natural-gas, province-wise;

(b) the number of gas wells not commissioned to produce gas, with reasons for their non-utilisation; and

(c) the additional measures, the Government intend to take to get over the shortage of fuel in the country?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) The number of province wise wells which can produce natural gas (non-associated) are:—

Punjab	4
Sind	36
Baluchistan	69
Total ..	109

(b) The number of gas wells not commissioned to produce gas are:—

Punjab	4
Sind	15
Baluchistan	19
Total ..	38

[Mr. Salim Saifullah Khan]

Some of these wells are not producing due to water encroachment or technical problems or have been abandoned. Some wells are located in newly discovered fields and plans are in hand to bring them on production after proper appraisal.

(c) Following additional measures are being taken to get over the shortage of fuel:—

(a) Exploration and development efforts have been stepped up through public and private sectors which include drilling in offshore areas as well.

(b) Oil industry has been given a number of incentives.

(c) International price has been allowed for oil. Recently a new price formula based on 66% of furnace oil price for gas producers has been announced to encourage exploration in gas prone areas.

(d) Substitution of fossil fuels with alternate energy resources such as bio-gas, solar, wind etc.

(c) Efforts are being made to introduce conservation measures in energy sector.

Mr. Shad Muhammad Khan: What is the exact number of the abandoned wells?

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I don't have the figures for the abandoned wells.

Mr. Chairman: Would you like to have a fresh notice for this?

کوئی اور ضمنی سوال ۔ جناب قاضی عبداللطیف صاحب!

قاضی عبداللطیف : صوبہ سرحد کے متعلق جو سروے کیا گیا ہے اس کے نتائج کیا ہیں اور اس سے کیا توقعات ہیں ؟

جناب چیئرمین : جناب سلیم سیف اللہ صاحب !

جناب سلیم سیف اللہ خان : صوبہ سرحد میں کوہاٹ کے ضلع میں تیل کی تلاش کے لئے جو کھدائی کی گئی تھی اس کے نتائج منفی تھے ۔ تیل وہاں سے نہیں نکلا ۔ اب دوبارہ دو کمپنیوں کو اجازت دی گئی ہے جو کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں تیل کی تلاش کے لئے کام کریں گی ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، قاضی عبدالمجید صاحب !

Mr. Abdul Majid Kazi: Sir, I would like to know the wells which are likely to produce gas, how soon will they start production?

Mr. Salim Saifullah Khan: Sir, this depends on studies to be given to Consultants who will determine as to what is the total quantity of gas available in these wells. When these appraisal studies are taken in hand only then we would be able to give a final answer.

Mr. Chairman: Thank you.

اگلا سوال نمبر ۷۵ جناب شاد محمد خان صاحب !

BIO-GAS PLANTS

75. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of bio-gas plants approved by the Federal Government during the years 1982-83, 1983-84 and 1984-85 in District Mansehra of Hazara Division, with details thereof;

(b) the number of such plants in working condition or lying out of order, separately;

(c) whether it is a fact that the contractors have left most of the bio-gas plants incomplete and their material scattered on the roads.

(d) whether it is also a fact that the said plants have been shown as completed ones and payment has been made to the contractors therefor, causing loss to the exchequer; and

(e) whether the Government has taken action or propose to take action against the persons responsible for it?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) The total units sanctioned (approved) for district Mansehra Year-wise are as under:—

1982-83	205
1983-84	14
1984-85	2
Total	221

(b) According to the post installation evaluation survey conducted for 84 units, 59 were found in working order and 25 were not in operation. The post installation of remaining 137 biogas units is yet to be undertaken. The Chairman Union Council has certified the completion of the above mentioned plants.

[Mr. Salim Saifullah Khan]

(c) This is not correct as stated at (b) above.

(d) This is not correct, the payment has been made after receipt of completion certificate from the Chairman Union Council.

(e) Does not apply.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! میں یہ وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا ضروری سمجھتا ہوں اور اگر موقع ملا تو میں ان کو بتاؤں گا کہ وہ کنوئیں نامکمل پڑے ہوئے ہیں ۔ اگر اس سلسلے میں چیئرمین کے سرٹیفکیٹ پر payment ہوئی ہے تو وہ ناجائز ہے ۔ اس میں انکوائری کی ضرورت ہے ۔ یہ ادائیگیاں بالکل غلط ہوئی ہیں اور وہ کنوئیں ویسے ہی بیکار پڑے ہیں اور سامان بکھرا پڑا ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو تجویز ہے ۔ اگر آپ سوال کے طرز پر پوچھیں کہ کیا وہ انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر یہ ایڈمیسبل ہوگا ۔

جناب شاد محمد خان : جناب ، کیا وزیر متعلقہ اس بات کی انکوائری کریں گے کہ سرٹیفکیٹ اگر جاری کئے گئے ہیں تو وہ غلط ہیں ۔ کیا یہ انکوائری کرائیں گے کہ قوم کا اگر ضیاع ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! میں انکوائری کرانے کے لئے بالکل تیار ہوں ۔ اور اس انکوائری کی رپورٹ بھی میں پیش کر دوں گا ۔ لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ جو منتخب نمائندے ہیں ، چاہے اگر وہ بلدیاتی سطح پر ہوں ، صوبائی سطح پر ہوں یا مرکزی سطح پر ہوں ان کی شمولیت ہماری قومی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ہو ۔ اس لئے یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کو بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ اکثر ان کا کہنا ہے کہ انہیں پتہ بھی نہیں ہوتا اور کام ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، جواب ہو گیا ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کے محکمے کے جو انجینئرز ہوتے ہیں کیا انہیں ادائیگی کے لئے باقاعدہ بل تیار کئے جاتے ہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا! اس کیلئے یقیناً ایک پورا طریقہ کار ہے۔ حکومتی ادارہ ہے، حکومت کے فنڈز ہیں۔ یہ صرف ہم نے ایک اضافی شرط رکھی ہے کہ چیئرمین کونسل سرٹیفکیٹ بھی ساتھ پیش کرے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ اگلا سوال۔ جناب شاد محمد خان صاحب!

TOURIST SPORTS

76. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in addition to Gulyat, Kaghan and Swat in the Hazara Division, there are other beautiful and fascinating valleys like Kolash, Bogar Mang, Illai and Agroor in District Mansehra and wherefrom Shahra-i-Resham passes, are always the centre of attention of the Tourists? and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative whether Government is willing to prepare a comprehensive and integrated plan for these areas so that these areas are connected with Karra Kurrum Highway through roads for the interest of the tourists and facilities like rest Houses and Hotels be provided to them to enable the country to earn substantial foreign exchange and people may also benefit from this development?

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian: (a) Yes.

(b) In order to open up new areas, in the proximity of the KKH it will be the responsibility of the NWFP Government to provide infrastructural facilities like link roads, electricity, water, telephone, sewerage etc. Thereafter the Tourism Division and the P.T.D.C. will be in a position to provide tourist facilities.

The Tourism Division will cooperate with the Provincial Governments in the formulation of any such plan.

جناب شاد محمد خان : کیا مرکزی حکومت اپنی سطح پر کوئی کام نہیں کر سکتی؟ اگر صوبائی حکومت اس کا نوٹس نہ لے کیونکہ سوال میں سینٹ میں کر رہا ہوں تو کیا مرکزی حکومت تیار ہوگی کہ اس کا سروے کرے اور اگر وہاں حالات موزوں ہوں تو ان سے استفادہ کرے؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمال سید میاں : مقامی ترقی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ جب تک ایک علاقے میں کوئی ترقی نہ ہو، نہ سڑکیں ہوں، نہ بجلی ہو، نہ پانی کا وہاں کوئی انتظام ہو اور وہاں پر جا کر ہم ایک ہٹ بنا دیں تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟

جناب شاد محمد خان : ٹورزم کا دائرہ کار کہاں تک ہے اور اگر صوبائی حکومتیں چھوڑیں گی تو کیا مرکزی حکومت خاموش بیٹھی رہے گی ۔ آپ کہاں کہاں کام کرتے ہیں اور کہاں کہاں کر چکے ہیں ؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمال سید میاں : میں نے تو بتا دیا ہے کہ جہاں بھی ماحول ہو ٹورسٹس کے لئے وہیں پر جا کر ہم کام کرتے ہیں ۔ ہم صوبوں کو replace نہیں کر سکتے اور نہ ہی وزارت سیاحت لوکل development کر سکتی ہے ۔

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar!

Mr. Javed Jabbar: With reference to the marketing and development of tourism specially in the KKH area, is the honourable Minister aware of the severe setback to promoting the private sector's participation in tourism development as a result of the reported gross mis-conduct including torture by the police, the SI and his staff at Skardu and the harassment by the Jawans and officers of Pakistan Army posted at Skardu against the staff of the only tourist estate of its kind in the country, the Shangrila complex and efforts are now, reportedly, being made to hush up the whole sordid affair. Will the Ministry of Tourism initiate its own enquiry?

Mr. Chairman: Yes, Mr. Jamal Said Mian!

Lt. Gen. (Retd) Jamal Said Mian: Sir, I have already received numerous telegrams from Brig. Retired Aslam Khan who is the owner of the Shangrila complex in Skardu and the Kachura Lake and I have also received a delegation from Skardu, of elected people, who have complained against the behaviour of Brig. Aslam's children. The matter is under investigation by the highest authority in the Northern Area and I have also reported the matter to the Minister for the Northern Area and when the results are received, we will see whether we are strangulating the private . .

(*Interruption*)

Mr. Chairman: I think, you do not have to go into that. The question was whether we are prepared or the Government is prepared to hold an enquiry. You have answered that the authorities have already instituted an inquiry and that answers the question. Yes, Qazi Husain Ahmad Sahib.

قاضی حسین احمد : کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ انہوں نے سیاحت کے مراکز پر انسداد گداگری کے لئے بھی کوئی مؤثر انتظامات اور اقدامات کئے ہیں ؟

Mr. Chairman: Actually the question was in Urdu and the difficulty of the honourable Member was that he could not understand that level of Urdu.

قاضی حسین احمد : کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کو یہ معلوم ہے کہ کاغان وادی میں چھوٹے بچے گداگری میں ملوث ہو گئے ہیں ؟

جناب چیئرمین : قاضی صاحب ! یہ سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ۔ اگر ان کو تازہ نوٹس دے دیں تو جواب دے دیں گے ۔

ایک معزز رکن : کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ صوبائی حکومتوں کے بارے میں جو تعاون کا ذکر کیا گیا ہے اس بارے میں آج تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں ۔ سیاحت کے متعلق ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمال سید میاں : مجھے افسوس ہے، میں سوال نہیں سمجھ سکا ۔

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کے تعاون کے متعلق جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ہے اس کی کوئی تفصیل دے سکتے ہیں کہ آپ نے وہ تعاون حاصل کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمال سید میاں : جس علاقے کا حوالہ شاد محمد خان صاحب نے دیا تھا یہ ایک نیا ایریا ہے اس کے متعلق میں نے کہا ۔ لیکن جہاں تک تعاون کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جیسے ہم مالم جبہ میں Tourist Resort بنا رہے ہیں تو وہاں پر جتنی پہنچنے والی سڑکیں ہیں، بجلی ہے پانی ہے وہ سب صوبائی حکومت نے مہیا کیا ہے اور جو فنڈز ہیں وہاں پر کمپلیکس بنانے کے لئے وہ ہماری وزارت کے ذریعے ملے ہیں تو یہ ایک طریقہ ہے ۔

TAFSEER-I-SAGHIR

77. ***Maulana Sami-ul-Haq** (Put by Qazi Abdul Latif): Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government had prescribed the Urdu translation of the Holy Quran by Mirza Bashir-ud-Din Mahmood of Jamat-i-Ahmdia on 27th May, 1981; and

(b) whether it is a fact that this very translation is still being published under the title of 'Tafseer-i-Saghir'; if so, the reasons therefor, and the steps which Government intends to take against such violation of the law?

Mr. Maqbool Ahmed: (a) Yes.

All the Provincial Governments have declared every copy of the " قرآن مجید مع بامعاورہ اردو ترجمہ Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmed published by Quran Publications Rabwa to be forfeited to Government with immediate effect under section 99-A. of the Criminal Procedure Code.

[Mr. Maqbool Ahmed]

(b) The Ministry of Religious Affairs has also recommended to the Ministry of Interior that the Tafseer-i-Saghir (تفسیر صغیر) by Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmed published by (ادارہ المصنفین) Rabwa. District Jhang should also be Proscribed. The Ministry of Interior in consultation with Justice Division has accordingly directed the Provincial Governments to take necessary action in this regard in consultation with Provincial Law Departments. The matter is under process by all the Provincial Governments.

قاضی عبداللطیف : ضمنی سوال ، جناب والا ! کیا وزیر مذہبی امور یہ فرمائیں گے کہ جب یہ کارروائی ان کے خلاف ہو چکی تھی تو اب وہ دوسرے نام سے قانون کی کیوں خلاف ورزی کر رہے ہیں جو کھلم کھلا فراڈ ہے تو کیا اس فراڈ کے خلاف بھی حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

جناب مقبول احمد : جناب والا ! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ تفسیر صغیر جو ہے اس کو چھوٹی کتاب کی شکل میں انہوں نے شائع کیا ہے اور اس بارے میں ہم نے ، وزارت ہذا نے ، بذریعہ چٹھی نمبر ۸۴ (۱،۲) مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء وزارت داخلہ کو مطلع کر دیا ہے ۔

جناب چیئرمین : سوال یہ تھا کہ کیا مرکزی حکومت خود ہی کوئی ایکشن لے سکتی ہے ؟

قاضی عبداللطیف : میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ نے ضبطی کا آرڈر تو دے دیا ہے سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس حیلے سے فراڈ کر کے دوسرے نام سے وہی ترجمہ جو پہلے آپ ضبط کر چکے تھے شائع کر دیا ہے ۔ یہ قانون کو غیر موثر بنانے کی ایک تدبیر ہے جو یقیناً فراڈ ہے ۔ اس فراڈ کے خلاف حکومت کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار ہے ؟

جناب مقبول احمد خان : اس بارے میں میں نے عرض کیا ہے کہ پہلے جو قرآن مجید کا بامحاورہ اردو ترجمہ از مرزا بشیر الدین تھا وہ شاید بعد میں تفسیر صغیر کے نام سے انہوں نے شائع کیا ۔ تو ہم نے دوسری دفعہ تو نوٹس لے لیا ۔ اس کے بعد کا مجھے علم نہیں ہے اگر ہمارے علم میں آئے گا تو انشاء اللہ ضرور اس کے خلاف کارروائی ہو گی ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کی کتاب تفسیر کو "بامحاورہ" کہہ کر کیا اس کی تعریف کر رہے ہیں ؟

جناب مقبول احمد خان : با محاورہ تو میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ شاید اس کا ٹائیٹل ہی یہی ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ commas کے اندر ہے تو غالباً ٹائیٹل ہی یہی ہے۔ میرے پاس جو جواب ہے اس میں وہ inverted commas میں دیا ہوا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہوا کہ قرآن مجید با محاورہ اردو ترجمہ ۔

قاضی عبداللطیف : مجھے افسوس ہے کہ شاید میں اپنا ضمنی سوال نہیں سمجھا سکا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے دیدہ دانستہ یہ فراڈ کیا ہے کہ اسی ترجمے کو دوسرے نام سے دوبارہ چھپوا رہے ہیں ۔ یہ فراڈ ہوا ہے ۔ اس فراڈ کے خلاف بھی آپ کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

جناب مقبول احمد : اس سلسلے میں ، میں ویسے عرض کر چکا ہوں کہ ایک دفعہ جب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کے نام سے شائع ہو رہا ہے تو ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی ہے ۔ اب اگر آپ ہمیں اطلاع دیں تو اس کے خلاف بھی ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

جناب چیئرمین : جو نقطہ نظر قاضی صاحب پیش کر رہے میرے خیال میں اس کا سیدھا جواب یہی ہے کہ حکومت ضرور اس نقطے کو دیکھے گی ۔

قاضی حسین احمد : میں ایک بہت بڑی غلطی کی طرف متوجہ کر رہا ہوں ۔ یہ شاید پرنٹنگ کی غلطی ہو سکتی ہے کہ سوال میں جو انگریزی زبان میں پوچھا گیا ہے ۔ لفظ Proscribe لکھا ہوا ہے جو کہ غلط ہے ۔

ایک معزز رکن : یہ Proscribe ہے جس کا مطلب ہے "ضبط"

جناب چیئرمین : یہ ضرور پرنٹنگ کی غلطی ہو گی ۔ اگلا سوال نمبر ۷۸ ۔

KALA BAGH DAM

78. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the area of NWFP likely to be inundated by the construction of the proposed Kala Bagh Dam;

[Qazi Hussain Ahmed]

(b) the number of persons likely to be displaced thereby;

(c) the area likely to be affected by Water-logging and salinity; and

(d) the quantity of canal water likely to be provided to the NWFP by the construction of this Dam?

Mir Zafarullah Khan Jamali: (a) Approximate area of NWFP likely to be inundated by the construction of the proposed Kalabagh Dam Project is 60,000 acres which is 36% of the total area to be acquired for the Project.

(b) The number of persons expected to be affected in NWFP are estimated as about 31,000 (present census).

(c) It is unlikely that any substantial area will be affected by water-logging and salinity. However, studies and surveys are underway to determine impact, if any.

(d) The quantity out of the storage water of Kalabag Dam which would be provided to the NWFP canals, will be in accordance with NWFP's share of Indus waters.

قاضی حسین احمد : ضمنی سوال، سوال نمبر ۸۷، جزو (ڈی) سے متعلق سوال ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ نوشہرہ کے ٹاؤن کو کے ذریعے محفوظ کیا جائے گا؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جی ہاں، یہ پروجیکٹ اور پلاننگ میں ہے۔

قاضی حسین احمد : کیا اس سے آپ یہ نہیں سمجھتے کہ نوشہرہ کا شہر ہمیشہ ڈوبنے کے لئے فلڈ کے نیچے ہوگا۔ اور واپڈا کے ڈیم کی جو حالت ہے وہ سب کو معلوم ہے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب، میری سمجھ کا اس سے تعلق کوئی نہیں ہے، سمجھنا ان کو چاہیئے تھا جنہوں نے پہلے پلاننگ کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں جنہوں نے پلان تیار کیا تھا وہ مجھ سے زیادہ باسمجھ لوگ تھے۔ مگر یہ خدشہ وہاں پر ضرور ہے۔ مگر اس کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

قاضی حسین احمد : کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ جو ڈرینیج نیچرل ہے اس سے علاقہ متاثر ہوگا اور اس سے سیم و تھور کا مسئلہ کیوں پیدا نہیں ہوگا؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر، ایک کہاوت ہے، ابھی تک بچہ پیدا نہیں ہوا اور کہتے ہیں کہ نانے پر اس کے نقش ہیں۔ سر، جب یہ سارا پروجیکٹ بن رہا ہے،

We are going through the phases, we have highly expert consultants and everything is going to be taken into consideration. Once we go into the actual project everything has to be taken care of.

Mr. Chairman: These aspects are also going to be looked into.

قاضی حسین احمد : یہ جو انہوں نے سوال کے جزو (ڈی) کا جواب دیا ہے یہ ہمیں کچھ اندازاً بتا سکیں گے کہ صوبہ سرحد کو کتنا پانی دیا جائیگا؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر میں نے گزارش کی ہے کہ ان کا جو حصہ بنے گا وہ فیصلے کے بعد ان کو ملے گا۔ فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ جب فیصلہ ہو گا اور ان کا جو حصہ بنے گا وہی ان کو دیا جائیگا۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے، میرے خیال میں تین سے زیادہ سوالات ہو گئے ہیں

جناب اصغر علی شاہ : پوائنٹ آف آرڈر، تین سے زیادہ ضمنی سوال پوچھے جا رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین : وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ موضوع ذرا زیادہ اہمیت کا ہے اس لئے یہ چیئر کو بھی اجازت ہے اور ہاؤس کو بھی منظور ہو گا کہ یہ سوالات پوچھے جائیں۔

قاضی حسین احمد : جو سوال یہاں ہوتے ہیں وہ سب اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : لیکن relative importance کی بات ہوتی ہے۔ اگلا سوال نمبر ۷۹۔

KALABAGH SITE

79. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the specific reasons for selecting Kala Bagh as a site for the proposed dam?

Mir Zafarullah Khan Jamali: The Kalabagh site down stream on the River Indus is practically the last point where a gorge is available to construct

[Mir. Zafarullah Khan Jamali]

a dam. The Kalabagh site was selected as a result of comprehensive and exhaustive engineering studies spread over almost 30 years. The feasibility of the site has been confirmed by international and Pakistani consulting firms.

قاضی حسین احمد : ضمنی سوال ، کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ کیا اس کے علاوہ دوسرے سائٹ propose نہیں کیے گئے تھے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر اس site پر ۱۹۸۳ء سے کام ہو رہا ہے۔

I think it is over two years and the people have started work on the project and have, probably, found the feasible site.

ایک اس زمانے میں تربیلا تھا ۔ دوسرا کالا باغ ۔

قاضی حسین احمد : میرا سوال دوسرا ہے ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کالا باغ کے علاوہ دوسرے سائٹ بھی دیئے گئے تھے، کیا ان کو ایکسپرٹس نے propose کیا تھا ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : آپ نے سوال کالا باغ کے متعلق کیا تھا ۔ میں نے کالا باغ کا ہی جواب دیا ہے ۔

قاضی حسین احمد : میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا جس ٹیم کو یہ switch over اور یہ سارا معاملہ سپرد کیا گیا تھا ۔ اس نے کالا باغ کے علاوہ دوسرے سائٹ propose کئے تھے یا نہیں کئے تھے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : جی نہیں ، میرے پاس ریکارڈ پر کچھ نہیں ہے ۔

جناب شاد محمد خان : جناب والا ! ایک اہم معاملے کی طرف وزیر موصوف کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے ۱۲۰ گاؤں اس کی زد میں آتے ہیں ۔ اور تقریباً ۶۳ ہزار کی آبادی اس کی زد میں آتی ہے ۔ اور اگر ڈیم کی اونچائی کو ۵ فٹ کم کیا جائے تو یہ علاقہ اس سے مستفید ہو سکتا ہے ۔ تو کیا اس کے لئے آپ تیار ہیں ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر ! میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ اس سے ٹوٹل جو آبادی متاثر ہو گی وہ تقریباً ۶۳ ہزار ہے جس میں فرنٹیئر سے ۳۱ سے ۳۴ ہزار تک ہو سکتے ہیں ۔ اور جہاں تک ان کی اسٹیبلشمنٹ کا سوال ہے وہ میں پہلے سوالوں میں عرض کر چکا ہوں ۔ اور جہاں تک

پانچ فٹ کم کرنے کا سوال ہے یہ کوئی ہم نے high jump نہیں لگانا کہ پانچ فٹ نیچے کر دیں یا اوپر کر دیں۔ They have given according to the specification. یہ ڈیم کا معاملہ ہے اور انجینئرنگ کا معاملہ ہے۔

سید عباس شاہ : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ صوبہ سرحد میں اس کالا باغ ڈیم کی وجہ سے جو بے چینی پیدا ہوئی ہے کہ ہمارے علاقے سیم کی زد میں آ جائیں گے اس طرح تو اس کے خلاف ایک بہت بڑا پولیٹیکل ایشو کھڑا ہو جائے گا۔ اس لئے آپ خالی ڈیزائن ہی نہیں اس علاقے کی معروضات کو بھی سامنے رکھکر غور کریں تو یہ بہت ضروری ہو گا۔ تو کیا اس بارے میں غور ہو گا؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر، جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ ہم پورے محتاط طریقے سے چل رہے ہیں۔ بہر حال فاضل ممبر کے ذہن میں کوئی ایسی تجویز ہے تو بے شک وہ بھیج دیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس کو سمو دیں اور صوبہ سرحد کی حکومت کے ذریعے بھیج دیں۔

جناب چیئرمین : وہ صوبے کے ساتھ associated ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : ہمیں بھجوا دیں۔ یا Let the province take up.

قاضی عبداللطیف : کیا وزیر موصوف صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ گومل زام سکیم جو اس سے پہلے تجویز ہوئی تھی اس کو کس بناء پر چھوڑ دیا گیا ہے اور کالا باغ کو لے لیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے لئے fresh question ہونا چاہیئے۔

Sardar Khizar Hayat Khan: How much area of the Punjab and how many people of the Punjab will be affected by the construction of this dam?

Mir Zafarullah Khan Jamali: It is 31 to 34% in Frontier and out of 63% Mr. Chairman, with due respect, you are the best mathematician. سر، ۶۳ ہزار سے ۳۴ ہزار نکال دیں میرا حساب بڑا خراب تھا باقی پنجاب میں چلے جائیں گے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! کیا وزیر موصوف صاحب بتا سکیں گے کہ اس میں سب سے اہم علاقہ تحصیل نوشہرہ کا متاثر ہو گا اور اٹک سے تیاہ درتک اکثر دیہات اس کی زد میں آئیں گے یا نہیں آئیں گے؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ ایوان میں موجود نہیں تھے ۔ اسی کا جواب وہ دے چکے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق : یہ تو تحصیل نوشہرہ کے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین : تحصیل نوشہرہ کے متعلق انہوں نے بڑا تفصیلاً جواب دیا ہے کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے ۔

مولانا سمیع الحق : اچھا ، کیا یہ درست ہے ، ہم نے سنا ہے کہ مغرب کی طرف کوئی ٹنل نہیں کھولا جائے گا ۔ یہ افواہ ہے کہ نہ دائیں کھولا جائے گا نہ بائیں ، یہ صرف بجلی کے لئے استعمال ہو گا مغربی صوبہ سرحد کی طرف کوئی ...... (مداخلت) ....

جناب چیئرمین : ہو گیا سوال ، بس ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : سر! یہ دائیں بائیں ، آئیں شائیں چلتا رہے گا ، پروجیکٹ تو بن لے ۔ اس کے بعد پھر جواب دے دیں گے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال ، جناب سید فصیح اقبال صاحب نمبر ۸۲ ۔

مولانا کوثر نیازی ۔ ۸۱ ، میرا سوال درج ہے ، آپ انگریزی کا ملاحظہ فرما رہے ہیں ۔ انگریزی میں اڈمٹ کر دیا گیا ہے اردو میں موجود ہے ۔

جناب چیئرمین : اچھا ، موجود ہے ، فبھا ، بسم اللہ کریں ۔

(سوال نمبر ۸۱ ، مولانا کوثر نیازی نے پوچھا لیکن جواب وزارت داخلہ کو منتقل کر دیا گیا ۔

جناب چیئرمین : یہی فرما رہے ہیں کہ جواب کے لئے وزارت داخلہ کو منتقل کر دیا گیا ہے

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میرا سوال فلم کے وڈیو کیسٹوں کے بارے میں تھا اور فلم کا محکمہ منسٹری آف کلچر سے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین : تو آپ کا سوال ایڈریس ہی منسٹری آف کلچر کو تھا ؟

مولانا کوثر نیازی : جی ، اسی کو تھا ۔

جناب چیئرمین : تو آپ وجوہ بتائیں جن کی بناء پر آپ نے منسٹری آف انٹیریئر کو ٹرانسفر کیا ؟

لیفٹیننٹ (ریٹائرڈ) جمال سید میاں: یہ میں نے نہیں کیا، آپ کے سیکرٹیریٹ نے کیا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آپ وزراء کی بہت مدد فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں کہ سیکرٹریٹ کو جو سوال موصول ہوتے ہیں ان کی ایڈمسبلٹی پہلے تو میں خود دیکھتا ہوں اور اکثر کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کو ایڈمسبل فارم میں لے آئیں۔ میں مودبانہ گزارش کروں گا، پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ بہت سارے سوال ایڈمسبل فارم میں نہیں ہوتے۔ اس کے بعد پھر ایڈمسبل کر کے محکمے کو بھیجے جاتے ہیں اور محکمے میں وزیر متعلقہ کو وہ بتاتے ہیں یا نہیں، اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن ان کی طرف سے جواب آ جائے کہ صاحب یہ ہمارا سوال نہیں ہے یہ فلاں منسٹری کا ہے تو سیکرٹریٹ ان کو بھیج دیتا ہے۔ تو میرا خیال ہے اسی چکر کا شکار ہوا ہے۔ میں اس کو دیکھوں گا۔

مولانا کوثر نیازی: آپ جناب والا! سوال ملاحظہ فرمائیں اور حکم دیں کہ کیا یہ اب ایڈمسبل فارم میں ہے یا نہیں۔ آپ ذرا ملاحظہ فرمالیں، بالکل ایڈمسبل فارم میں ہے۔

جناب چیئرمین: میں وہ بات نہیں کر رہا۔ میں اسکے متعلق کہہ رہا ہوں کہ جواب کس وزارت نے دینا ہے؟

مولانا کوثر نیازی: فلم منسٹری آف کلچر کے ماتحت ہے اور یہ سوال فلم کے ویڈیو کیسٹس کے پھیلاؤ اور ترویج کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے جو ایکشن لیا جاتا ہے وہ کس منسٹری کا کام ہے۔

مولانا کوثر نیازی: فلم کی منسٹری کم سے کم اس کے لئے کوئی ایکشن وزارتِ داخلہ کو تجویز کر سکتی تھی۔ یا وہ ایسی فلمیں بنا سکتے تھے کہ غیر ملکی فلمیں دیکھنے کی لوگوں کو ضرورت نہ پڑتی یہ بہت سے مسائل اسی سوال سے اٹھتے تھے اور یہ وزارت ثقافت سے بہت زیادہ متعلق تھے۔

جناب چیئرمین: بہر حال اب تو ان کے پاس جواب نہیں ہے اور وہ وزارتِ داخلہ کے پاس گیا ہوا ہے۔ تو جواب آنے پر اس ایوان میں پیش ہوگا۔ اگلا سوال نمبر ۸۲۔ سید فصیح اقبال صاحب!

SAINDAK PROJECT

82. ***Syed Faseih Iqbal** (Put by Engineer Syed Muhammad Fazal Agha). Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the progress made with the implementation of the Saindak Project.

(b) the steps which the Government intends to take to accelerate the pace of work on this Project?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) Resource Development Corporation (RDC) has carried out extensive surveys, drilling and studies to prove 412 million tonnes of copper bearing ore at Saindak. RDC has established technical viability of mining and extraction of contained metals alongwith recovery of bye-products from Saindak mineral deposits. Due to depressed metal prices in the international market, RDC has not been able to establish so far financial viability of the project.

(b) RDC is examining various alternatives which would reduce the project cost and result in improvement in the financial results such as phased implementation of the project, availability of soft term loans, utilization of second-hand equipment etc.

انجنیئر سید محمد فضل آغا : کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پروجیکٹ ۱۹۷۹ء میں شروع ہوا تھا اور اب تک انکی بائی پروڈکٹس پر کتنا کام ہوا ہے یعنی ان چھ سالوں میں سے ذیلی مصنوعات کتنے پروڈیوس ہوئے ہیں

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! یہ پروجیکٹ ۱۹۷۹ء میں شروع نہیں ہوا تھا، یہ ۱۹۸۴ء میں شروع ہوا تھا۔

Saindak deposit was discovered in the year 1962.

اس پر اس وقت صرف انوسٹیگیشن ہو رہی ہے۔ جب تک ہمارے پاس مکمل رپورٹ نہ آ جائے اس وقت تک اسپر کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ اسوقت کوئی پیداوار نہیں ہے۔ ابھی یہ انوسٹیگیشن سٹیج پر ہے۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا : منسٹر صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ ۱۹۶۲ء میں یہ دریافت ہوا تھا، اب ۲۳ سال کے بعد اس کے انفراسٹرکچر کے لئے کتنا کام ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے فرمایا ہے کہ اس پر کوئی کام شروع نہیں ہوا۔ ابھی اسکی فیزیبلٹی اور انوسٹیگیشن پر ہی کام ہو رہا ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! میں یہ عرض کر دوں کہ ۳۰ جون ۱۹۸۵ء تک اس پروجیکٹ پر ۱۹ کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں جو صرف انفراسٹرکچر پر نہیں ہیں بلکہ سٹڈیز اور انوسٹیگیشن پر خرچ کئے گئے ہیں۔

انجینیر سید محمد فضل آغا : اس کا مطلب ہے کہ انفراسٹرکچر پر کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! جب حکومت فیصلہ کر لے کہ یہ پروجیکٹ لگایا جائے گا۔ تب انفراسٹرکچر پر کام ہوگا اب ہم سٹرکیں بنالیں، ریلوے وہاں لے جائیں بجلی وہاں لے جائیں اور یہ فیصلہ ہو کہ ہم نے اسکو ترک کرنا ہے کہ

It is not financially viable. What are we going to do with all that infrastructure?

جناب چیئرمین : جو انفراسٹرکچر انوسٹیگیشن کے لئے چاہیئے اس پر تو ضرور کام ہوا ہو گا۔ آپ اسکی تفصیل بتا دیں، وہ وہی پوچھنا چاہتے ہیں۔

انجینیر سید محمد فضل آغا : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ financially یہ feasible نہیں ہے تو ۱۹ کروڑ روپے آپ نے کس بات پر خرچ کئے ہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ جو ہم نے وہاں پر سٹڈیز کروائی ہیں وہاں یہ تین ٹیمیں گئی ہیں۔ اس میں سینڈک انجینیرنگ لمیٹڈ برطانیہ کی فرم ہے، ایک یونائیٹڈ سٹیٹس مینرل انٹرپرائزز امریکی فرم ہے

(مداخلت)

انجینیر سید محمد فضل آغا : جناب والا ! یہ لسٹ میرے پاس موجود ہے لیکن عرض یہ ہے کہ ان سب فرموں نے اپنی رپورٹیں بھی دی ہیں اور یہ پروجیکٹ فیزیبل بھی ہے۔ آپ نے اس میں وجہ یہ دی ہے کہ مارکیٹ میں ذیلی مصنوعات کی قیمتیں گر جانے کی وجہ سے اسکو delay کیا جا رہا ہے، تو اس کے لئے آپ مزید جلد از جلد کیا کرنا چاہتے ہیں اور اس پروجیکٹ کو کس طرح فیزیبل بنانا چاہتے ہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب میں اس کا جواب دیتا ہوں - ایک تو کاپر پرائس

From 94 dollars it has come down to 65 dollars.

جو اس کا اکثر حصہ ہے دوسرے

Gold prices in the last six years from 665 dollars has come down to 320 dollars.

تو اس بناء پر اب اس کی financial viability نہیں رہی - میں جواب میں عرض کر چکا ہوں کہ اب ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ سیکنڈ ہینڈ مشینری لائی جائے یا اس کی جو امپلیمنٹیشن ہے اسکو ہم سٹیجز میں کریں تو شاید یہ Financially viable ہو جائے - ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں ہوا - اگر viable ہوا تو اس پر کام ہو گا اور اگر viable نہ ہوا تو اس پر کام نہیں ہو گا اور اسے بند کر دیا جائے گا -

انجینئر سید محمد فضل آغا : تو میری یہ درخواست ہو گی کہ خدا کے لئے اسکو فزیبل بنا دیں ، بہانے نہ بنائیں اور اسکو چلائیں کیونکہ ہم غریب لوگ ہیں اور اسی depend کرتے ہیں اور اگر یہ بھی چلا گیا تو ہمارے پاس تو اور کچھ بھی نہیں ہے -

جناب چیئرمین : میں عرض کر دوں کہ سینٹ کی طرف سے اسطرح کی درخواست کرنا کہ اسے فزیبل بنا دیں یعنی کہ مصنوعی طریقہ پر فزیبل بنا دیں میرے خیال میں صحیح نہیں ہو گا - اگر economically اور financially اس کو بنا سکتے ہیں تو ضرور بنائیے -

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! وزیر محترم نے جو وضاحت کی ہے اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پبلک سیکٹر میں بھی ہمارا جو criterion ہے وہ صرف اسکی پرافٹیبلٹی ہے مارکیٹ کنڈیشنز کی بنیاد پر اور کیا آپ نے اسی بنیاد پر سٹیل مل کو قائم کیا ہے اور دوسرے ادارے قائم کئے ہیں یا کوئی دوسرے criteria بھی ہیں جس میں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اور self-sufficiency اور بے شمار criteria ہیں یا آپ نے صرف ایک ہی criterion کو سامنے رکھا ہے ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! میں پروفیسر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ بعض جگہوں پر حکومت کسی اور بنیاد پر بھی یہ فیصلہ کرتی ہے پروجیکٹ لگانے کے لئے

جہاں تک سینڈک کا پروجیکٹ کا تعلق ہے اسکی پہلی یا دوسری رپورٹ کے آنے کے بعد اسپر کام ختم ہونا چاہیئے تھا لیکن چونکہ اس پروجیکٹ کا تعلق ایسے علاقے سے ہے جسے ہم پسماندہ سمجھتے ہیں ، وہاں پر حکومت ترقی چاہتی ہے۔ اس لئے اسکو ہم تیسری اور چوتھی سٹڈی تک لے گئے ورنہ اسکو تین یا چار سال قبل ہی ختم کر دینا چاہیئے تھا۔ اب بھی حکومت کی یہی کوشش ہے کہ کسی طریقے سے ہم اسکو viable بنائیں اور اسپر عملدرآمد ہو۔

میر نبی بخش زہری : جناب، وزیر صاحب یہ غور کر سکتے ہیں کہ سینڈک سکیم کا جیسے انہوں نے جواب دیا ہے کہ سونے کی قیمت بہت کم ہوئی اور دلائل بڑے اچھے دیئے ہیں، میں اتفاق کرتا ہوں کہ قیمتیں گر گئی ہیں لیکن میں ان کی توجہ کراچی سٹیل مل کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کا billions روپے سالانہ نقصان ہوتا ہے اور دوسرے جو پراجیکٹس ہیں جیسے شپنگ کارپوریشن ہے اس میں billions روپے کا نقصان ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس پر توجہ دے۔ ہم سینیٹرز یہ نہیں کہتے کہ مصنوعی فزیبلٹی ہو...... مداخلت ...

جناب چیئرمن : اس کا جواب تو وہ دے چکے ہیں۔

میر نبی بخش زہری : اب جیسا کہ ملک میں دوسرے پروجیکٹس میں نقصان ہو رہا ہے ان کو چلا رہے ہیں تاکہ لوگوں کو روزگار مل سکے۔ . . . . . .

جناب چیئرمین : یہی سوال پروفیسر صاحب نے اٹھایا تھا اور اسکے ضمن میں انہوں نے کہا کہ financial viability کے علاوہ یہ جو دیگر عوامل ہیں انکو بھی مدنظر رکھا جائے گا اور جہاں تک ممکن ہو سکا اس پراجیکٹ کو فزیبل بنایا جائے گا۔

میر نبی بخش زہری : کیا پبلک نمائندوں سے اس سلسلہ میں وہ کوئی مشورہ لے سکتے ہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! ہم تیار ہیں۔ اور میں یہ درخواست کروں گا کہ یہاں پر اور جو ٹیکنیکل حضرات بیٹھے ہوئے ہیں جو بھی ان کے مشورے ہوں وہ ہمیں ضرور ارسال کریں ہم ان پر یقیناً عمل کریں گے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۸۳

BIO-GAS UNITS, ZHOB

83. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogezai:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of bio-gas units installed in the Zhob District of Baluchistan during the year 1981-82 which are lying idle after installation;

(b) whether it is a fact the Government has failed to make the above units serviceable inspite of complaints and request from the owner of such units, if so, its reasons; and

(c) whether it is also a fact that Government had made full payment to the contractors of the said bio-gas units, without ensuring their satisfactory performance resulting in huge losses to the exchequer?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) 29 bio-gas units were installed in year 1981-82. According to a report of P&D Department, Government of Baluchistan, 4 units are working properly.

(b) This is not correct. In fact after the installation of bio-gas units, it is entirely the responsibility of the owner for its proper maintenance and operation. Except one, no beneficiary sent a complaint.

(c) The payment was made only after performance of work had been certified as satisfactory by Chairman Union Council Alozai as he furnished a satisfactory work completion certificate to the department.

Sir, previously, also, I had made certain submissions and personally, I am not satisfied with the working of this particular department of the Ministry of Petroleum and Natural Resources and I would be willing to enquire into it as to why the results are so poor.

Mr. Chairman: Thank you.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب والا ! میں کہنا چاہتا کہ وہاں کوئی کام ہوا ہی نہیں ہے عوام کے پیسے کھائے گئے ہیں۔ جب انہوں نے انکوائری کرنی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ انکوائری خود کریں۔ اگر انکوائری میں ثابت ہو جائے کہ غلط ہوا ہے تو ان کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۸۴ ۔

TOURISM CONVENTION, KARACHI

84. *Mr. Javed Jabbar: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Minister had organized a Pakistan Tourism convention at Karachi in November, 1984 in which a number of resolutions, formulation of different groups, were adopted; and

(b) whether it is also a fact that an assurance was also given that the convention would be re-convened and the recommendation of the convention in 1984 would be implemented?

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian: (a) Yes.

(b) (i) Yes. It was recommended that the next convention be organized at Peshawar in 1985.

(ii) The recommendations of the convention held in 1984 have been referred to the concerned Ministries /Departments/Agencies of the Federal and Provincial Governments for initiating action. The matter is being pursued with them and a report will be placed before the next Convention.

Mr. Javed Jabbar: Sir, in question No. 84, the phrasing of (b) has changed the meaning of my question. I did not ask whether the convention would be re-convened, that is obvious. I have said that the working groups set up in the previous convention was supposed to have met in the first quarter of 85 at the latest.

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian: This is the form in which we received this question, and that is the way we have also .... (Interruption)...........

Mr. Chairman: Please take the reply as it is printed, he may clarify it in supplementary questions. Whatever your exact object was, I think, please ask him by way of supplementary and you can bring out what your real intention is.

Mr. Javed Jabbar: Sir, does the Ministry intend to reconvene or convene the groups set up in the last Convention before the next Convention?

Lt. Gen. (Retd) Jamal Said Mian: The resolutions of the last meeting have been referred to various Ministries and Provincial Headquarters and wherever we find delay, we do remind them and if there is need, before the

[Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian]

next Convention meeting, to convene the meeting of this particular body, we would not hesitate to hold that.

Mr. Chairman: Thank you. اگلا سوال نمبر ۸۵ -

EXPLORATION OF GAS AND PETROL IN N.W.F.P.

85. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the places in NWFP where survey for the exploration of gas and petrol has been carried out from 5th July, 1978 to 1984, with results thereof;

(b) the expenditure incurred thereon; and

(c) the action proposed to be taken in future by the Government in the matter of exploration of oil and gas in NWFP?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) A dry hole was completed by Pakistan Texas Gulf over Karak structure in distt. Kohat in August, 1978. Thereafter, Occidental Pakistan Inc. carried out seismic survey in 1979 over the Karak area but relinquished this area soon thereafter as no drillable structure was discovered by them. Gulf also carried out surveys in Kohat and D.I. Khan Division between 1978—81.

(b) The expenditure incurred could not be readily collected in the short time available.

(c) Kuwait Foreign Petroleum Exploration Company and Crescent Petroleum International have shown interest for Petroleum exploration in the areas located in NWFP. They have been invited for negotiations to finalize the concession agreement.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال -

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! ۱۹۷۸ اور ۱۹۸۱ء کے دوران جو جائزہ لیا گیا ہے اسکے بارے میں پتہ نہیں چلا کہ اس کا انجام کیا ہوا - اور یہ جو کویت سے آنے والی امداد ہو گی کیا اس سلسلے میں وہاں دوبارہ تحقیقات کی جائے گی - اسی طرح علاقہ تیرائی جو اسی ضلع کا ایک حصہ ہے اس کے اندر کافی تیل موجود ہے - کیا وہاں بھی کوئی سروے کیا جائے گا؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! میں عرض کر چکا ہوں کہ کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں سروے ہو چکا ہے - جہاں تک وہاں تیل کی تلاش کا تعلق ہے اس

کے لئے کویت فارن ایکسپلوریشن کمپنی اور کریسنٹ انٹرنیشنل دو کمپنیاں ہیں جنہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ وہاں پر کام کرنا چاہتی ہیں۔ ہم نے بھی ان سے یہی درخواست کی ہے کہ آپ آیئے اور یہاں پر تیل کی تلاش کیجئے۔ انشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ چند ماہ میں جب یہ ایگریمنٹ فائنل ہو جائے گا تو وہ ان دو شہروں کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں کام شروع کر دیں گی۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۸۶۔

CHASHMA-JHELUM LINK CANAL

86. ***Mr. Asghar Ali Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether Chashma-Jhelum link canal was closed during Kharif 1982, 1983 and 1984;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, the date and duration of the closure of Chashma-Jhelum link canal in Kharif 1982, 1983 and 1984; and

(c) whether during the closure of Chashma-Jhelum link canal in the last three years, any irrigation water provided to the area fed by the Chashma-Jhelum link canal; if so, the source from which it was provided?

Mir Zafarullah Khan Jamali: (a) Yes.

(b) 1st April, 1982 to 9th June, 1982.
25th June, 1982 to 9th July, 1982.
17th July, 1982 to 30th August, 1982.
1st April, 1983 to 8th April, 1983.
22nd April, 1983 to 24th April, 1983.
3rd May, 1983 to 18th June, 1983.
30th June, 1983 to 5th July, 1983.
11th August, 1983 to 25th September, 1983.
11th May, 1984 to 9th June, 1984.
8th July, 1984 to 11th July, 1984.
31st August, 1984 to 30th September, 1984.
(c) Water was provided from River Jhelum and Chenab.

جناب اصغر علی شاہ : جناب ! اس سوال کے جواب میں جزو (بی) میں دیا گیا ہے اس کے حوالے سے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب پچھلے تین سال میں چشمہ جہلم لنک کینال بند کی گئی تھی، ۱۹۸۲ء میں تقریباً ڈھائی ماہ کے لئے، ۱۹۸۳ء میں ایک ماہ

اٹھارہ دن اور ۱۹۸۴ء میں ایک ماہ کے لئے تو وہ کیا وجوہات تھیں اور اس سال جب چشمہ جہلم لنک کینال کو بند کیا گیا تو اس پر اتنا احتجاج ہوا ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : میں نے تو کوئی احتجاج نہیں کیا ۔

جناب چیئرمین : بہرحال آپ جواب فرمائیں ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب والا ! بات یہ ہوئی تھی کہ اس سال نیشنل clamity کی وجہ سے پانی وغیرہ کم تھا ۔ حالانکہ دونوں صوبوں سندھ اور پنجاب کو فراخدلی سے یہ کمی قبول کرنی چاہیئے تھی ۔ مگر کچھ لوگوں نے اس کو کسی اور طرف کھینچنے کی کوشش کی پنجاب نے کہا کہ پہلے ہمیں پانی ملنا چاہیئے ۔ سندھ نے کہا کہ ہمیں ملنا چاہیئے ۔ مگر جو پانی ہمارے پاس تھا اور جن جن صوبوں کا جتنا حصہ تھا وہ ہم ان کو دیتے رہے ہیں ۔ در اتفاقاً قدرتی طور پر پانی کم تھا اسی میں کسی کا قصور نہیں ہے ۔

جناب اصغر علی شاہ : جناب کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں تھی کہ اس وقت ایک جمہوری حکومت برسراقتدار تھی اس وجہ سے فیڈرل گورنمنٹ نے اس میں کچھ نہیں کیا ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب ! میرے خیال میں برف پگھلنے کو اور پانی کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مارشل لاء لگا ہے یا جمہوری حکومت ہے ۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ ایسی بات ہے کہ جمہوری حکومت کو زک پہنچانے کے لئے لوگوں نے کچھ ایسی بات کی ہو ۔

جناب اصغر علی شاہ : جناب والا ! اس سوال کے جواب (C) میں ہے کہ پانی دریائے جہلم اور چناب سے مہیا کیا گیا تھا ۔ تو اس سال یہ arrangement کیوں نہیں کیا گیا ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب یہ arrangement کیا گیا تھا مگر پانی بہت ہی کم تھا ۔

Jhelum or Chenab were running below level. It was not possible to take the water all the way, Sir. This was the only reason.

پروفیسر خورشید احمد : کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ ملک کے مختلف عناصر نے یہ بات کہی ہے کہ اس موقع پر دریاؤں کا پانی غیر استعمال شدہ نالوں میں بھیجا گیا جس کے نتیجے کے طور پر crisis پیدا ہوا اور ایک صوبے کے گورنر نے ذاتی دلچسپی لے کر اس صوبے کی وزارت اطلاعات میں تمام میٹریل تیار کر کے بھیجا جس سے ملک میں artificial crisis پیدا ہوا ۔ کیا وہ اس بارے میں کچھ بتا سکیں گے ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب ! جہاں تک صوبے کا تعلق ہے چاہے کوئی بھی صوبہ ہو چاہے اس کا گورنر ہو یا اس کی وزارت اطلاعات ہو، وہ صوبہ جانے اس کا کام جانے ہم اس میں مداخلت نہیں کرتے ۔

If there is any grievance, they can go and ask the province and it is the matter of the province and privilege of the province.

جہاں تک پانی کی wastage کا تعلق ہے میں نے عرض کیا ہے کہ پانی ہی اتنا کم تھا کہ ہم waste کہاں کر سکتے تھے ۔ پانی ہوتا تو waste ہوتا ۔

CENTRAL BOARD OF FILM CENSORS

†87. ***Sardar Khizer Hayat Khan:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the number of panels, established in each centre of the Central Board of Film Censors under sub-rule 2 of Rule 8 of the Censorship of Film Rule 1980, so far alongwith the name of members of each panel ?

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian: The Central Board of Film Censors, Islamabad has been divided into four panels and each panel consists of 10 to 12 members. The Board at Lahore has been divided into four panels whereas the Board at Karachi consists of three panels. Each panel of the Lahore Board consists of 10 members whereas each panel of Karachi Board consists of 6 to 7 members. The names of the members in each panel at Islamabad, Lahore and Karachi have been given at annexure 'I', 'II' and 'III' respectively.

Annexure I

CENTRAL BOARD OF FILM CENSORS, ISLAMABAD

Panel No. 1

1. Capt. Sanaullah.
2. Mr. Naveed Asghar Qureshi.
3. Mr. Ramzan Adil.
4. Brig. T. H. Siddiqui (ISPR) Retd.
5. Kh. Zaheer Ahmad.
6. Sh. Ghulam Hussain.
7. Air Cdre. M. A. Quddus, C.M.L.A. Secretariat.
8. Mr. Rafiq Ansari.
9. Malik Mohammad Nawaz.
10. Mr. Asif Fasihuddin Verdik.
11. Brig. H. R. Abbasi.
12. Mrs. Riffat Jamil.

---

†The Question Hour being over, the remaining starred questions No. 87 to 90, togather with their replies were placed on the Table of the House.

Panel No. 2

1. Mrs. Jamila Bandial.
2. Mr. Agha Nasir.
3. Mr. Abdul Wahab.
4. Mrs. H. N. Pirzada.
5. Mr. S. Manawar Ahmad.
6. Mr. Shaukat Javed.
7. Dr. Masood Ali.
8. Mr. Sarfraz Ali Shah.
9. Mr. Ehsan-ul-Haq Piracha.
10. Raja Mohammad Saleem.

Panel No. 3

1. Raja Mohammad Basharat Khan.
2. Mrs. Riffat Jamy.
3. Sh. Khurshid Ahmed.
4. Mr. Mushahid Hussain.
5. Dr. Safdar Mahmood.
6. Mr. Ghulam Rabbani Agro.
7. Mr. Shamshad Ahmad Rana.
8. Syed Zafar Ali Shah.
9. Mr. Safdar Javed.
10. Mrs. Anis Mirza.
11. Mr. Ilyas Lodhi.

Panel No. 4

1. Dr. Aminullah Vaseer.
2. Mrs. I. S. Abel.
3. Sh. Imtiaz Ali.
4. Mr. Nayyar Mahfooz.
5. Mrs. Zartaj Amin.
6. Ch. Hassan Nawaz.
7. Dr. Khalid Saeed Butt.
8. Mr. Afzal Shigri.
9. Mr. Abdul Wadood.
10. Mr. Bashir Ahmed Naik.

Annexure II

PANELS OF THE CBFC, LAHORE

Panel No.1

1. Mr. Mohammad Asadullah.
2. Syed Naseer Ahmed.

3. Sardar Khalid Umar.
4. Mr. Mohammad Tufail.
5. Mr. Hamid Asghar Najid.
6. Mr. Javed Akhtar.
7. Mr. M. B. Hassan.
8. Mr. Zia-ul-Islam Ansari.
9. Dr. Mohammad Baqir.
10. Mr. M. Azhar.

Panel No. 2

1. Mr. Mohammad Hanif Malik.
2. Mr. Aneem Ahmed Abdullah.
3. Mr. Saeed Mehdi.
4. Mian Shuja-ur-Rehman.
5. Ch. Eid Mohammad.
6. Malik Saeed Hussain.
7. Mr. Theodore Phailbus.
8. Mr. Saadatullah Khan.
9. Mr. Yunus Khan.
10. I. G. Pirsons, Lahore.

Panel No. 3

1. Mr. Naseer A. Malik.
2. Dr. Zulfiqar Ali Malik.
3. Mr. S. M. A. Hai.
4. Lt. Col. Zainul Abadin.
5. Mr. Shahbaz Sharif.
6. Mr. Ahad Malik.
7. Mr. Ghulam Sabir Khan.
8. Mian Abdur Rauf.
9. Mian Tajamul Hussain.
10. Mrs. Naseem Bokhari.

Panel No. 4

1. Mr. Javed Qureshi.
2. Mr. Aslam Bajwa
3. Mr. Imtiaz Masroor.
4. Secretary, Health Government of Punjab. Lahore.
5. Mr. M. Asghar Butt.
6. Mr. Shahzad Hassan Pervaiz.
7. S. S. P. Lahore.
8. Principal Government College, Lahore.
9. Director, Public Instruction Education Department, Lahore
10. Regional Director, Radio of Pakistan, Lahore.

Annexure III

CENTRAL BOARD OF FILM CENSOR, KARACHI

Panel No.1

1. Lt. Col. Mohammad Ikram Khan.
2. Mr. Nasrullah A. Rehman.
3. Begum Mahmooda Sultana.
4. Mr. Shaiq Shafaat.
5. Mr. Ilyas Rashidi.
6. Mr. Qurban Jeelani.
7. Prof. Razi-ur-Rehman.

Panel No. 2

1. Mr. Ghulam Mustafa Shah.
2. Dr. Jamil Jalbi.
3. Mr. Riaz Malik.
4. Hafiz Mohammad Taqi.
5. Mr. Dilpat R. Sanaveria.
6. Mr. Khalid Saeed Chawla.

Panel No. 3

1. Mr. M. Gul Muhammad Umrani
2. Mir Abdul Jabbar Khan.
3. Mr. Tasir Saeed.
4. Mr. Ghulam Abbas Soomro.
5. Mr. Abdul Sattar Afghani.
6. Abdul Hakim Balouch.
7. Dr. Athar Ali Siddiqi.

OIL EXTRACTED FROM DISTT., BADIN

88. ***Mr. Hamzo Khan Palijo :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the total quantity and value of oil extracted from District, Badin Province of Sind, so far;

(b) whether the oil from Badin district is being entirely consumed at home ;

(c) is there any plan of its export ; and

(d) are there other prospective areas in Sind, where exploration for oil is planned ; if so, their details ?

Mr. Salim Saifullah Khan: (a) Total quantity of crude oil extracted from Badin district, Sind so far is 6.642 million US barrels. The estimated value of which at international market crude oil price is US $ 190.745 million.

(b) Yes.

(c) No.

(d) Yes. Area located in district Khairpur, Sukkur south of Khairpur and Mari Gas fields and areas located in districts Badin, Hyderabad, Nawabshah, Thatta located north west of Nari oilfield are promising. Union Texas and OGDC have plans to carry out seismic survey and exploration drilling in their concessions located in districts Badin, Hyderabad and Sanghar. Kuwait Foreign Exploration Petroleum company, Jackson Exploration of USA and Anglo Suise of USA have submitted application for grant of areas located in districts Khairpur Sukkur Larkana, Thatta and Tharparkar.

KALA BAGH DAM

89. ***Maulana Sami-ul-Haq:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some areas of Tehsil Nowshera on both sides of river Kabul will be affected by the construction of the proposed Kala Bagh dam;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative the areas and the names of villages likely to be affected; and

(c) the alternative arrangements being made for the protection or rehabilitation of affected population of such villages and towns?

Mir Zafarullah Khan Jamali: (a) It is correct that some area on both sides of river Kabul in Tehsil Nowshera will be affected by the construction of proposed Kalabagh Dam.

(b) There are about fifty villages with total area of 15,800 acres approximately to be affected. The names of 10 villages with larger areas are given below:

(1) Kheshgi Bala	2450
(2) Kheshgi Payan	1300
(3) Rakh Sarkar	1000
(4) Dheri Katikhel	1000
(5) Kandar	1550
(6) Shaidu	400
(7) Khairabad	350
(8) Pirpahai	400
(9) Nowshera Kalan	750
(10) Pashungri	350
	9550 acres

It would be seen that areas to the extent of 9550 acres out of 15,800 acres is to be acquired out of these 10 areas. The area to be acquired in the remaining 40 villages would be between 30 and 300 acres.

(c) It is intended to protect 18 important villages including Nowshera township with the construction of dykes and embankments while the affected population of remaining villages shall be rehabilitated in new hamlets to be constructed nearby outside the reservoir area. This proposal which will form part of the PC proforma is preliminary and subject to review by the Govt. and approval by campetent authorities.

CULTURAL TROUPES

90. ***Maulana Sami-ul-Haq:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the number of cultural troupe sent abroad by the Government during the last two years:

(b) the amount of foreign exchange spent on these cultural missions during the said period; and

(c) the expenditure incurred on these cultural troupes within the country; and

(d) the number of foreign cultural troupes which toured Pakistan during the last two years and the expenditure incurred on them in Pakistan?

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian: (a) Seven.

(b) US $. 41587. (Forty one thousand five hundred eighty seven dollars).

(c) Rs. 36,68,143. (Rupees Thirty six lakhs sixty eight thousand one hundred forty three).

(d) (i) Seven.

(ii) Expenditure Rs. 15,71,175. (Rupees fifteen lakhs seventy one thousand one hundred seventy five).

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Order, Sir. May I ask the honourable Minister, will he consider putting Members of Parliament on those Panels of Censor Boards.

وقفہ سوالات ختم ہو رہا ہے۔ سوال آئے گا بھی نہیں۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا منسٹر اس پر سوچے گا؟

Mr. Chairman: It should be carried forward. These would be considered as read. This question, actually, you can ask at the next Session. I can permit that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I will only request him, I am not asking the question, whether he could kindly consider appointing Members of Parliament on these Panels of Censor Boards.

Lt. Gen. (Retd) Jamal Said Mian: Sir, these Panels were there before I took over and you can see that in these Panels, there are very few public representatives. This was tailored before the National Assembly, Provincial Assembly and the Senate were brought into being, and now I have to reshape them and we will have representation and great representation of the public figures.

Mr. Chairman: Thank you, some body was on point of order.

Professor Khurshid Ahmed: Only point of personal explanation

میں پہلے سوال پر بات کرنا چاہتا تھا لیکن بات آگے بڑھ چکی تھی۔ چونکہ میری نگاہ میں اس معزز ایوان میں ایک غلط impression پیدا کیا گیا ہے جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو فہرست وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے یہاں کتابوں کے سلسلے میں دی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اس میں ایک مکتبِ فکر کے لوگوں کی کتابوں کو اکثریت حاصل ہے میں اس بحث میں گئے بغیر کہ ان کتابوں کا کیا معیار ہے اور دنیا کے کتنے شہروں اور یونیورسٹیوں میں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ویسے۔۔

(مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر، سر!۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: He is on a point of order.

Maulana Kausar Niazi: He is on a point of وضاحت

پوائنٹ آف وضاحت کوئی ہے ہی نہیں

Mr. Hasan A. Shaikh: He can not give personal explanation, the question of personal explanation does not arise in this case.

Mr. Chairman: I think personal explanation is permissible under the rules why are you objecting.

Mr. Hasan A. Shaikh: There may be some personal explanation. . . .
(Interruption). . . . .

Mr. Chairman: Let us have patience.

Mr. Hasan A. Shaikh: There is no mention. . . . . (Interruption)

جناب چیئرمین : جی آپ سن تو لیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : میں نے جتنی Culculation کی ہے اس کی بنیاد پر مولانا مودودی صاحب کی سولہ کتابیں ہیں ان پر ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: He is giving the explanation of Maulana Moudoodi not his personal explanation.
(Interruption)

Mr. Hasan. A. Shaikh: He may have translated it but the translation, shall not come before this House, Sir.

پروفیسر خورشید احمد : اردو کی کتابوں پر نہیں بلکہ تراجم پر خرچ کیا گیا ہے دیوبندی سکول کی گیارہ کتابیں اس میں موجود ہیں جس پر ایک لاکھ چوراسی ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب! میں آپ سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ باقی تفاصیل آپ جناب مقبول احمد صاحب سے لیں انہوں نے accept کیا ہوا ہے کہ اگر کوئی سوال پوچھے اور فریش نوٹس دے کہ کس کس مکاتیب فکر کی یہ کتابیں ہیں اس

[Mr. Chairman]

کی تفصیل وہ ہاؤس کو دے دینگے ۔ میرے خیال میں on that you should be satisfied.

مولانا کوثر نیازی : میں صرف آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں، کہ آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں کہ ہاؤس کی کارروائی رولز کے مطابق کی جائے ۔ یہ کوئی نقطۂ وضاحت نہیں تھا کیونکہ انکی ذات اس میں Involve نہیں تھی ۔

جناب چیئرمین : سوال یہ ہے کہ ایک معزز رکن نقطۂ وضاحت پہ کھڑا ہوتا ہے ہم اسکو اجازت دیتے ہیں یا نہیں دیتے ۔ لیکن ہوتا یہی ہے کہ صاحب آپ کوئی بھی وضاحت کریں اس کو سننے کے بعد ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کا Explanation کا حق بنتا ہے یا نہیں بنتا ۔

مولانا کوثر نیازی : جو سوالات وزیر صاحب سے پوچھے گئے ہیں میں نے ان سے وضاحت نہیں مانگی، ..... (مداخلت)

جناب چیئرمین : اسی لئے میں نے کہا کہ وزیر صاحب آئندہ نوٹس پر اس کا جواب دے دینگے ۔ جناب بلیجو صاحب !

جناب حمزہ خان بلیجو : سر میرا سوال نمبر ۸۱ ہے اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ سوال بڑی اہمیت رکھتا ہے .... مداخلت ......

جناب چیئرمین : بدقسمتی سے اگر ٹائم ختم ہو جاتا ہے تو اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں ۔

جناب حمزہ خان بلیجو : دوسری میری گزارش یہ ہے کہ دوسرے دوستوں کو بہت ہی ٹائم دیا گیا ہے انہوں نے بہت سوال اُٹھائے ہیں لیکن ہمارا ایک سوال ہے اسکو consider کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : آپ دوبارہ اس سوال کو پوچھ سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں ہے ۔

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب یہ سوال چونکہ پورے نہیں آ سکے ہیں ، ایک وضاحت جناب وزیر پانی و بجلی سے چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : یہ Permissible نہیں ہے ۔

مولانا سمیع الحق : جناب، یہ دو متضاد باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین : اگر متضاد باتیں ہیں تو اس کا سوال پوچھیں۔

مولانا سمیع الحق : سوال پوچھ رہا ہوں جی.... میرے سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں کالا باغ ڈیم کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔ (مداخلت)....

جناب چیئرمین : میں آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے، اگر آپ نے کوئی تضاد پوائنٹ آؤٹ کرنا ہے تو اس کے لئے fresh question اور fresh notice لے آئیں۔ اگر وقفہ سوالات ختم ہو جائے تو اس کے بعد یہ سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ مجھے افسوس ہے مولانا کوثر نیازی صاحب نے سوال اٹھایا تھا کہ وہ کس محکمہ سے تعلق رکھتا ہے۔ میں سوال پڑھ دیتا ہوں اس سے وضاحت ہو جائے گی۔ سوال آنریبل وزیر صاحب، سیاحت و ثقافت کو ایڈریس ہے۔ لیکن سوال یہ تھا کیا آنریبل وزیر جانتے ہیں کہ اس وقت ملک میں ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں غیر ملکی فلموں کے کیسٹ موجود ہیں جو برسر عام باڑہ مارکیٹوں میں فروخت ہوتے ہیں اور کھلے بندوں عام بازاروں میں کرائے پر دیئے جاتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو حکومت نے ناجائز طور پر درآمد کئے گئے ان کیسٹوں کے سلسلے میں جن کی نمائش کسی سنسر کے بغیر گھر گھر ہو رہی ہے کیا اقدامات کئے ہیں؟

میں بحث کی اجازت نہیں دونگا لیکن اتنا Point out کرنا چاہتا ہوں کہ باڑہ مارکیٹ کی سمگل شدہ وڈیوز کی ذمہ داری وزیر سیاحت کی نہیں، وزیر داخلہ کی ہے۔ اسلئے یہ سوال انکو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین! نہایت ادب سے عرض ہے کہ آپ مولانا کوثر نیازی پر بے حد مہربان ہیں کیونکہ بیچ میں دیوار حائل نہیں ہے لیکن میرے بیچ میں یہ بہت بڑی مصیبت کھڑی کر دی ہے۔

جناب چیئرمین : پہلے دن میں نے آپ کو یہی عرض کیا تھا کہ اگر دل، دل قریب ہوں تو دیوار کا حائل رہنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! وضاحتیں شروع ہو گئی ہیں اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو مجلس شوریٰ پر تنقید کی گئی تھی اور اس کے اندر ایک نام آیا تھا وہ بھی بے اصولی کا...... (مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ ایڈجرنمنٹ موشنز

Maulana Kausar Niazi: Point of Order Sir, Privilege Motion is there.

Mr. Chairman: I have no privilege Motion.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: اس سے پہلے ایک رخصت کی درخواست ہے صاحبزادہ عبدالمجید صاحب رکن سینیٹ نے اپنی ٹانگ میں تکلیف کی وجہ سے ۱۱ تا ۱۲ جولائی رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION

جہاں تک تحریک التوائ کا تعلق ہے میں بھی ابھی دیکھ رہا ہوں اور نہ یہ ابھی وزیر موصوف تک پہنچی ہے اور نہ سرکولیٹ کی جا سکی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ آپ نے کس وقت دی تھی مگر یہاں پر درج ہے ۹-۳۰ بجے یہ دی گئی تھی۔ آپ کو منظور ہو تو اسکو کسی اور وقت پہ لے لیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں آپ کی توجہ رول نمبر ۵۸ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جسکے اندر یہ کہا گیا ہے کہ:

"A Member wishing to raise a question of privilege shall give notice in writing to the Secretary before the commencement of the sitting on the day the question is proposed to be raised. If the question raised is based on a document, the notice shall be accompanied by the document."

تو جناب والا! میں نے عرض کیا کہ

Before the Commencement of this session I gave the privilege Motion to your Officials.

اور یہ documents اسکے ساتھ attached ہیں تو اُس کی admissibility میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : قباحت صرف اس حد تک ہے کہ ایک تو

You may have complied with the exact letter of the law. At 9.30 the session begins and you have delivered this at 9.30 a.m.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں نے گھڑی دکھا کر آپکے officials کو بتایا تھا آپکی گھڑی اور میری گھڑی میں فرق ہے اور وہ صحیح نہیں ہے۔ ۲ منٹ کا فرق تھا اور ابھی اجلاس شروع بھی نہیں ہوا تھا۔

جناب چیئرمین : یہی وہ technicalities ہیں اسلئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس کو کل ہی لے لینگے کیونکہ ابھی نہ منسٹر نے دیکھا ہے اور نہ کسی اور نے دیکھا ہے ..... (مداخلت) .....

مولانا کوثر نیازی : میں اگر جناب والا! اسے پڑھ دوں اور آپ Explain کر دوں پھر آپ کر دیں .... (مداخلت)

جناب چیئرمین : کل آپ کو پڑھنے کا موقع بھی مل جائیگا، کل یا پرسوں جب بھی ورکنگ دے ہوگا اور اس پر آپ کا اور وزیر صاحب کو وضاحت کرنے کا موقع بھی دیا جائیگا۔ ہم اس کو in the meantime alert کر دینگے میرا خیال ہے پرسوں لے لیں گے۔

مولانا کوثر نیازی : جیسے آپ کی مرضی۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ یہ گھڑیاں میرے خیال سے صحیح کسی نے فرمایا کہ درست کر لیں۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! اس سلسلے میں صرف یہ عرض کروں گا کہ رات ساڑھے دس بجے میں نے ایک تحریک التوا سینٹ میں پہنچائی لیکن ان حضرات نے معذرت کی کہ اس وقت اس کو لینے والا کوئی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے ایک شخص تو سارا دن نہیں بیٹھ سکتا لیکن تحریک التوا تو رات کو بھی دی جا سکتی ہے۔

[Maulana Sami-ul-Haq]

ساڑھے دس بجے رات کو مشکل سے قریشی صاحب سے بات ہوئی ۔ انہوں نے بھی کہا کہ صبح ہم لے سکتے ہیں اور رات ساڑھے دس بجے کوئی وہاں نہیں تھا جو اس کو لے لے تو کوئی حادثہ کسی بھی وقت پیش آ سکتا ہے ۔ اس سلسلے میں شفٹ چلانی چاہیے ۔

جناب چیئرمین : اس کے متعلق جو پہلے ہدایات ہیں ہم ان کو دوبارہ ایشو کر رہے ہیں ۔ غالباً آپ حضرات کے نوٹس میں نہیں ہے ۔ میں نے آج ہی سیکرٹری صاحب سے درخواست کی ہے کہ ان کو دوبارہ سرکولیٹ کر دیں ۔ اب لیتے ہیں تحاریک التوائے ۔ اور اس کے ساتھ ہی احمد میاں سومرو صاحب کی دو تحاریک ہیں ۔ ایک ۱۶ اور ایک ۱۲ ۔ لیکن دونوں کا مضمون ایک ہی ہے ۔ آپ دونوں پڑھ دیجئے ۔

ADJ. MOTION *Re*: SHORTAGE OF IRRIGATION WATER IN MAY, 1985

Mr. Ahmed Mian Soomro: This meeting of the Senate do now adjourn to discuss a matter of public importance and of recent occurrence, namely, the shortage of water for irrigation purposes in May, 1985 and the failure of the Federal Government to take suitable and timely action for its fair and equitable distribution thereby causing unrest and serious tussle between the provinces and the Federation of Pakistan.

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I think, partly, I have answered this in my question No. 89.

Mr. Chairman: In this case, the question is whether you oppose it or you consider that this is admissible. You have to speak on the admissibility of the adjournment motion.

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I do not feel the necessity of it. Sir, I oppose it.

Mr. Chairman: You oppose it.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, what I have to satisfy is, as far as the legal admissibility is concerned, that whether it is a matter of urgent public importance and whether it is of recent occurrence? Now, Sir, I think

there cannot be the slightest doubt about the fact that how urgent this matter was. It seemed as if the four provinces were at war with each other. Chief Ministers were issuing statements against each other, Provincial Assemblies were passing resolutions against each other. Can there be a more serious matter than this. Sir it was about urgent public importance.

Now, I come to the recent occurrence. It occurred in May and at the earliest opportunity, before we met. Sir, I sent a notice for that. Therefore, it is of recent occurrence.

Mr. Chairman: I think its terms and conditions also state that it should. substantially, concern the Federal Government.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I think it is the area of the Federal Government. The distribution of water, as per the reply of one of the question, was decided on *ad-hoc* basis by the President and the Prime Minister. So, obviously it is a Federal subject. At least we should not have come to such a situation where within the country the provinces were passing resolutions against each other; Chief Ministers were passing statements against each other and the other two provinces were asking for their share. Now, can there be a more serious matter for this Federation than the present one and also the manner in which it has been handled?

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I would reply it in two ways:

Firstly, if I go to the technical side, Sir. you see Rule 71 (d) it says that:

> "It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same Session or in the National Assembly within the last six months."

Sir, this matter was, I think, heated up as far as the National Assembly was concerned. That is a technical part of it, Sir. But for the satisfaction of the Members, I would say a few words and I hope that they.....(Interruption).

Mr. Chairman: Please, I think what is required......(Interruption).

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, the first point is that as far as the statements and bianbazi of the provinces is concerned, Sir, I have already said that it is their privilege and upto them as to what they do. Please, do not forget that the provinces are very much in this country and there is the Federal Government which sits at the Centre. The provinces, as far as their duties are concerned, are at liberty. But, I think, the worst

[Mr. Zafarullah Khan Jamali]

statements were issued which, I admit, and which did create, I would not say bad blood, but, I think, misunderstandings between the provinces. It was taken up at the highest level with the Chief Ministers of the provinces concerned, with the Prime Minister in the Chair, with the Minister for Wäter and Power and the Minister for Finance as Members in the meeting, Sir. Since then, I don't think such statements have come up barring one. and that was again from a Minister of the Punjab. I have yet to find out from him whether it was a mis-quotation in the Press or whether that was his point of view.

So far as the water position is concerned, the water has increased considerably. Today, the inflow at Tarbela is about two lakhs and twelve thousand cusics and, similarly, at Mangla it is building up. The flow-down in Indus is good enough and at the moment there is no problem as far as the water is concerned. There was slight shortage, in the past Alright coming to the point that *ad-hoc* arrangements are going on, I would just like to emphasise and bring before the House, and the honourable. Members, Sir, that these arrangements started in 1978. When the present Regime look over and even prior to that, two or three Committees were formed for the distribution of the Indus water and there were certain agreements made in 1972 between the Government of Sind, Government of the Punjab with the Federal Government in the Chair. Another meeting was held in 1974 and even that was not final but those were carried through so that the Indus could flow and water could be distributed between the Punjab and Sind.

Similarly, when the Martial Law took over in 1977 and when the Kharif season of 1978 came in then *ad-hoc* arrangements started on the order of the then, President. Sir, in the meantime, I think, different Committees had been formed to look into this matter so that an amicable solution could be found. Sir, we are still in the process and till such things come up, I think, we would run on the *ad-hoc* basis and here again on the order of the Prime Minister the *ad-hoc* arrangements are continued, Sir. We should remember that once we did'nt believe in *ad-hoc* fism at all, Sir, but that was the necessity and need of the time and, unfortunately, we resorted to those tactics. As far as the final operation of the Indus water is concerned, I think, that has to be decided at the highest level. Actually, that is the matter which is of national importance, and in that, of course, all the provinces, the Federal Government and everyone concerned is going to sit and put his head down and work it out. So, till that comes, Sir, we have to rely on the *ad-hoc* basis. As far as the statements are concerned, Sir, I have already said, it was the Assemblies of the Provinces and the different people from the provinces who went to the Press. I wish they had consulted and found out from the Federal Government as to what was the actual position.?

میں نے آپ کو دیکھا، آپ نے دوسرے کو دیکھا، دوسرے نے تیسرے کو دیکھا وہ ایسے ہی اس کھاتے میں چلتی رہیں۔

On these grounds I would request that the adjournment motion may be withdrawn, Sir.

Mr. Chairman: Mr. Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would ask your ruling. In view of the rule. I think he has admitted the points which I have raised about its urgent public importance and for the responsibility, he himself had admitted that the *ad-hoc* arrangements were made by the Prime Minister. Put it to the House if they admit it for hearing or not.

Mr. Chairman: But the Adjournment Motion has been brought by you.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Yes, Sir, I say that I will not withdraw the Motion. If you hold it technically correct, then you may put it to the House if they want to adjourn to hear this or discuss this or not.

Mr. Chairman: Mr. Zafarullah Khan Jamali.

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I think, in all fairness, I gave the small resume to satisfy the honourable Member. But if it is to be dicided on technical grounds. I could hardly think it admissible on technical grounds.

Sir. The Motion has been discussed within six months even in the National Assembly, so it can't be taken up on technical grounds, Sir.

Mr. Chairman: If you are asking for my ruling, then, I think, the Motion is inadmissible for several reasons. One is that it shall raise, substantially, one definite issue.

Mr. Ahmed Mian Soomro: This rule may also be added to that.

Mr. Chairman: Right. This is unfortunate but if the motion is not according to the rules there is nothing that I can do, to help any individual. It would be against my conscience and against the rules and the working of this House. So, the motion is ruled out of order.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Next No. 14.

دوسری قرار داد کو لینے سے پہلے میں آپ حضرات کی رائے

[Mr. Chairman]

پوچھنا چاہوں گا کہ کئی ایک اہم تحاریک التوا ابھی تک پڑی ہیں۔ اگلی جو آ رہی ہے وہ قاضی عبدالمجید صاحب کی ہے، جو گیس کے ضیاع کے متعلق ہے دوسری اس کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب کی ہے جو کہ مرزا طاہر احمد کے کیسٹس کی تقسیم کے متعلق ہے لیکن ۲۴، ۱۹، ۲۰، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۵ کوئی چھ قرار دادیں کوئٹہ کی سچوئشن پر ہیں میں آپ کی رائے معلوم کرنا چاہوں گا کہ آپ کس پر بحث کرنا چاہیں گے یا کس کو ہم لے رہیں۔ اگر کوئٹہ کے معاملے کو لینا ہے تو تقریباً چھ قرار دادیں ہم لے سکتے ہیں۔ ان کی نوعیت اگرچہ تھوڑی مختلف ہے لیکن خوش قسمتی سے وزیر داخلہ صاحب بھی آج موجود ہیں اور غالباً اس کا جواب بھی دے سکیں گے اور میرے خیال میں میری نظر میں سردست، میں ایڈمیسبلٹی پر بات نہیں کر رہا کہ آیا وہ موشن ایڈمیسبل ہے یا نہیں ہے لیکن جو سب سے فوری واقعہ ہونے کا اور ضروری پبلک کی اہمیت والا معاملہ ہے یہ کوئٹہ کے واقعات ہیں تو میرے خیال میں اگر آپ کو منظور ہو تو ان کو لے لیتے ہیں۔

ایک معزز رکن : جناب ۱۹ نومبر کا کیا بنے گا؟

جناب چیئرمین : وہ آگے چلی جائے گی۔

ایک معزز رکن : جناب، وہ موشن ۱۳ تاریخ کو ہوگی؟

جناب چیئرمین : ۱۳ تاریخ کو بھی یہی قصہ پھر ہوگا۔ سوالات ہوں گے، تحاریک استحقاق ہوں گی، تحاریک التوا ہوں گی اور ریزولیوشن ہوں گے اور پرائیویٹ ممبرز ڈے میں بھی کوئی پابندی نہیں ہے کہ یہ پیش نہیں کی جا سکتی۔

ایک معزز رکن : جناب اس معاملے میں ۷ لاکھ صارفین کو گیس مل سکتی ہے اگر یہ ہم استعمال کریں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں صارفین کو گیس ملنے کا آج نیا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بہت پرانا چلا آ رہا ہے اور میں پہلے سے آپکو نہیں بتانا چاہتا کہ میں نے اس کے متعلق کیا کرنا ہے لیکن زیادہ اہم معاملہ کوئٹہ والا ہے۔ پہلی جاوید جبار صاحب کی ہے دوسری مولانا سمیع الحق صاحب کی۔ احمد میاں سومرو صاحب آپ پڑھیں۔

ADJ. MOTION Re: ENHANCEMENT OF ELECTRICITY CHARGES BY K.E.S.C.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this meeting of the Senate of Pakistan do adjourn to discuss a matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the enhancement of electricity charges by revision of the schedule of tariff of Karachi Electric Supply Corporation on the directions of the Federal Government. This has caused great unrest and resentment in Karachi. The rates of electricity levied by the Karachi Electricity Corporation were already higher than the rates levied by WAPDA in the rest of Pakistan.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Jamali Sahib.

Mir. Zafarullah Khan Jamali: Sir, I oppose it.

Mr. Chairman: Mr. Soomro. No cross talk please.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this is on the point of admissibility. It is a matter of urgent public importance because there is great hue and cry every day and even now, I think, the trade and industry have given notice of going on strike unless this is rectified, because formerly all the rates, for example, of gas etc. in Karachi used to be much lower and as we went North they went higher and higher. In order to bring about uniformity the rates in Karachi and Sind were increased. In the present case already the Karachi electricity rates were higher than the rest of Pakistan and, now, under the recent direction of the Federal Government they have revised the tariff and increased the rates still further which has caused very great concern and unrest not only in the trade and industry but even in the whole of Karachi and, therefore, it is a matter of very great urgent public importance because Karachi is the biggest city of this Federation.

Secondly, it is of recent occurrence as the schedule has been revised on the 1st of July and I have brought it immediately after that, at the earliest opportunity, and, therefore, all the conditions have been fulfilled and this has not been discussed, as the learned Minister said, in the National Assembly, because it has come after the National Assembly was prorogued. I hope, once in a while, at least, they would allow this convention to be broken. It affects me, it affects everybody.

Mr. Chairman: Jamali Sahib.

Mir Zafarullah Khan Jamali: Sir, there are two things. As far as the raising of tariff is concerned by the KESC, I think, KESC is not the only entity which has raised the tariff. The tariff has been raised overall,

[Mir. Zafarullah Khan Jamali]

by ten per cent as per the Budget Session announcement by the Finance Minister on the floor of the House and passed by the National Assembly. So, Sir, as far as the tariff is concerned, tariff-wise it is ten per cent rise overall, whether it is KESC or whether it is WAPDA.

Now, the other problem is FAC. I am glad that Mr. Ahmed Mian Soomro has not mentioned that because that would have been a different issue altogether. Tariff-wise, it was an overall rise and it has been an overall rise but for the clarification, if the honourable Member so desires, that Karachi is being given a step-motherly treatment, Sir, it is not so. I think, with due reverence and respect as a former Chairman of WAPDA, you, yourself, are in a better position to know that and you are in a better position because KESC has been charging FAC *i.e.* the fuel adjustment charge throughout and it has been there over a number of years. As far as that is concerned it is nothing new. Well, I do not know whether the people of Karachi think that with the induction of the civilian Government they would be able to waive the FAC, I cannot say, that might be at the back of the mind but this has been there and for a number of years. As a matter of fact FAC used to be, at times, 114 paisa per unit and at the moment it is about 77 but with the overall change it will go to above 90 paisa per unit. But, this, of course, we cannot help *i.e.* the rise in the price of gas and otherwise.

I was in Karachi about ten days back and as far as the notice of strike or long-march or anything else is concerned, I have received nothing of that sort, it has been coming in the Press but keeping the concern and for the satisfaction of the people of Karachi, I have already sent them telex and telegrams requesting them to please come to Islamabad and they can come and meet me. I gave a statement in Karachi that whosoever wants to sit down and discuss and talk with us, he is most welcome, I am always available. So, Sir, I have already asked for a meeting on the 17th of this month in Islamabad and have requested the people concerned from the Chamber of Commerce and Industry that they can come and give their viewpoint and we shall 'Insha Allah' try to satisfy them.

But keeping in view the overall structure and set up as it is, on the raising of tariff, it has been passed by the National Assembly, it was a unanimous decision, it has been passed as part of the Budget. So, Sir, I think, these things have been there for years and I do not know why all these things have come up all of a sudden........(Interruption).

An honourable Member: Because democracy has just started.

Mir Zafarullah Khan Jamali: Sir, democracy has been there for a number of years, it has been just changing hands. So, I think, we are back to democracy again. But democracy does not mean that you stop paying Government bills and dues.

Mr. Chairman: We are on the admissibility only. You have gone into the merits already. But let me put it to the honourable Member that in view of the explanation given and the assurance extended that he is going to meet the concerned or the affected people on the 17th. Would you still like to press?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, in view of the assurance, and I know that, otherwise, it will be rejected, I withdraw it.

Mr. Chairman: Thank you very much.

An honourable Member: Sir, I would like to say a few words.

Mr. Chairman: No, I think, it has been withdrawn already. You cannot speak on this any more. Thank you.

ADJ. MOTION RE: LOSS OF LIVES DUE TO FIRING IN QUETTA

جناب چیئرمین : اگلی موشن بھی پڑھ لی جائے نمبر ۲۹ جناب چوہدری محمد طارق صاحب !

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کے سامنے فوری توجہ طلب ایک قومی اور مذہبی مسئلہ کے بارے میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ "۶ جولائی کو کوئٹہ میں انتظامیہ کی بد انتظامی اور نا اہلی کے سبب ایک پر امن مذہبی جلوس پر پولیس تشدد اور جوابی تشدد سے متعدد افراد کی ہلاکت کے بعد مقامی طور پر اور پورے پاکستان میں شدید بے چینی اور ہراس پیدا ہوا ہے۔ لہذا میں درخواست کرتا ہوں کہ باقی کارروائی کو ملتوی کر کے اس اہم فوری اور عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے"

جناب چیئرمین : آپ کی ایک دوسری موشن بھی اسی سبجیکٹ پر ہے۔ وہ مختلف نقطہ نظر سے اسی واقعہ کے متعلق ہے۔ اس کو بھی پڑھ دیجئے نمبر ۳۰ ہے

جناب محمد طارق چوہدری : وہ موشن ذرا مختلف نوعیت کی ہے۔ وہ وزارت اطلاعات کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین : اس کا تعلق اسی وقوعہ سے ساتھ ہے۔ آپ پڑھ دیجئے۔

ADJ. MOTION RE: MISREPORTING OF QUETTA INCIDENCE BY OFFICIAL MEDIA

جناب محمد طارق چوہدری: اسی وقوعہ کے ساتھ ہے۔ لیکن وہ الگ بحث ہو گی۔ جناب چیئرمین! "گذشتہ دن کوئٹہ کے فسادات میں ہلاک ہونے والوں کے بارے میں سرکاری ذرائع ابلاغ نے غلط رپورٹنگ کی ہے اور اس واقعہ کی ذمہ داری جن افراد پر عائد ہوتی ہے ان کے گھناؤنے کردار کو چھپانے کے لئے ان واقعات اور ہلاک شدگان کی صحیح تعداد کی خبر کو چھپایا گیا ہے، اخفا میں رکھا گیا ہے، سنسر کیا گیا ہے۔ صحیح حقائق معلوم نہ ہو سکنے کی وجہ سے لوگوں میں افواہوں کے سبب بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ جمہوریت کے اس دور میں بھی گھٹن پیدا کر کے حقائق کو چھپا کر قوم اور اس کے نمائندوں کو اندھیرے میں رکھ کر سرکاری افسران نے قومی مفاد کے خلاف اقدامات کئے ہیں۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ باقی کارروائی ملتوی کر کے قومی اہمیت کے حامل اس مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔"

جناب چیئرمین: ایک اور ایڈجرنمنٹ موشن اسی موضوع پر جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کی ہے نمبر ۱۳۱، وہ بھی پڑھ دیجئے۔

ADJ. MOTION RE: IMPOSITION OF CURFEW IN QUETTA

مولانا کوثر نیازی: "میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ میں کرفیو لگنے کے واقعہ پر غور کرنے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: شکریہ، دو اور اسی مضمون پر ہیں، ایک ۱۳۳ نمبر جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب کی ہے، پڑھ دیجئے۔

ADJ. MOTION RE: LOSS OF LIVES DUE TO FIRING IN QUETTA

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں" کہ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو جو واقعہ کوئٹہ کے شہر میں رونما ہوا ہے اور اس میں کئی قیمتی جانیں "تلف" ہوئی ہیں، اس بدامنی کی وجہ سے پورے ملک میں اور خصوصاً بلوچستان کے دارالحکومت

کے شہریوں میں سخت پریشانی اور خوف ہراس پیدا ہوا ہے۔ ایوان اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ پر غور کرے۔"

جناب چیئرمین : آخری اس پر جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی موشن ہے۔ وہ پڑھ دیجئے۔

مولانا سمیع الحق : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "سینیٹ کا اجلاس ملتوی کر کے عوامی نوعیت کے حالیہ وقوع پذیر واقعہ کو زیر غور لایا جائے۔ کوئٹہ میں شیعہ مسلک سے وابستہ افراد کے جلوس کے سلسلہ میں انسانی جانوں کے ضیاع اور اس کے نتیجے میں نافذ ہونے والے کرفیو کے اصل محرکات و اسباب کو زیر بحث لایا جائے۔"

ایک رکن : ایک زہری صاحب کی بھی ہے۔

جناب چیئرمین : زہری صاحب کی تو ابھی میرے پاس نہیں پہنچی، اگر دی ہے تو ...(مداخلت)....

میر نبی بخش زہری : جناب اتنے ممبروں نے جو ایڈجرنمنٹ موشنز پیش کی ہیں۔ میں نے صبر سے اس لئے کام لیا کہ مجھے موقع ملے گا کہ اس میں میں اپنی رائے بھی دے سکوں۔

جناب چیئرمین : اس پر ابھی آتے ہیں۔

Would you like to hear the Members first and then reply? Let them make brief statements that might be better.

جن اصحاب نے اپنی تحریکات پیش کی ہیں۔ میرے خیال میں وہ اس کی تھوڑی بہت وضاحت بھی کر دیں۔ لیکن چونکہ وقت بہت کم ہے تو بہت ہی مختصر کریں۔ ۳-۲ منٹ سے زیادہ ایک صاحب نہ لیں۔

قاضی عبداللطیف : عبدالرحیم صاحب کے ساتھ میری بھی تحریک تھی ہماری دونوں کی اکٹھی ہیں۔

جناب چیئرمین : اکٹھی ہیں تو آپ بھی اس پر بول لیں۔ جناب جبار صاحب! شروع کیجئے۔

Mr. Javed Jabbar: I beg to move:

"That this House do now adjurn to discuss the circumstances concerning the death of six people in Quetta as a result of firing on July 6.

I believe that there are immediate ramifications for sectarian peace throughout the country as a result of this incident. I would only say that this is the latest symptom of an on-going process in the country which has been rampant for the past ten years, perhaps in which the forces of orthodoxy have encouraged this divisive business among Muslims and this is only a symptom of this malady. Therefore, one needs to adjourn the House to discuss the possible consequences for national security.

جناب چیئرمین : مولانا کوثر نیازی صاحب !

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! پہلے تو اس کی ایڈمسبلٹی زیر بحث آئے گی، کیونکہ اگر یہ ایڈمٹ ہو گیا تو اس کے بعد رول کے تحت موور کو آدھ گھنٹہ تقریر کی اجازت ہو گی۔ اس مسئلہ پر جو میری تحریک التوا ہے میں نے اس میں ایسے مسئلے کا ذکر کیا ہے جس میں فیڈرل گورنمنٹ براہ راست ملوث ہے اور وہ کرفیو کے نفاذ سے متعلق ہے اور دوسرا پہلو اس میں فیڈرل گورنمنٹ کے ملوث ہونے کا یہ ہے کہ یہ فرقہ واریت سے متعلق ہے حکومت کی غلط مذہبی پالیسی کی وجہ سے پورے ملک میں فرقہ واریت پھیل رہی ہے۔ اور اس کا بھی تعلق براہ راست مرکزی حکومت سے ہے۔ اس لئے ان وجوہات کی بناء پر یہ پراونشل سبجیکٹ قرار دیکر رد نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ایڈمٹ کیا جانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین : جناب میرداد خیل صاحب !

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب عالی! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ بلوچستان ایک حساس صوبہ ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر پورے پاکستان کا دارومدار بھی اس پر ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ بلوچستان کے وہ عناصر جو اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان کے اس اقدام سے پولیس اور جو اس کے احکامات صادر کرنے والے تھے وہ کیوں بخوبی واقف نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے اتنا بڑا نقصان ہوا۔ اگر آپ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت

نے اقدام کیا ہے لیکن اگر یہ اقدام بروقت کیا ہوتا تو اتنا بڑا ہنگامہ، اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے بھی ایک بہت گہری سازش ہے۔ اور کراچی کے واقعات کے بعد پھر کوئٹہ کی طرف جو رخ ہوا اور اس کے بعد پھر یہ حالات رونما ہوئے ہیں۔ حکومت اس سے چشم پوشی کیوں کر رہی ہے اس کا ہمیشہ کے لئے تدارک کیا جائے تاکہ بلوچستان کے وہ غیور عوام جو سرحدات کے قریب ہیں وہ اپنی، جان و مال، عزت و آبرو کی بخوبی حفاظت کر سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب قاضی لطیف صاحب!

قاضی عبداللطیف: جناب عالی! یہ افسوسناک واقعہ جو پیش آیا میرے خیال میں اس کا تعلق صرف کوئٹہ سے نہیں ہے۔ جس طریقے سے کل کے اخبارات اور آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ بہت بڑا اسلحہ بھی وہاں سے برآمد ہوا ہے۔ یہی کیفیت میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی۔ لیکن وزیر داخلہ صاحب نے تمام کے جوابات تو دے دیئے تھے لیکن میں نے عرض کیا تھا کہ کراچی میں بہت بڑا اسلحہ سمگل کیا جا رہا ہے اس کے متعلق انہوں نے کچھ بھی نہیں فرمایا تھا۔ یہاں بھی وہی کیفیت ہو رہی ہے۔ خدانخواستہ اگر یہی کیفیت رہی اور کچھ تخریب کار اس کی پشت پناہی کرتے رہے تو اس کا انجام یہ ہوگا کہ سارے ملک کے اندر یہ ہنگامے کھڑے ہو جائیں گے اس لیے ضروری ہے کہ اس پر بحث کی جائے اور اس کا تدارک کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب چوہدری محمد طارق صاحب،

جناب محمد طارق چوہدری: ایسے واقعات میں عام طور پر صوبائی مسئلے کا بہانہ کر کے ان کو ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ لیکن امن و امان کا جو بھی ایسا واقعہ رونما ہوگا وہ اسی سرزمین پر کسی نہ کسی علاقے، گاؤں یا دیہات میں ہوگا، اور کسی صوبے سے متعلق ہوگا۔ لیکن یہ واقعہ ایسا ہے جو ہوا تو اگرچہ کوئٹہ میں ہے لیکن یہ پوری قوم کو، مذہبی گروہوں کو، مرکزی حکومت کو، متاثر کرتا ہے۔ یہ

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

ایسا واقعہ ہے جس کے اسباب پہلے کراچی میں ظاہر ہوئے پھر اسلام آباد میں ہنگامے ہوئے، سیکریٹریٹ پر قبضہ کیا گیا اور اب یہ آگ جو ہے کوئٹہ تک پھیل چکی ہے۔ اور اس کے سبب لاہور میں پچھلے دنوں جلوس نکلا، مختلف شہروں میں ہنگامے ہوئے۔ تو یہ ایسا واقعہ ہے جو تمام صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس میں اٹھنے والا قضیہ، ہونے والا ہنگامہ، پڑھنے والی گالی سب سنٹر کی طرف آتی ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر تفصیل سے بحث ہونی چاہیئے۔ اور اس اہم مسئلے کو حل کر کے ایسے واقعات کے اعادہ کا تدارک کیا جانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: مولانا سمیع الحق!

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! اس وقت مرکزی حکومت کی دو اہم ترین پالیسیاں ہیں۔ ایک تو اسلامائزیشن کا کام ہے جو ۸ سال سے حکومت کے پیش نظر ہے اور تمام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا اس حکومت کا اولین مطمع نظر بھی ہے اور فریضہ بھی ہے۔ اور دوسرا عمل اب جمہوریت کا شروع ہو چکا ہے اور ملک کو جمہوریت سے ہمکنار کرانے کا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک وقتی واقعہ نہیں ہے، یہ ایک سلسلہ چل پڑا ہے اور یہ جو دونوں اہم ترین مقاصد ہیں، الحمدللہ پاکستان کے تمام مسلمان اس کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ یہ اس جمہوری عمل اور اسلامائزیشن دونوں عملوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے کچھ سلسلے چل رہے ہیں۔ حیرانگی ہے کہ کوئٹہ جیسی جگہ میں یہ مسئلہ تھا ہی نہیں لیکن اس کو منتخب کیا گیا کیونکہ اسکے پڑوس میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ وہ بعض اسلامی ممالک بالخصوص سعودی عرب، عرب ممالک اور پاکستان میں اطمینان اور سلامتی اور استحکام نہیں دیکھنا چاہتے۔ تو اس کے پورے عواقب کو اور محرکات کو غور سے دیکھا جائے۔ یہ صرف داخلی مسئلہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں خارجہ محرکات بھی ہیں، انکو بھی دیکھا جائے۔

جناب چیئرمین: ملک فرید اللہ خان صاحب!

ملک فرید اللہ خان : جناب چیئرمین صاحب ! میں اس مسئلہ کی admissibility پر بات کروں گا نظر یہی آتا ہے کہ وزیر داخلہ صاحب اسکو صوبائی مسئلہ قرار دیکر admit نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین : آپ اسکو اینٹی سیپیٹ نہ کریں، آپ اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔

ملک فرید اللہ خان : چونکہ کوئٹہ کا نظم ونسق فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے اور فوج ایک فیڈرل سبجیکٹ ہے، صوبے سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو اس لئے گزارش ہے کہ اس تحریک پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین : جناب زہری صاحب !

میر نبی بخش زہری : جناب والا ! یہ واقعہ پاکستان کے ایک شہر کوئٹہ میں ہوا ہے۔ اگر ہم تخریبی پہلو پر نہیں صرف تعمیری پہلو پر بات کریں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا اور ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس پر بحث کریں۔

جناب چیئرمین : جناب حسن اے شیخ صاحب !

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, there is no doubt that it is a very sad occurrence, we all regret that the occurrence has taken place. But when you consider the admissibility of a motion before this House you have to be guided, whether you like it or not, by the rules of procedure. This is a law and order situation, the local authorities, the local Govt., the Provincial Govt. are seized of the matter. The Central Govt. cannot interfere. Rule 71, sub rule (f) says.

> "it shall relate to a matter which is primarily the concern of the Central Govt., not merely the concern of the Central Govt., but primarily the concern of the Central Govt."

Therefore, my submission is that it is not admissible. It may create unnecessary repercussions which none of us would like to face. I think, Shias and Sunnys have always lived like brothers in Pakistan, sometimes some people do make mistakes but for that the whole community should not suffer. We consider Shias as our brothers and the Shias consider Sunnys as their brothers, and they should be allowed to go in a brotherly fashion without entering into a debate.

Mr. Chairman: Now, that you are on your feet kindly enlighten the House on two other aspects. The first one is about misreporting of the

[Mr. Chairman]

Govt. News Agency regarding killing of a person in Quetta. Whether that would be the direct concern of the Federal Govt. or otherwise. I would like to hear some comments on this and then the imposition of curfew, which means that if army is called in the aid of Civil Power, does the matter still remain a Provincial subject or does it become the responsibility of Federal Govt.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, if the Provincial Govt. calls the Army to the aid of Civil Power it still continues to remain within the ambt of the Provincial Govt. As far as misreporting is concerned the question is one of fact whether the report was correct or not. It is a question of fact and then again whether that reporting was done only by the Central Agency or was done by the Central media? Therefore, these are not matters which primarily relate to the Central Govt. because it states merely a concern of the Central Govt., the wordings are primarily the concern of the Central Govt.,

جناب چیئرمین : سید محمد فضل صاحب !

انجینئر سید محمد فضل آغا : جناب چیئرمین صاحب ! جیسا کہ شیخ صاحب نے انٹرپریٹیشن دی ہے یہ سنی اور شیعہ کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اگر شیخ صاحب اس ہاؤس میں اس کو یہ مسئلہ بنائیں تو یہ دوسری بات ہے۔ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔

جناب حسن اے شیخ : میں بالکل نہیں بنانا چاہتا۔

Mr. Chairman: No cross-talk please. I don't think he suggested that.

Engineer Syed Muhammad Fazal Agha: He was in a context speaking like that.

اس بات پر تو بات نہیں ہو رہی بات یہ ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ کوئٹہ میں اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اس کے لئے ذمہ دار کون ہے پولیس ہے پبلک ہے یا فیڈرل گورنمنٹ ہے یا صوبائی گورنمنٹ ہے۔ آپ نے صحیح فرمایا کہ آرمی وہاں پر موجود ہے، کرفیو ہے۔ تو یہ سنٹرل گورنمنٹ سبجیکٹ میں آ سکتا ہے کیونکہ پولیس بھی سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اسے بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جناب شاد محمد خان صاحب !

جناب شاد محمد خان : جناب والا! یہ احساس کرنا پڑتا ہے کہ تحاریک التواء کو اگر پڑھا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ سیاسی تشخص کے لئے اس پلیٹ فارم کو استعمال کرنا معیوب ہے۔ دوسری طرف جناب والا! یہ نتیجہ ہے اس جلوس کے نکالنے کا جو ایک فرقے نے نکالا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ واقعات رونما ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ہاؤس اور ہم خود بھی اس مسئلہ پر زیادہ بات نہ کریں۔ اسے اجاگر نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اور زیادہ ٹینشن پیدا ہوگا۔ اسے سیاسی پلیٹ فارم کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ اس سے گریز کیا جائے۔

جناب چیئرمین : فصیح اقبال صاحب!

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب! یہ مسئلہ جو ابھی آپ کے زیر بحث آیا ہے یہ سنٹرل سبجیکٹ بھی ہے اور پراونشل سبجیکٹ بھی ہے۔ اس میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جو خبر پر سنسر شپ نافذ ہوئی تھی وہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہوئی اور انہوں نے صوبائی حکومت کو ہدایت کی کہ جو خبر جا رہی ہے وہی چھاپی جائے۔ جبکہ سارے شہر کو پتا تھا کہ یہ ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ ایسی خبریں نہ ہوں جس سے مزید افواہیں پھیلیں۔ لیکن جو افواہیں پورے ملک میں پھیلی ہیں اور بی بی سی اور دوسرے ذرائع ابلاغ نے جو چیزیں معلوم کر کے بتائی ہیں اس سے بہت بڑا فرق یہ ہوا ہے کہ اب تک حکومت اسی پالیسی پر ہے کہ صحیح خبروں کو چھپایا جائے اس سے مرکزی حکومت کو بھی نقصان ہوتا ہے۔ ہماری صوبائی حکومت کو بھی نقصان ہوتا ہے عوام میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا کہ سینکڑوں کی تعداد کا ذکر آیا جبکہ وہاں صحیح صورتحال یہ ہے کہ ۴۲ افراد کی جانیں ضائع ہوئی ہیں، جو لوگوں کو علم ہے اور صحیح خبر تھی۔ یہ قابل مذمت تو اپنی جگہ پر ہے لیکن یہ دیکھنا کہ صوبائی اور دونوں حکومتوں نے سنسر نافذ کیا۔ کسی بھی اخبار کو اجازت نہیں تھی کہ پریس نوٹ کے علاوہ کوئی خبر چھاپی جائے۔ لہذا سب سے پہلے یہ مسئلہ زیر بحث لایا جائے کہ آئندہ ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں تو نہ ہوں لیکن جب رونما ہوتے ہیں تو صحیح صورتحال سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اسے چھپانے سے جہاں پریس کی حق تلفی ہوتی

[Syed Faseih Iqbal]

ہے وہاں لوگوں کو بھی صورتحال کا صحیح علم نہیں ہوتا اور افواہوں سے مزید خطرات کا بھی سامنا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : مولانا کوثر نیازی صاحب!

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب حسن اے شیخ نے چونکہ ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے اس لئے میں آپکی سہولت اور غور کے لئے پوائنٹ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی آپ غور فرمائیں کہ کوئٹہ میں جو جلوس نکلا اور جسکی وجہ سے یہ حادثہ ہوا وہ حکومت کی ایک غلط پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہوا اور وہ پالیسی مرکزی حکومت کی تھی اس لئے اس سارے واقعہ کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین : جب اس مسئلے پر بحث ہو تو یہ پوائنٹ آ سکتا ہے، admissibility سٹیج پر یہ نہیں آ سکتا۔ سومرو صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا چاہتے تھے؟

جناب احمد میاں سومرو : جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اگر ہاؤس یہ محسوس کرے کہ یہ ایک اہم معاملہ ہے تو ہاؤس کو اختیار ہے کہ وہ رولز آف بزنس کو سسپنڈ کرے، یہ ہمارا اختیار ہے۔ تو اس لئے یہ کہنا کہ یہ رولز کے تحت نہیں ہے تو ہاؤس اس اہم معاملے کو ڈسکس کرنے کے لئے رولز کو سسپنڈ کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : جوگیزئی صاحب!

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب والا! یہ واقعہ جو ہوا ہے یہ کسی سنی اور شیعہ کے درمیان نہیں ہوا ہے۔ یہ پولیس اور جلوس کے درمیان ہے اور اس پر ایک انکوائری جج مقرر ہو چکا ہے۔ جب تک وہاں سے رپورٹ نہیں آ جاتی اس پر بحث کرنا فضول ہے۔ جب انکوائری جج کی رپورٹ آ جائے تو اسے اس ہاؤس کے سامنے بحث کے لئے پیش کیا جائے۔

جناب چیئرمین : مسئلے کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر میں نے آپ حضرات کو یہ

موقع دیا کہ آپ اس پر اپنا اظہار خیال کریں۔ حالانکہ admissibility سٹیج پر آتنی رائے نہیں لی جا سکتی اور نہ رولز کے مطابق اس کا پورا جواز بنتا ہے۔ لیکن مسئلہ چونکہ اہم تھا، کچھ اس میں پوائنٹس raise کئے گئے ہیں جنکے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ڈائریکٹ کنسرن ہے۔ اس لئے وزیر صاحب وضاحت فرما دیں۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Mr. Chairman Sir. let me say in the beginning that I am not going to take refuge under the plea that it is a provincial subject or that it is *sub-judice*. I have great respect for the feelings of the House. I would like to place before it all the facts that have come to my knowledge in my official capacity.

Sir, the most important point, before I begin to say something about this most heart-rending, most distressing event that has taken place in Quetta, a city where I have been informed that such happenings never took place before, is that the tragedy is all the more greater than that in that peaceful city such a thing should have happened. Let me also make it clear that there may be misapprehension that there was trouble between some sects. No, it was purely between the Shia and the Government. So, the fear that it may spread later on may be unjustified and I do hope that it would never happen.

Now, Sir, the most important point was the number of casualties. I would just give a little brief account that has been perceived by me and it is this that about 6,000 to 7,000 persons tried to take out a procession after a Majlis in Qandhari Imam Bara Headquarters. The police had already advised the processionists not to take out the procession. The crowd became unruly and some persons from the crowd fired at the police which resulted in a number of casualties. The police resorted to tear-gassing and returned the fire. A group of persons attacked the police-station of the area. Nine policemen died and twenty were wounded. From the civilian side, 13 died and 39 were wounded. The crowd set on fire a jeep and two trucks belonging to the police department. It also damaged two vehicles belonging to WAPDA and a private car. The branch of Muslim Commercial Bank was also burnt down. Three clinics and a godown of a local firm were damaged. The Government of Baluchistan has ordered judicial enquiry into the icident Sir, this is the official information available to me. I am not aware what has come out in the press. probably the information Minister would take cognizance of that.

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

I would, Sir, like to make the Government's position perfectly clear on this very very sad and heart-rending incident. Why it erupted like that? Sir, the demands, I would read it with your permission, of Shia Community in Pakistan have largely emanated from its ill-founded apprehension that it will lose its identity, as a separate religious entity, in the process of Islamization which, in its opinion, has a Sunni stance. It was against this background that the Shia Community under the Leadership of late Mufti Jaafar Hussain launched the agitation in the year 1980 for the enforcement of Fiqah-e-Jaafria. This agitation was called-off when the Government agreed that the Fiqah of one sect would not be imposed on the other. Later the whole matter was examined in depth and it was the considered view of the Government that the Islamization process should be confined to the dictates of Holy Quran and Sunnah and the Laws should not reflect any particular Fiqah, except to the extent that the personal law of each sect should be based on respective Fiqah. The Constitution was amended in September, 1980 by adding an explanation to Article 227 which reads as under:—

> "In the application of this clause to the personal law of any Muslim Sect, the expression "Quran and Sunnah" shall mean the Quran and Sunnah as interpreted by that sect".

For a variety of reasons the Shia Community did not find the above amendment in line with their expectations generated by the agreement signed with Mufti Jaafar Hussain on July, 6, 1980. Their disenchantment and apprehensions were fortified when the Punjab Government on the first of October, 1984 *i.e.* 4th of Muharram, amended the Police Act of 1930 empowering the District Authorities to ban or prohibit the Azadari procession. This amendment caused a sharp reaction from the Shias. The Moosvi Group, in particular, launched an agitation for the enforcement of Fiqah Jaafria., and for the repeal of the amendment in the Police Act. The Government held a series of meetings with its leaders and finally an agreement was concluded with the Moosvi Group on May 21, 1985, providing for the appointment of a broad based committee including Cabinet Ministers, religious scholars of all *Maslaks*, to look into their demands and to arrive at the consensus on the issues involved with the over-riding consideration of maintaining sectarian harmony and promoting national cohesion. The agreement also provided that amendment in the Police Act would not have a retrospective effect on Azadari Processions.

The above agreement showed that regardless of the Government stand on Islamization process to be carried on in accordance with the Holy Quran and Sunnah, it was prepared to consider any demand to allay the apprehensionsof any Fiqah. Following the decision to set up this committee contacts were established at the Cabinet Ministers level with various

groups of Fiqah Jaafria including Arif-ul-Hussaini so as to ensure participation of all groups of Shia and Ulama, scholars of various schools of thought in the proposed committee in order to make it truly representative in character. Deobandies, Brelvies, Ahl-e-Hadis and Moosvi Groups of Fiqah-e-Jaafria nominated their representatives for inclusion in the committee. Syed Iftikhar Hussain Shah, President of Punjab Tehrik Nafazi-Fiqah Jaafria of Ariful Hussaini Group also met the Minister for Justice and Minister of State for Religious Affairs about 15 days back and promised to meet again on 30th June, with a larger delegation of Arif-ul-Hussaini Group with authority to commit on his behalf. Since no information was received until the 30th of June, efforts were made to get in touch with Iftikhar Hussain or other prominent members of Ariful Hussaini group who by then had apprently decided to go underground.

Ariful Hussaini Group, perhaps, decided to start armed agitation at Lahore, Quetta and Peshawar. This group intended to sabotage the agreement entered into by Government with his rival Syed Hamid Ali Shah Moosvi. Frankly, what was a fight between two groups, for gaining political leadership within the Shia Community assumed a political character in which non-religious demands and elements came to the forefront. This group became militant. Before I proceed further to explain the nature and objectives of the agitation started by Ariful Hussaini Group resulting in the tragic incident at Quetta, may I, with permission of the Chair, read out the various demands raised by Ariful Hussaini Group which formed the basis of this unfortunate incident at Quetta. I quote from their Pamphlet of 6th July, 1985. Sir, I would like the House to pay a careful attention to the slogans:

"— شب خون مار کر اقتدار پر ڈاکہ ڈالا گیا۔

— متفقہ اور غیر متنازعہ آئین کی بے حرمتی ہوئی۔

— عدلیہ، پریس اور انسانی حقوق پابہ زنجیر ہوئے۔

— ریفرنڈم کا عظیم فراڈ کیا گیا۔

— غیر جماعتی انتخابات کا ڈھونگ رچایا گیا۔

— وطن عزیز کو امریکی سامراج کی جھولی میں ڈال دیا گیا۔

— لوڈ شیڈنگ، پانی کی قلت اور اقتصادی تباہی پر ہم خاموش رہے مگر ظلم کی حد ہو گئی ہے۔ صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا ہے۔ مارشل لائی انتظامیہ کا اوچھا کام پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ذریعے عزاداری سید الشہداء پر پابندی۔

— ہم اب خاموش نہیں رہیں گے۔

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

The demands I have read out are all political in nature except the so-called restrictions on Azadari processions under Section(3) of the Police Act. It is a matter which has since been resolved as a part of the agreement on May 21, 1985, signed by the Government and the Moosvi Group. In terms of the said agreement, Government has undertaken not to give retrospective effect to the amendment in the Police Act and assured the Shia that Azadari processions traditional or licensed being taken out years to fore would not be affected. Frankly Sir, Ariful Hussain Group's current agitation, as among others, has the following three political connotations. First, it is an internal fight between the two Groups to caputre the leadership of the Shia Community:

Second; It is inspired, definitely, Sir, by foreign elements.

Third; It has the backing of disgruntled politicians within the country.

Sir, this is the information available with the Government. The Government stands committed to the implementation, in letter and spirit, of the agreement of May 21, 1985. The proposed Committee, including Cabinet Ministers, nominees of all important sects and legal experts have been constituted and we propose to announce it shortly to examine all the demands of the Shia Community raised from time to time by its various Groups including the Moosvi Group and Ariful Hussaini Group to identify the causes of the present unrest among the Shia Community and to suggest the remedial steps keeping in view the implementability of the suggested course of action.

Now, I assure Sir, the House, through you, that our overriding consideration will be to promote sectarian hormony and national cohesion. We are here to promote understanding and to eschew sectarianism and divisive tendencies. The Quetta incident is the result of a political movement. As for as the religious issues are concerned I have already submitted that we are going ahead to tackle the issues in cooperation with all concerned. Sir, this is my official statement. Now, may I say something that I feel in my heart. You see reference has been made that, may be, some officers are at fault or guilty of neglect of duty. I also assure the House that anyone found in the administration negligent or wanting shall be dealt with after the report of the inquiry Judge is received.

In the end, Sir, may I say that Iam a Muslim. I don't belong to any sect, I believe in لا إله الا الله محمد رسول الله and I believe in,

"اللهم صلی علی محمد و علی آلہ محمد"

Beyond that Sir, may I request, through you, and through this august House, to the Ulama-i-Ikram that they should watch the clouds on our horizon. They should watch the situation building up now round about

us. In view of the internal problems that we are facing, is it time today that we should indulge in this sectarian problems and create hatred between muslim and muslim. You see, Sir, the Ulama can play a very very great role and take very great part in this and I beg of them that they should not do hunting and they should not go after one an other, They should preach Islam in accordance with their own concepts. When we stand in Khana-i-Kaba. all of us pray to the same Kaba all of us pray after the Iman of Kaba. why can't we do it in Pakistan which is an Islamic State. Let us have fraternity, let us have love, let us have affection, let us forget whether one is Shia Wahabi, Sunni or what. You see, Sir, if the Ulama still indulge in this sectarianism then what could I say to them except:

؎ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

Thank you, Sir.

May I say Sir, one thing. I think the Minister for Water and Power has just recently come from quetta and if the House would like to hear his eye views or personal experience, with your permission, I have no objection. All I have to say I have said, Sir.

مولانا کوثر نیازی :۔ point of order Sir. جناب والا!
مجھے وزیر داخلہ کی statement کا بڑا پاس ہے۔ ان کا بھی بڑا پاس ہے۔ انہوں نے بڑا impressive Statement دیا ہے لیکن میں گذارش کروں گا۔ کہ رولز کے مطابق کارروائی نہیں ہوئی۔ رولز کے مطابق کارروائی کا طریقہ یہ تھا کہ جب admissibility پر اراکین مجلس نے اپنے دلائل دیئے تھے تو آپ وزیر موصوف سے یہ پوچھتے کہ وہ اسکے admit ہونے کے حق میں ہیں۔ جب وہ کہتے کہ ہاں اس کے حق میں ہیں۔ تو پھر آپ movers کو رولز کے مطابق اپنی اپنی قرارداد پر تقریر کرنے کا حق دیتے اور آخر میں وزیر داخلہ یہ statement ارشاد فرماتے۔ اب آپ نے اس میں بالکل مختلف طریقہ استعمال کیا ہے۔ ہمیں تو آپ نے صرف admissibility تک محدود رکھا کہ اس تک بات کرو۔ ہم اگر یہ بات بھی کرنے لگتے تھے۔ کہ جناب یہ جو فصل لہلہا رہی ہے یہ آٹھ سال مذہبی تنگ نظری کے بیج بوئے گئے اس کا نتیجہ ہے آپ نے ہمیں تو روک لیا۔ لیکن وزیر صاحب نے آدھ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت statement دینے میں صرف کیا۔ اب ایک اور وزیر صاحب جو ہیں وہ اپنی عینی شہادت پیش فرمانے لگے

[Maulana Kausar Niazi]

ہیں ۔ میں آپ سے صرف یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ آیا آپ نے اسے بحث کے لئے ایڈمٹ کر لیا ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے ۔ ازراہ کرم آپ اسے ایڈمٹ فرما لیں تاکہ اس مجلس کی یہ روایت بن جائے کہ پہلے سیشن میں ایک موشن تو ایڈمٹ ہو گیا ۔

Mr. Chairman: My difficulty was two fold, one was that considering the importance of this issue and the interest which it has generated and to what the honourable Interior Minister has described as heartending events, I wanted some discussions to take place on this without going into technicalities. If you want to go into the technicalities then, I am afraid, the motion may not be admissible. But in order to obviate the possibility of rejecting the motion and in order to give an opportunity to all the honourable Members without having to adjourn the House which in a sense has been adjourned for this one or one and a half hours discussion. Would you like........(Interruption).

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: May I say one word. It was completely in deference and respect to the House, that we agreed to discuss and I gave an official explanation. I would beg of Moulana Sahib that Members from Quetta en-bloc came to me and they said that' we understand the Government position and we would not like to discuss this question any further.'

Mr. Chairman: If we go actually......(Interruption)

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: I think, Sir, any more discussion at this time would not be in the in terest of. ....(Interruption).

Mr. Chairman:......Would be counter productive. The question, actually, before me is that it is essentially a Provincial subject, we can't run away from there. It is a law and order question, please. I don't think you have the right to speak, now. There is an Inquiry Committee going on under a Judge of the High Court, so it is quasi judicial or a judicial proceeding already underway. The rules very early prescribe what the position in those circumstances is.

An honourable Member: Point of Order, Sir.

Mr. Chairman: Yes, please, what is the point of order?

ایک معزز رکن : Point of order Sir. وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم en-bloc ان کے پاس گئے ہیں تو کم از کم میں ان میں سے نہیں ہوں پتہ نہیں کون en-bloc ان کے پاس گئے ہوں گے؟

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہ ہوا ۔ آپ اس میں نہیں گئے صرف اتنا آپ نے بتا دیا اور اسکو نوٹ کیا گیا ۔

So, the Motion, from the technical point of view, is not admissible but in order to, considering the importance, give an opportunity to every body..........(Interruption).

ایک معزز رکن: پوائنٹ آف آرڈر سر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کون لوگ گئے ہیں جن کا کوئٹہ سے تعلق ہے کون کون لوگ گئے ہیں؟ میں نہیں گیا ہوں۔ میرا بھی بلوچستان سے تعلق ہے۔ وہ کون کون سے لوگ تھے جو گئے ہیں ---؟

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, this is so important or something so un-Parliamentary, that some Members have come to me and that I should now, repeat their names. The question is that I beg of the House that in view of the problems confronting us let us....I think we have given the Government position, we have given the casualties to them and if they like to hear the eye view report of a Minister, alright otherwise, Sir, I would beg of the House that this is not the formula we are trying to achieve.

Mr. Chairman: I think, we are not encroaching on the time which was reserved for official business which we have to complete today. Already, half an hour for adjournment motions and admissibility discussion is over. But I repeat that I deliberately gave an opportunity to this august House and the honourable. Members to express their views on a matter which the Interior Minister himself had described as heart rending event other that this, perhaps, would obviate the necessity of having to give a technical ruling on this and to adjourn the House for subsequent discussion. considering also that we have taken two full days for discussing the internal situation and these events took place much before this discussion. So, on these basis, I think, this has to be ruled out of order under rule 71 (L) which says:

> "It shall not relate to a matter pending before any Court or any other authority performing judicial or quesi judicial functions".

So, let us seek a judicial inquiry which is there already under-way. So, the motions are ruled out of order, and let us take the normal business.

An honourable Member: Point of Order, Sir.

Mr. Chairman: Yes, please.

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب چیرمین: جی فرمائیے۔

جناب محمد طارق چوہدری: یہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ جو وزارت اطلاعات کے بارے میں تھا کہ انہوں نے ہمیں غلط اطلاع فراہم کی ہے۔ اس کے بارے میں کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین : جب تحقیق ہو گئی تو اس میں یہ بھی بات آ جائے گی کہ پی پی سی نے کیا کہا اور کسی اور نے کیا کہا۔

جناب محمد طارق چوہدری : لیکن ہمیں جو misguide کیا گیا ہے پورے ملک کو اندھیرے میں رکھا گیا ہے ۔ وزارت اطلاعات نے جھوٹ کہا ہے اور ان کی اطلاع کو خود وزیر داخلہ نے رد کیا ہے بلکہ اب جو وزیر اطلاعات صاحب نے اطلاعات فراہم کی ہیں - وہ بھی غلط ہیں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ہم یہ انتظار کر لیں کہ انکوائری رپورٹ کیا آتی ہے اگر اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ۔ تو آپ دوبارہ موشن پیش کر سکتے ہیں

جناب محمد طارق چوہدری : ۔ جناب والا! اس کا انکوائری سے کیا تعلق ہے انکوائری تو واقعات پر ہو رہی ہے ۔ لیکن جو واقعات غلط طور پر پیش کئے گئے ہیں اس کے متعلق میں کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : اس کا کیسے پتہ چلے گا کہ یہ واقعہ غلط رپورٹ ہوا ہے جب تک ہمیں معلوم نہیں ہو گا کہ صحیح واقعات کیا ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : یہ تو وزیر اطلاعات صاحب نے بتا دیا ہے جتنے آدمی ہلاک ہوئے تھے ۔ انہوں نے دو پولیس والے بتائے ۔ ۹ کی بجائے ۲ بن گئے اور تین کے بجائے ۱۳ ہو گئے ۔ اگر ان کی اطلاعات پر بھی بھروسہ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : ۔ ہمیشہ جب بھی وقوعہ کی پہلی اطلاع آتی ہے اس کی نوعیت کچھ اور ہوتی ہے ۔ مگر تفصیلی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پولیس والوں اور دیگر بدقسمت لوگوں کی اموات کتنی تھیں تو پھر اس بات پر بحث ہو سکتی ہے ۔ شکریہ جناب اقبال احمد خان صاحب !

CENTRAL LAW OFFICER, (AMENDMENT) ORDINANCE, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Thank you, Sir. Mr. Chairman, with your kind permission I beg to lay before the Senate the Central Law Officers (Amendment) Ordinance, 1985, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. Sir, in fulfillment of the requirement of the Constitution this Bill is not being introduced.

Mr. Chairman: The House notes that the honourable Minister has laid on the table of the House the Central Law Officers (Amendment) Ordinance, 1985, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

(Interruptions).

Mr. Chairman: We should made it available during the course of the day, I think, if it is not, it would be. Next.

An honourable Member: Sir, this is not being discussed in this Session.

Mr. Chairman: True, but they want copies, I think, they should be made available. They would be circulated. Next.

REPRESENTATION OF THE PEOPLES (EIGHTH AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your kind permission, I move on to the Legislative Business and the motion to amend the Representation of the Peoples Act, 1976 which is called the Representation of the Peoples (Eighth Amendment) Bill, 1985 and is already pending for consideration.

I will briefily state what this amendment is? Sir, sub-section (1) of Section 50 of the Representation of the Peoples Act, 1978 requires every contesting candidate to submit a return of his election to the Returning Officer. Of the recent elections several candidates had requested the President to dispense with the requirements of the limit on the election expenses as it had been exceeded due to the rising cost of printing etc. and the President had been pleased to accede to the request and to add a new sub-section (3) to the sub-section. Rule 41 of the Rules made under the Representation of the Peoples Act, 1976 contemplates that a Member of the National Assembly or a Provincial Assembly may subscribe to only one nomination paper for election to that Assembly either as a proposer or as a seconder. The Representation of the Peoples (Eighth Amendment) Ordinance, 1985 amended section 50 of the Representation of the Peoples Act, 1976 so as to disqualify, for membership of any Assembly, any Member, who subscribes to more than one nomination paper. The Bill seeks to place the aforesaid amendments on a permanent footing.

Mr. Chairman: Is the motion being opposed? Would any honourable Member like to express any view on it at this stage? Please, Mr. Javed Jabbar? Mr. Javed.

Mr. Javed Jabbar: Sir, while, of course, I realize my omission in not submitting a proposed amendment to this Bill earlier but I believe the matter is sufficiently relevant for me to be given an opportunity to make a comment. Sir, I believe that the omission of the Senate from this exemption would cause undue speculation as to this great favour bestowed upon the Members of the Provincial Assemblies or the National Assembly whereas the Senators are still required to submit election expenses. So, I would suggest for the law to be fair.

Mr. Chairman: I think that everybody had done it already.

Mr. Javed Jabbar: Yes, Sir, I know, but if this happens to be a law. Surely, when you discriminate between two elected bodies. Is not this a discrepancy in the law when you exempt one body and do not exempt the other, both at the Federal level.

Mr. Chairman: I think, it now has been *res judicata*. It has been decided already. But any way, any other view on the subject. Mr. Soomro:

Mr. Ahmed Mian Soomro: This is already a *fait accompli* and for the Senate also it is a *fait accompli*. But this Act, as they are amending, I think relates to the future also, as it is going to be a permanent law on the statute book. Does he mean to provide it only for that what has happened or he wants this amendment in the law, as amended, by this to be a permanent statute, Sir.

پروفیسر خورشید احمد: میرے خیال میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قانون میں جو بات کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص انتخاب میں اخراجات جو حد سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ انہیں کنٹرول کیا جائے گا۔ لیکن قانون یہ لایا جا رہا ہے کہ آئندہ اس چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر انصاف صاحب۔

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین، یہ امنڈمنٹ جناب پریذیڈنٹ صاحب کے اس فیصلے کے مطابق ہے۔ جو نیشنل اسمبلی کے منتخب اراکین سے ملاقات کے بعد انہوں نے فرمایا تھا۔ میں پریذیڈنٹ صاحب کا اعلان معزز ایوان کے معزز اراکین کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ اس دفعہ صورتحال الیکشن میں کچھ ایسی تھی لیکن آئندہ کے لئے انہوں نے پارلیمنٹ پر چھوڑا ہے کہ وہ اس مسئلے پر کوئی قانون بنائے جس کے ذریعے سے ریٹرن والی کنڈیشن اس طریقے سے قانون میں لائی جائے کہ اس پر عملدرآمد بھی ہو سکے۔ چنانچہ ان کے اعلان کے بعد یہ امنڈمنٹ اس قانون میں move کر رہے ہیں۔ لیکن بہت جلد قانون آپ کے مشورے سے واپس کیا جائے گا۔ ایک اور باضابطہ قانون آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ جس کے مطابق آئندہ انتخابات میں عمل کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین: گیلری میں موجود حضرات براہ مہربانی بالکل خاموش رہیں۔

جناب اقبال احمد خان : میں نے عرض کیا ہے کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں۔ اور مستقبل کے لئے باضابطہ قانون اس ضمن میں پیش کیا جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد : کیا اس قانون کے سلسلے میں بھی کوئی ایسی مجبوری ہے کہ جسے لازماً اسی سیشن میں پاس ہونا چاہیے۔ بہتر ہو گا کہ بار بار قانون لانے کی بجائے ایک ہی مرتبہ قانون لایا جائے

جناب اقبال احمد خان : جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ ۸ ایسے بل ہیں جن میں سے یہ آخری ہے۔ اس میں بھی آخری تاریخ ہے۔ یہی مجبوری ہے چونکہ اس پر ریٹرنز کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم اسے ایڈاپٹ نہ کریں تو یہ lapse ہو جائے گا تو یہ کافی الجھنیں پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ تمام ہاؤسز کو سوائے سینٹ کے ریٹرن فائل کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اور اگر یہ lapse ہونا ہے تو پھر ایسی الجھن ہو گی کہ قومی سطح پر ایک بحران پیدا ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Do I take it that the Government would be willing to undertake fresh legislation on this?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: We are going to do it.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order, Sir. Will not the fact of passing this Ordinance serve that purpose because this has already happend. So, if this Ordinance lapses, their purpose is served and for the future also the purpose is served.

Mr. Chairman: The action taken previously would be illegal. It is as obvious as that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is a *fait accompli* already.

Mr. Chairman: No, it is not *fait accompli* because it has been done under an enactment and if that enactment is not properly enacted then that action becomes illegal. So, we have to rectify that.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It would only lapse, not all what has been already acted upon under that Ordinance which was passed prior

to enforcement of this Constitution. This Ordinance was passed, as we discussed yesterday at length and I need not waste the time of the House, this Ordinance was passed at a time before the 23rd of March.

Mr. Chairman: But if the honourable Minister has given the assurance that they are looking into this and it will have to be allowed, which is practical, which is pragmatic and they would be taking the initiative themselves, there is no bar for any other honourable Member......(Interruption)

Mr. Ahmed Mian Soomro: I think, I have not made my point clear to you, Sir. We have no objection in accepting that point of view, and that of the Law Minister. But the question is that whether that is not automatically served.

Mr. Chairman: I do not think so.

جناب اقبال احمد خان: میں نے عرض کیا ہے اس قانون کو ہم نے appropriate تصور نہیں کیا اس لئے ہمیں ہر حالت میں نیا قانون بنانا پڑے گا جس پر عملدرآمد ہو سکے تو وہ آج Lapse ہی ہونے دیں اور اگر ان کا نقطہ نظر قبول کر بھی لیا جائے تو پھر بھی مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ہمیں ہر حال میں ایک نیا قانون بنانا ہو گا۔ اور وہ جلد آپکی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا انشاءاللہ

Mr. Chairman: So, we take up clause by clause reading of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, the Motion be put before the House.

Mr. Chairman: Item 3. The Motion before the House is:

"That the Bill further to amend the Representation of Peoples Act, 1976, to be called the Representation of Peoples (Eighth Amendment) Bill, 1985 as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause by clause consideration. There is an amendment moved by Mr. Soomro that the Bill should be referred to the Standing Committee for report.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am not pressing my Motion.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: That stage is over, Sir.

Mr. Chairman: He is not moving it at any rate. So, let us take clause 2. There is an amendment standing in the name of Mr. Soomro to this clause also. I hope you are not moving it.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am not moving it but I would like to know how does the Government say that I have no right to move it.

Mr. Chairman: No, you have the right.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: The earlier part. I am only submiting with regard to your amendments Nos, 1 and 2 and not about 3. You have the right to move your amendment No. 3.

Mr. Chairman: So, the question before the House is:

"That clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill Next, clause 3; again there is an amendment proposed by Mr. Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am not moving it.

Mr. Chairman: So, you withdraw it. The question before the House is:

"That clause 3 forms part of the Bill."

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4. There is no amendment to it. I think the question can be put straightaway. The question before the House is:

"That Clause 4 forms part of the Bill."

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. We take up preamble nomenclature and clause 1.

[Mr. Chairman]
The question is:

"That the preamble, nomenclature and clause 1 form part of the Bill."

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: The Preamble, nomenclature and clause 1 stand part of the Bill. Next, would you move?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your kind permission I move:

"That the Bill further to amend the Representation of Peoples Act, 1976, to be called the Representation of Peoples (Eighth Amendment) Bill, 1985 be passed."

Mr. Chairman: Would anybody like to speak at this stage?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, please let us know what is the idea behind bringing of more than one proposal because usually it is the number of seats; if there are two seats you can propose two persons. So, what was the object behind this amendment.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Which one, Sir?

Mr. Chairman: He is referring to 3-E. I think the idea was that some member might have proposed contrary to the rules.

جناب اقبال احمد خان :- جناب میں عرض کرتا ہوں کہ جو ہمارے الیکشن لاز ہیں۔ اس میں یہ دیا ہوا تھا کہ جو نامینیشن پیپر مخصوص نشستوں کے متعلق عورتوں کے تھے۔ اس میں تجویز کنندہ کے متعلق لکھا تھا کہ "میں ایک سے زیادہ کسی کو تجویز نہیں کروں گا، لیکن اس الیکشن میں کچھ معزز اراکین نے ایک سے زیادہ امیدواروں کو Subscribe کر دیا ہے [illegible] [illegible] کیا گیا ہے کہ صرف ایک ممبر بطور نمبر ایک ہی امیدوار کو subscribe کر سکے یا سیکنڈ کر سکے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: If there are more than one seats, you propose only one person but these elections had already finished, completed and results declared. That is why I was requesting you to point out.

جناب اقبال احمد خان: ایک سینٹ سے زیادہ کے علاوہ کسی جگہ ایک سیٹ تھی کسی جگہ ایک سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن کسی جگہ ایک ایک ہی سیٹ ہے تو سب کو universal بنانے کیلئے کیا گیا ہے

Mr. Chairman: The question before the House is:

"That the Bill further to amend the Representation of Peoples Act, 1976 to be called the Representation of Peoples (Eighth Amendment) Bill, 1985 be passed."

(The Motion was carried).

Mr. Chairman: The Bill is passed Next.

MEMBERS OF PARLIAMENT SALARIES AND ALLOWANCES (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: The motion before the House is:

"That the Bill further to amend the Members of Parliament Salaries and Allowances Act, 1974 that is called the Members of Parliament Salaries and Allowances (Amendment) Bill 1985, as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

سر اس میں جنرل کنونشن یہ رہا ہے کہ اس قسم کے بلوں پر ڈسکشن نہیں کی جاتی۔ یہ ممبروں کی سیلری اور الاؤنسز کے متعلق ہوتے ہیں۔ originally ۱۹۷۴ میں یہ ایکٹ بنا تھا جس میں ان کے کچھ privilege دیئے تھے اور اسکی ضرورت محسوس کی گئی کہ اب گیارہ سال کے بعد کچھ حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ ان کو revise کرنا چاہیئے۔ تو اس کے مطابق مختلف الاؤنسز کو revise کیا گیا ہے salary کو آج کے حالات کے مطابق revise کیا گیا ہے۔ اگرچہ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ دنیا کی دوسری پارلیمنٹوں کو دیکھا جائے تو اس کے مطابق ہم اپنے اراکین کو کچھ بھی سہولتیں نہیں دے سکے لیکن اپنے ملک کے حالات کے مطابق یہ کوشش کی گئی کہ ممبران کو کچھ ریلیف ملے تاکہ وہ بہتر طریقے سے اپنے علاقے کے کام میں مصروف ہو سکیں اور ہم قوم کی خدمت کر سکیں اس سلسلے میں اس سٹیج پر میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں اس ایوان کے معزز رکن احمد میاں سومرو صاحب سے کہ جن سے میں نے بہت زیادہ رہنمائی حاصل کی ہے۔ انہوں نے اس بل کی ڈرافٹنگ میں کچھ نقائص

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

اجاگر کئے ہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں یہ دراصل چار پانچ بل ۱۹۸۵ء میں ایک ہی طرح پاس ہوئے تھے ان کی ڈرافٹنگ میں کچھ نقائص ہیں۔ میں نے احمد میاں سومرو صاحب سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ واقعی ڈرافٹنگ میں کچھ غلطیاں ہیں اور ان بلز کے علاوہ بھی کچھ بل ہیں جو پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر اور ہمارے منسٹرز کے متعلق ہیں۔ ان سب کی ڈرافٹنگ کو دوبارہ چیک کروں گا اور جو جو غلطیاں ان میں پائی جائیں گی ان کی ترمیم کے لئے باضابطہ طور پر اس ایوان کو تکلیف دونگا انہوں نے اب ایک ترمیم بھی پیش کی ہے جو money bill میں آتی ہے، جس میں انہوں نے ٹیکس exemption کے متعلق کہا تھا اور آئین کے تحت وہ اس میں آ نہیں سکتا۔

میں ان کا واقعی شکر گزار ہوں۔ انہوں نے واقعی میری بہت رہنمائی کی اور بہت سی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اگرچہ اس بل میں ٹائم کی کوئی قید نہیں ہے اس کو ہم ڈیلے بھی کر سکتے ہیں اس کو واپس بھی بھیج سکتے ہیں۔ اس کو کمیٹی کے سپرد بھی کر سکتے ہیں لیکن اس خیال سے چونکہ ہماری اسمبلیاں معرض وجود میں آگئی ہیں اور تین مہینے سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ اراکین نے کام شروع کر دیا ہے اور جب تک یہ بل پاس نہ ہو۔ ان کے الاؤنسز کی ادائیگی کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے اور اراکین کو کچھ دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ تو ان حالات میں احمد میاں سومرو اور دیگر ارکان نے compassionate گراؤنڈ پر مہربانی فرمائی اور ہماری کوتاہیوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اس کام کو آگے بڑھانے میں بھی ہماری بے پناہ امداد کی ہے اگر وہ اجازت دیں تو ہم اس بل کو اسی طرح منظور کر لیں۔ تاکہ ہماری اسمبلیوں کے الاؤنسز کا کام ریگولیٹ ہو سکے اور اس کے بعد ان کی رہنمائی کے ساتھ اور ان کے مشورے کے ساتھ۔ ان میں اصلاح کی جو ضرورت ہوگی۔ انشاء اللہ وہ کی جائے گی۔

Mr. Javed Jabbar: The honourable Minister referred to the fact that the newly increased amount for Members of Parliament correspond favourably with the salary structure with other Parliaments.

Mr. Chairman: He said "we are not giving even a fraction what other Parliaments are giving to their honourable Members."

قاضی حسین احمد: میں اس بل کی مخالفت تو نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن میں اسی وقت

ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور یہ اس کا مناسب وقت ہے۔ اس کی وجہ سے اس ایوان کا وقار بھی بڑھ جائے گا اس کی وجہ سے ہم ایک اچھی مثال قائم کریں گے کہ ہم ایک سینیٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ (Senate Employees welfare Fund) قائم کریں اور جو سینیٹر خود اپنی تنخواہ نہیں لینا چاہتے وہ اپنی پوری تنخواہ اس میں دیں اور جو سینیٹر اسکا کچھ حصہ دے سکتے ہیں۔ وہ اس میں کچھ حصہ دیں اور اس کو چلانے کے لئے تین سینیٹروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے اگر ایوان کو یہ تجویز منظور ہے تو پھر مجھے اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے تو ہم اس اسٹیج پر یہ غور کر رہے ہیں کہ ممبران صاحبان کو تنخواہ کتنی ملے۔ پہلے اس کا تعین ہو جائے، پھر جو صاحبان اپنی تنخواہ ویلفیئر فنڈ میں دینا چاہتے ہیں دیں.... (مداخلت)

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! اسی کے ساتھ متعلق ہے اس لئے کہ اگر ہم اپنے پہلے اجلاس میں تنخواہوں کے اضافے کے بل پاس کرتے رہیں تو قوم کے سامنے ہمارا جو وقار ہے وہ بڑھے گا نہیں۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی یہ تجویز بھی سامنے آنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: کوئی اور صاحب اس پر بولنا چاہیں گے جناب فنانس منسٹر صاحب۔

Dr. Mahbubul Haq: On this particular issue the honourable Senator may consider whether he likes to bring a separate Bill before the House and if there is enough support for it then we shall certainly consider it.

Mr. Chairman: I think it will not require a Bill but it will certainly require a resolution or motion because this will be voluntary whoever wants to forego the receipt of salary, etc. they can do so.

Dr. Mahbubul Haq: Exactly, Sir, he can bring a motion separately. That will be considered on its own merit depending on the support that it receives from the House.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں قاضی صاحب مناسب طریقہ یہی ہے کہ پہلے ان تنخواہوں کا تعین ہونے دیں۔ اور پھر علیحدہ ایک موشن یا ریزولیوشن کی فارم میں اس کو لے آئیں۔ اور جو پوائنٹ آپ کہہ رہے ہیں اس میں بہت وزن ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! پھر آپ مجھے یہ اجازت دیں تاکہ میرا وہ بل پھر قرعہ اندازی کی نذر نہ ہو جائے۔ کیونکہ میری جو پانچ قرار دادیں ہیں۔ نوراقرعہ تو خیر میں نہیں کہوں گا۔ وہ شاید غیر پارلیمانی ہے وہ قرعہ اندازی کی نذر ہو گئی ہیں۔ اور اگر یہ بھی اس کی نذر ہو گیا تو... (مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ قرار داد حکومت خود لا سکتی ہے جب کہ قرعہ اندازی نہیں ہوگا پھر اس میں تو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

Mr. Javed Jabbar: Is there an urgency to the passing of this Bill?

Mr. Chairman: The honourable Minister has explained already. The Members are waiting for their salaries to be disbursed. Now, I put the question. The question before the House is:

"That the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974, to be called [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill. 1985] as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: We take up clause by clause consideration. The amendments having been withdrawn. I will put it to the House straightaway. The question is:

"That clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. In clause 3, the amendment suggested by Mian Ahmed Soomro having been withdrawn I put the question to the House. The question is:

"That clause 3 forms part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4. There is no amendment. The question is:

"That clause 4 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5. The question before the House is:

"That clause 5 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 5 stands part of the Bill. Clause 6. The question is:

"That clause 6 stands part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Chairman: Clause 6 stands part of the Bill. The question before the House is:

"That clause 7 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 7 stands part of the Bill. The question is:

"That Clause 8 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 8 stands part of the Bill. The question before the House is:

"That clause 9 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 9 stands part of the Bill. Motion moved. The question is:

"That the preamble, the title and clause 1, form part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move:

"That the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1985], be passed."

Mr. Chairman: The question is:

"That the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1985] be passed."

(*The Motion was adopted*)

Mr. Chairman: The Bill is Passed.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! آپ کی اجازت سے میں آپ کا اور اس معزز ایوان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ان قوانین کی ترتیب کے سلسلے میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا اور جن خامیوں کی نشاندھی کی میری اس سے بہت رہنمائی ہوئی اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ میں کوشش کروں گا کہ کوئی خامی کسی چیز میں نہ رہے لیکن انسان چونکہ خطا کار ہوتا ہے اور غلطی ہو جاتی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ وہ اسی شفقت کے ساتھ میری رہنمائی کرتے رہیں گے اور اس تھوڑے وقت میں جو حالات کی مجبوری کی وجہ سے انہیں دیا گیا یہ کوشش کریں گے کہ آئندہ انہیں کافی وقت ملے تاکہ وہ زیادہ غور و فکر کے ساتھ اور صحیح طور پر قوانین تدوین کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ ایک دفعہ پھر میں آپ کا اور ان معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان قوانین کے منظور کرنے کے دوران، جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے اس کا پوری طرح جائزہ لیا جائے گا اور ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے تمام قوانین میں جو ضروری ترامیم تصوّر کی جائیں گی یا جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ اگر کسی قانون میں اسلامی نقطہ نظر سے شک و شبہ کی بات ہوئی تو اسے دور کرنے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی۔ بہت مہربانی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I would like to joint you in the expression of these sentiments for the cooperation which the august House and the individual Members have extended to the Chair in the consideration of these Bills and the passage of these Bills. Thank you very much. Now we take up the next motion. Dr. Mahbub-ul-Haq Sahib.

MODARABA COMPANIES AND MODARABA (FLOATATION AND CONTROL) (AMENDMENT) BILL, 1985

Dr. Mahbubul Haq: With your kind permission I beg to move:

"That the Bill further to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [The

Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985,], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Sir, the basic purpose is that the Modaraba Companies have been, now, established and floated to islamize the banking system. They have had a good deal of success. We have provided in the law that their paid-up capital should be 5 million or, otherwise, 50 lacs. Under this we already, have about 5 Companies registered as Modaraba Companies and 13 others have been recognized to be as performing the purpose of Modaraba, though not registered as Modaraba. Sir, the idea was that in order to give further chance to those who do not have much capital resources, we may lower the limit of paid-up capital from 50 lacs to 25 lacs to encourage that there should be more Modaraba Companies in the country. This is the only amendment that is being suggested.

Mr. Chairman: Thank you. Motion moved is

"That the Bill further to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980)[The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The Motion was adopted.)

Mr. Iqbal Ahmad Khan: This Bill goes to the Standing Committee automatically because........(Interruption).

Mr. Chairman: Under our rules the Bills which are received from the National Assembly, would have to be dealt with differently and they do not go to the Standing Committee.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: For this purpose if any Member so wishes he can move an amendment, under rule 106. As no such Motion has been received, therefore, this cannot be referred to the Standing Committee.

Mr. Chairman: Any other view. Then we take up clause by clause reading of the Bill. There is one amendment to Clause 2 which is the first to be considered by Professor Khurshid Ahmad Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں آپ کی اجازت سے یہ ترمیم move کرتا ہوں کہ بل کی شق ۲ کی تیسری اور چوتھی سطور میں آنے والے الفاظ "اڑھائی بلین" کو الفاظ "ایک سو ہزار" سے بدل دیا جائے۔

Dr. Mahbubul Haq: I will like to oppose it at the moment.

Mr. Chairman: I think the right goes to Professor Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : دراصل جناب والا! یہ پہلا موقع ہے کہ اس نہایت اہم اور ایک نئے تصور یعنی مضاربہ کمپنیز پہ ہم اس ہاؤس میں گفتگو کر رہے ہیں اور حکومت کو بھی یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ اس تصور کے بارے میں کم از کم تبادل آرا کو سن سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مضاربہ کمپنیوں کے قیام کا قانون ایک بڑا اہم قانون ہے اور موجودہ اسلامی دنیا میں پاکستان میرے علم کی حد تک، پہلا ملک ہے جس نے جدید قانون سازی کے ذریعے ایک اسلامی تصور کو ملک کے معاشی نظام کا حصہ بنانے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش بڑی قابل قدر ہے لیکن جس طرح ہر بل کے بنانے میں مشکلات ہوتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ قانون بنایا ان کی بھی کچھ مشکلات تھیں اور جن کی عکاسی اس قانون میں پوری طرح عیاں ہوتی ہے۔

میری تجویز بڑی مختصر سی ہے کہ میں ۲۵ لاکھ کو ایک لاکھ سے تبدیل کرا رہا ہوں۔ اس کے پیچھے جو تصورات کام کر رہے ہیں ان کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ بدقسمتی سے مضاربہ کمپنی کو بھی مغرب کا جو لمیٹڈ لائبیلٹی کمپنی جائنٹ سٹاک کمپنی کے بارے میں جو تصور تھا اسی context میں ہمارے قانون بنانے والوں اور معاشی پالیسی بنانے والوں نے سوچا اور کم و بیش اسی چربے پر اس کو بنانے کی کوشش کی جبکہ ان کے سامنے جو مسئلہ تھا وہ بڑا بنیادی تھا۔ وہ یہ تھا کہ جس طرح سرمایہ دارانہ نظام نے جائنٹ سٹاک کمپنی کا ایک ادارہ develop کیا جس کے ذریعے سے سرمایہ دارانہ نظام کو ایک انسٹی ٹیوشنل سٹرکچر مل گیا کہ وہ وسائل کو mobilize بھی کر سکیں اور اس کے بعد اس کو investment کے لئے استعمال بھی کر سکیں۔ جب اشتراکی ممالک نے نیشنلائز کیا ہے تو انہوں نے اسی کی مناسبت سے ایک پلاننگ انسٹی ٹیوشن کو develop کیا اور اس کے ذریعے سے پورے پرائیویٹ سیکٹر کو institutionalize کیا۔ مثلاً یوگوسلاویہ میں جب خود ایک نیشنلائزڈ نظام میں مینجمنٹ فریڈم لانے کی کوشش کی تو انہوں نے ایک نیا انسٹی ٹیوشنل سٹرکچر ڈویلپ کیا۔

دراصل مضاربہ بھی ایک بنیادی انقلابی اقدام تھا جو بدقسمتی سے جائنٹ سٹاک کمپنی کے سپر سٹرکچر پر لگا دینے کی وجہ سے بے معنی ہو کر رہ گیا۔

دراصل اسلام کا بنیادی تصور یہ ہے کہ سرمایہ اور محنت اور صلاحیت ان دونوں کو مل کر کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ سرمایہ دارانہ نظام کی کوشش یہ تھی کہ سرمائے کو ہر تحفظ حاصل ہو۔ اس لئے انہوں نے سود کو اپنے پورے نظام کی بنیاد بنایا اور سرمائے کو تحفظ دیا۔ نتیجتاً لیمیٹڈ لائیبلیٹی کی اصل کوشش یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے سرمائے کو تحفظ حاصل ہو۔ اس لئے سود کے نظام کی اصل اہمیت یہ ہے کہ جو بھی نفع یا نقصان ہو اسے عاملین پیداوار بھگتیں لیکن سرمائے کو ایک محدود، ایک متعین، ایک محفوظ ریٹرن مل جائے۔

اسلام نے اس کے مقابلے میں جو تجارت کا طریقہ تجویز کیا ہے منجملہ اور طریقوں کے ان میں سے ایک مضاربہ ہے۔ اور مضاربہ کی بنیاد یہ تھی کہ سرمایہ اور محنت مل کر کام کریں۔ لیکن اس میں جو نقصان ہوتا ہے وہ محنت برداشت نہیں کرتی۔ میں دھراتا ہوں کہ مضاربے کا بنیادی تصور ہی یہ ہے اگر نفع ہوتا ہے تو اس صورت میں سرمایہ دینے والا اور محنت کرنے والا دونوں شریک ہوتے ہیں۔ اگر نقصان ہوتا ہے تو اس صورت میں پورا نقصان اہل سرمایہ پر پڑتا ہے۔ محنت پر نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ محنت کے بارے میں یہ خسارہ کافی سمجھا گیا ہے۔ جو اس نے اپنا وقت لگایا اور اس نے اپنی صلاحیت استعمال کی۔ اور اگر نفع نہیں ہوا تو یہ اس کا نقصان رہا ہے۔ یہ بڑا بنیادی تصور ہے اور اس تصور کی روشنی میں ہمیں پھر ایک نیا سٹرکچر بنانا ہے۔ ہمیں نئے تجارتی ادارے بنانے ہیں۔ ہمیں اپنے عوام کے اندر ایک نیا احساس پیدا کرنا تھا کہ نیا ادارہ ہمارے آج کل کے نظاموں سے کتنا مختلف ہے۔ اور اس کو کسی طریقے سے کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ یہ محض اس طرح نہیں ہے جس طرح کہ آپ کی پبلک لیمیٹڈ کمپنیاں ہیں۔ چونکہ ہمارے قانون میں یہ تھا کہ پرائیویٹ کمپنی پچاس لاکھ کے سرمائے سے زیادہ نہیں لگا سکتی ہے۔ اگر پچاس لاکھ سے زائد سرمایہ ہو تو اسے پبلک لیمیٹڈ کمپنی بنانا پڑے گا۔ ہم نے بھی مضاربے کو پبلک لیمیٹڈ کمپنی کی شکل دینے کی کوشش کی۔ اور پچاس لاکھ کی حد اس کے لئے مقرر کر دی۔ حالانکہ مضاربے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ملک کا عام انسان ایک محنت کار، ایک انجینئر، ایک ڈاکٹر جس کے پاس وسائل نہیں۔ چھوٹی سطح کے اوپر ریسورسز کو موبلائیز کرے۔ اور اس طرح تجارت کی ایک نئی شکل وجود میں آئے۔

ہم نے جو کچھ بنایا ہے وہ محض سرمایہ داروں کے لئے ہے۔ زیادہ پیسے والوں کے لئے بنکوں کے لئے، ایک ادارہ ہم نے بنا دیا جس طریقے سے کہ ہمارے پاس پبلک لیمیٹڈ کمپنیاں تھیں۔ اس نے دراصل

[Prof. Khurshid Ahmed]

اس تصوّر کو kill کر دیا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کا مسئلہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی معاشی پالیسی کے اندر مغرب کے دیئے ہوئے تصوّرات اور ان کے تجربات پر تکیہ کیا ہوا ہے۔ مکھی پہ مکھی مارتے ہیں۔ اور جو ہمارے مسائل ہیں اور ہمارے حقیقی مزاج ہیں۔ آخر اس مضاربہ کی بنیاد پہ تقریباً دوسو سال پہلے تک ، مسلمانوں کی تاریخ میں بارہ سو سال تک اس پر ادارے چلے ہیں۔ اور بڑی کامیابی سے چلے ہیں۔ لیکن ہم نے سوچا کہ ہم اپنے حالات کے مطابق اس کو کیسے re-create کریں۔ بلکہ ہم نے سارا نظام وہی بنایا ہے۔

میں دوسری بات کہتا ہوں کہ مضاربے میں ہر معاملے کے اندر رب المال اور مضارب دونوں کا مشورہ اور ان کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے لیکن آپ نے پورے قانون کا سٹرکچر ، خواہ وہ ٹریبونل ہو خواہ وہ رجسٹریشن ہو ہر ایک کے اندر آپ نے رب المال کو بالکل exclude کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ پبلک لیمٹڈ کمپنیوں میں Share-holder کی پوزیشن کو ایک پرائیویٹ لیمٹڈ کمپنی میں ایک شیئر ہولڈر کی پوزیشن بھی آپ نے نہیں دی۔ میں نے جو معمولی سی امنڈمنٹ دی ہے اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ نے مضاربہ کمپنی کے مقصد کو نہیں سمجھا۔ نتیجتہً جو سٹرکچر آپ نے بنایا ہے وہ سرمایہ دارانہ نظام کا سٹرکچر ہے۔ اس میں مضاربہ کا نظام کامیاب نہیں ہو سکتا اس کے لئے آپ کو ایک نیا سٹرکچر بنانا پڑے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج اس قانون کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن صرف دو مضاربے فلوٹ (float) ہوئے ہیں۔ اور وہ دونوں کے دونوں کہاں پر ہوئے ہیں ایک بنک آف ایکوئیٹی نے کیا ہے جو بارہ لاکھ والے فلیٹس بنانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ اور دوسرا اب حبیب گروپ لا رہا ہے۔ یہ مضاربے کے تصوّر کی ناکامی نہیں ہے۔ یہ اس بات کی ناکامی ہے کہ آپ کے قانون نے مضاربے کے تصوّر کو سمجھا نہیں ہے۔

میں یہ بھی بات عرض کرتا ہوں کہ آپ کی پوری ڈیویلپمنٹ سٹریٹجی میں زور اس پہ ہے کہ آپ jobs create کریں۔ لیکن جاب کا تصوّر آپ کا یہ ہے کہ وہ افراد جو ملازمت اختیار کریں۔ جبکہ اسلام جو معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے وہ ملازمت والا معاشرہ نہیں ہے۔ اسلام کے معاشرے میں لوگوں کی آزادی ، اس بات کی کوشش کہ وہ نفع نقصان میں شریک ہوں۔ وہ چھوٹا کاروبار کریں بڑا کاروبار کریں درمیانہ کاروبار کریں لیکن اس طرح کریں کہ وہ active participants ہوں۔ یہ معاہدے کا بالکل ایک نیا نقشہ اور معیشت کا بالکل نیا اصول ہمیں دیتا ہے۔ لیکن

بدقسمتی سے جو آپ نے کیا ہے اس میں پورے کا پورا تصوّر ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ فی الحقیقت اس ملک میں معاشی کوشش کو نئی opportunities کو ان نئی شکلوں میں لانا چاہتے ہیں جو اسلام نے بتائی ہیں۔ جس میں مضاربہ ایک بنیادی شکل ہے تو آپ کو اسے عام آدمی کے لئے فراہم کرنا ہوگا۔ اور آپ کی یہ پابندی کہ پانچ لاکھ سے کم سرمائے کے اوپر مضاربہ کمپنی وجود میں نہیں آ سکتی ہے تو اس میں دراصل اس تصوّر کو سٹل برتھ دی۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خود آپ کی پرائیویٹ لیمیٹڈ کمپنیز جو ہیں ان کے لئے کوئی کم سے کم سرمائے کی حد دیں۔ اور اگر آپ اس کا شیڈول مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ جو مثالیں دی گئی ہیں وہ بیس ہزار روپے کی بنیاد پر دی گئی ہیں۔ آپ کے جو سمال سکیل انسٹی ٹیوشنز ہیں ان کے لئے میکسیمم لمٹ ڈیڑھ لاکھ کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ افراد جو ایک لاکھ پچاس ہزار یا ڈیڑھ لاکھ کا سرمایہ فراہم کر سکتے ہیں وہ اس بنیاد پر کام کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ نے "قانون کے ذریعے سے مضاربے کی بنیاد پر کام کرنے کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے کہ مضاربے کا قانون صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ کوئی ایسی کمپنی مضاربے کا کام نہیں کر سکتی۔

I read out Section 4:

"No company to operate without registration. No Modaraba Company shall operate without registering itself with the Registrar."

اور رجسٹر آپ ہو سکتے ہیں جب کہ آپ کے پاس پچاس لاکھ کا سرمایہ ہو یا کم سے کم آپ پچیس لاکھ کریں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بنیاد پر اس ملک میں مضاربے کا نظام کبھی نہیں آ سکتا۔ مضاربے کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک عام آدمی کو کم وسائل والے آدمی کو آپ یہ چیزیں فراہم کیجئے۔ یہی وہ روایت تھی جو دور اوّل میں قائم ہوئی اور آج اسی کو ہمارے ملک کو ضرورت ہے۔

اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آپ سرمایہ دارانہ صنعت کاری کے اصول کی بنیاد پر جتنا سرمایہ لگا کر نئے jobs create کر رہے ہیں جو آپ کی لیبر فورس میں اضافہ ہو رہا ہے یا آپ کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے ان کو آپ روزگار فراہم نہیں کر سکتے۔ آپ کے ہاں بے روزگاری ہے اور اس سے زیادہ بڑا معمہ یہ ہے کہ آپ کی ورکنگ لیبر فورس میں جو پوٹینشل ہے اور جو ایکچوئیل لیبر فورس ہے دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اگر میں ۲۸۲ کے census کو لوں تو آپ کے پاس انتیس ملین وہ افراد

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہیں جو ورکنگ ایجز کے اندر آتے ہیں ۔ لیکن ایکچوئیل آپ کی جو لیبر فورس ہے مردوں کی وہ صرف اکیس ملین بنتی ہے اور میرا ایک مقصد یہ ہے کہ دراصل ایک بڑا طبقہ موجود ہے جو کام کرنا چاہتا ہے لیکن آپ کی لیبر فورس کی تعریف میں نہیں آتا ۔ لیکن مضاربے کا یہ کنٹربیوشن ہوگا کہ ان تمام افراد کو ہم اکنامیکلی ایکٹو بنا سکیں گے ۔ اس لئے میں آپ کو اس مقام پر لانا چاہتا ہوں جہاں معمولی وسائل والے افراد بھی مضاربے کے دائرے میں کام کر سکیں ۔ اور اس طرح ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مضاربہ کی کمپنیاں وجود میں آ سکتی ہیں ۔

آپ کا یہ خیال کہ اس طریقے سے mismanagement کا خطرہ ہے تو مجھے پتہ ہے کہ جس وقت یہ قانون بن رہا تھا اس وقت پرائیویٹ کمپنیوں کا بیک گراونڈ ہمارے سامنے تھا اور فطری طور پر کچھ احتیاطیں برتی گئیں ۔ آپ قانون ضرور بنائیے ، ریگولیٹ ضرور کیجئے ۔ لیکن موقع دیجئے آبادی کے اس طبقے کو وسائل والے افراد کو جو فی الحقیقت اس ملک کی اصل backbone ہیں جن کی بنا پر آج آپ کا انفارمل سیکٹر کام کر رہا ہے ۔ بڑے بڑے سرمایہ دار مضاربے کی بنیاد پر کام نہیں کریں گے ۔ اس طرح یہ معاملہ ختم ہو کر رہ جائے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ از سر نو غور کریں ۔ یہ معاملہ کسی گروہ کا نہیں ہے ۔ کسی پارٹی کا نہیں ہے ۔ حکومت کی ہم مدد کرنا چاہتے ہیں انسٹیٹیوشنز کو ہم کامیاب بنانا چاہتے ہیں ۔ اس لئے وزیر خزانہ اس تجویز کو منظور کریں یا سوچیں کہ کس طرح وہ اپنے پورے مضاربہ کے قانون کو re-caste کریں تاکہ فی الحقیقت یہ ایک مؤثر ادارہ بن سکے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would respectfully draw your attention to rule 105 of the Rules of Procedure and then we may suspend it in order to carry on with this. Sir, on the day on which such Motion, that means the motion for taking into consideration which we have passed today, is made or on any subsequent day on which the discussion is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed but the details of the Bills shall not be discussed other than that is necessary to explain its principles. So, let us suspend this rule and then carry on further.

Mr. Chairman: Your are speaking on his amendment.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am saying whether we can go further on the stage of consideration in view of rule 105.......(Interruption)....

Mr. Chairman: It is not a question of suspension. The motion was moved. It was carried out and now we have taken the second reading or the clause by clause reading.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, will you bye-pass the rule 105?

Mr. Chairman: No, we have not bye-passed any rule, but, actually, the motion was put and the principles and the general provisions of the first reading were discussed. The hounurable Minister for Finance has explained that no discussion took place on this but here Prof. Khurshid Sahib has taken the opportunity of his amendment to speak on its importance, that is why he is proposing this. This is perfectly in order and, I think, there is no departure from the rules.

Dr. Mahbub ul Haq: Thank you, Sir. The Government is fully in accord with the sentiments that Professor Khurshid Ahmed has expressed so ably and comprehensively on the subject of not only Modaraba but also the Islamization of the economy. What we are discussing is not the structural weaknesses of Modaraba Companies but the amendment that has been moved now about the lowering of capital. The revised capital should be equal to 5 lacs instead of 50 lacs. The amendment is that it should be lowered further to one lac Rupees.

Sir, here the problem is that there are two contrasting obligations on the Government. One, of course, is that we do wish to step up further the process of setting up more and more Modaraba Companies and as such the lowering of the paid up capital limit will help that process. But there is an equal obligation Sir, on the Government and on the Senate, that we have to take all those measures which are necessary to protect the capital, the money of the people that is being put in these Modaraba Companies. We are responsible for monitoring the Modaraba Companies. We are ultimately responsible for the financial strength and the help of Modaraba Companies and, as such, Sir, the Governmnt attitude is that we should go towards progressive islamization of the economy and approach this step by step and monitor and discuss each step so that no major mistakes are made which may prove contra-productive and cause a reversal of the of the process.

It is in that spirit Sir, that we are suggesting now that as a next step we should have the limit from 50 lacs to 25 lacs. But my request to Professor Khurshid Ahmed would be, let us do it in the first instance, and see what is the experience over the next year. We shall monitor it and we shall be prepared to bring that experience before the House and in the light of that if it is felt that we should go even further and lower the limit even below 25 lacs we shall be prepared to consider it as well as other structural

[Dr. Mahbubul Haq]

weaknesses in the Modaraba Companies Acts. We would very much like to seek the views of Professor Khurshid Ahmed and others present in the Senate and see what improvement can be made both in the operations of these Modaraba Companies as well as in this Act in future.

This, Sir, is a continuing process, there is no finality to the process. All that we want to do is to be little careful and conscious so that all the steps are properly established and there are no unfortunate mistakes for reversal. Sir, we have brought this amendment in Modaraba Companies for further lowering the paid up capital Sir, we shall discuss separately with the Members and in due course of time, will bring the experience of Modaraba Companies particularly of those which are established now under this lowering of limit and then we shall be guided by the sentiments of this House as to what further improvements or changes we should make in the Act. Sir, with the great respect, I request Professor Khurshid Ahmed not to insist on his amendment, at this stage, and enable us to take next step to at least halve the limit of the paid up capital.

قاضی عبداللطیف: گذارش یہ کہ جناب پروفیسر صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے اور اس پر جو انہوں نے دلائل دیئے ہیں وہ اسلام اور شریعت کے مطابق دیئے ہیں۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے بھی یہ فرمایا ہے کہ ہم اسلامائیزیشن کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم سرمائے کا تحفظ بھی کرا رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ہماری ضمانت اس میں بھی نہیں ہوگی۔ میں گذارش کروں گا کہ سرمائے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ جس طریقے سے پروفیسر صاحب نے نشاندہی کی ہے۔ آپ نے محنت اور مزدوری کا تحفظ بھی کرانا ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ پروفیسر صاحب کی ترمیمات کی تائید کروں گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میری مشکل یہ ہے کہ میں ان موضوعات کو کوئی debate کی چیز نہیں بنانا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد حکومت کی مدد کرنا ہے لیکن حکومت کو بھی یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس قسم کی وہ ترمیم لائے ہیں۔ اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیا وزیر خزانہ اس امر پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں گے کہ بجائے اسکے کہ اس amendment کو withdraw کر لیں یا reject کر دیں یا قبول کر لیں وہ سینٹ کی ایک ایسی کمیٹی بنا دیں کیوں کہ اس میں کوئی urgency نہیں ہے۔ ایک مہینے کے اندر اندر اسکو examine کر کے وہ تجاویز دے دیں اور پھر ترامیم لائیں۔ ہم ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ

یہ دراصل اپنے اثرات کو پورا کر سکے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس کے لئے ہر سال تھوڑی ترامیم کرتے رہیں لیکن یہ ہے کہ اس کے بھی ایسے اثرات ہو سکتے ہیں کہ وہ اس پر مؤثر ہو سکیں

Mr. Chairman: Has the honourable Minister followed the proposal made by Professor Khurshid Ahmed?

Dr. Mahbub ul Haq: Yes, as I understand, the proposal is that Professor Khurshid Amed will not insist on this amendment, at this stage, if we are willing to consider it during the course of implementation.

Mr. Chairman: Provided you are prepared to set up a Committee of the Senate to go into the details of the Modaraba Companies Act and bring a more comprehensive law on the subject. I believe, this is what Professor Sahib has said.

Dr. Mahbub ul Haq: I shall be quite prepared for that Sir, since it is meant for the Government to be guided further on the issue so, if the House enables us to take this particular step at this stage we are quite prepared that there should be a Senate Committee on the whole issue of the Modaraba Companies to guide us.

Mr. Chairman: So, in view of this assurance and as the Government is willing to set up a Committee of the Senate to go comprehensively into the whole question of Modaraba Law, are you prepared to withdraw this?

Professor Khurshid Ahmed: I would be extremly happy to do that provided they are prepared to form the Committee within a month.

Dr. Mahbub-ul-Haq: We shall be prepared to do that, Sir.

Mr. Chairman: Then, I take it that the amendment has been withdrawn.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No, Sir, this permission is to come from the House to withdraw the amendment.

Mr. Chairman: This actually concerns Professor Khurshid Ahmed. We would now put it to the House.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! ایک گذارش ہے جب وہ کمیٹی منظور کرے گی تو اس پر کیوں زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اس وقت جو قانون خامیوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ اُس کو اسی وقت منظور کر لیا جائے۔ اس کو سینٹ کی کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس میں خامیاں نہیں ہیں۔ اس کو further اصلاح کے لئے کمیٹی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ ایک ملین سے یا اڑھائی ملین سے کوئی مضاربہ کمپنی Set up ہو سکے تو اس کو کیوں ... (مداخلت)...

ڈاکٹر محبوب الحق:۔ اس وقت اس کا اصل سرمایہ ۵۰ لاکھ ہی ہوگا۔ جب تک اس کو تبدیل نہیں کرتے ۔ اس کو کم از کم ۲۵ لاکھ کر دیں۔ بعد میں اور تبدیلیاں بھی لے آئیں گے۔

Mr. Chairman: Does the House permit the honurable Member to withdraw the amendment.

Many Honourable. (The motion was carried)

Mr. Chairman: So, the amendment stands withdrawn.

Now, I put, the question with regard to Clause (2):

"That Clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 stands form of the Bill. We take up the Preamble, the Short Title and Clause (1) The question is:

"That the preamble the short title and Clause (1) form part of the Bill."

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The preamble, short title and Clause 1 stand part of the Bill.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, with your kind permission, I beg to move:

"That the Bill further to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill 1985], be passed."

Mr. Chairman: I hope there is no further discussion on it, I can put the question. The question is:

"That the Bill further to amend the Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) Ordinance, 1980 (XXXI of 1980) [The Modaraba Companies and Modaraba (Floatation and Control) (Amendment) Bill 1985], be passed."

(The Motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill is passed Next.

EMPLOYEES COST OF LIVING (RELIEF) (AMENDMENT) BILL, 1985

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, with your kind permission, I beg to move that the Bill........(Interruption).

Mr. Chairman: The Bill has already been introduced. I think, you don't have........(Interruption).

Dr. Mahbub ul Haq: I don't have to say that it should be taken into consideration?

Mr. Chairman: No, I think, it has already been introduced. You have to say a few words on........(Interruption).

Dr. Mahbub ul Haq: Basically, Sir, this Bill provides for an increase of 13.5 per cent in the wages of the workers who are covered under the Employees' Cost of Living (Relief) Act, 1973.

Mr. Chairman: Yes, please.

An honourable Member: I Is Minister entitled to sit in the Gallery?

Mr. Chairman: Is there something wrong with that?

Sorry for the interruption.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, the Cost of Living increases were given to the employees previously in the years 1973,1974, 1975 and 1980 and 1981. In view of the pressure of inflation on real wages of employees in the private sector, the Government has moved an amendment in the Employees' Cost of Living (Relief) Act, 1973, suggesting that 13.5 per cent increase should be made in the wages of these employees who are getting below Rs. 1500/- p.m. It also provides that if the increases have been made already through the bargaining agent or through an award after 1st January, 1984 and the said increases fall short of the proposed increase of 13.5 per cent the balance would be paid now. This amendment, Sir, is to provide a legal cover to this proposal. Let me also suggest that similar increses have been given to Government employees getting salary below Rs. 1500/- per month. This is the intention of the Bill.

Mr. Chairman: Will you give your views, at this stage, on the principles and general provisions of the Bill.

Dr. Mahbub ul Haq: No, Sir.

Mr. Chairman: No. Then we take up the clause by clause reading of the Bill

Clause (2). There is an amendment moved by Prof. Khurshid Ahmad in Clause (2). Would you like to move your amendment?

Professor Khurshid Ahmed: Yes, I would like to move it.

Mr. Chairman: Right.

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔

کلاز ۶ میں پروائزو سے پہلے یہ اضافہ تجویز کیا جائے "اس طرح ان افراد کو جن کی تنخواہ ایک ہزار پانچ سو روپے سے کم ہے ان کو ۱۳۶۵ یا پانچ فیصدی کے حساب سے اضافہ دیا جا رہا ہے. وہ افراد جن کی تنخواہ اس سے زیادہ ہے. ان کے ویجز بھی دس فیصد کے حساب بڑھائے جائیں"

Mr. Chairman: I think, let us ask the honourable Minister whether he opposes it.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, I would like to oppose it with great regret.

Mr. Chairman: Would you kindly explain it?

پروفیسر خورشید احمد : میں اپنی ترمیم کے حق میں مختصراً چند الفاظ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

پروفیسر خورشید احمد : پہلی چیز یہ ہے کہ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے آپ یہ دیکھیں گے کہ یہ قانون دراصل پرائیویٹ سیکٹر سے متعلق ہے۔ اور یہ اقدام حکومت کا ہمارے لئے قابل قدر ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کو جو سہولتیں دے رہی ہے اس کی خواہش ہے کہ اس ملک کے عام مزدور بھی اس سے استفادہ کریں ۔ بلاشبہ جہاں تک پرائیویٹ سیکٹر کا تعلق ہے. اس میں اصل چیز یہ ہے کہ آجر اور مستاجر یونین سمیت باہم گفتگو سے اپنے معاملات طے کرتے ہیں. لیکن حقیقت یہ ہے کہ اجرت کا مسئلہ اتنا اہم ہے کہ حکومت اس کو یکسر ایمپلائر اور مزدوروں پر نہیں چھوڑ سکتی ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے قانون بنایا ہے اور اس موقع پر آپ یہ چیز لائے ہیں کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سے کم کی آمدن والوں کو بھی مراعات دی جائیں ۔

[Prof. Khurshid Ahmed]

میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہم ان مراعات سے باقی تمام ملازمین کو کیوں محروم رکھیں. میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈیڑھ ہزار کی کوئی میجک فگر نہیں ہے۔ بلاشبہ بجٹ میں اس کو قبول کیا گیا ہے اور آگے بھی شاید ہمیں کوئی جستجو کرنی ہوگی۔ آپ یہ مان لیں کہ وہ افراد جنہیں اس فگر کے نیچے آمدنی مل رہی ہے۔ ان کے حالات زیادہ خراب ہیں۔ بلاشبہ یہ قابل قدر چیز ہے کہ آپ ان کو کچھ مراعات دے رہے ہیں۔ لیکن یہ زیادہ سے زیادہ نہیں ہے. آپ ان کو جو کچھ دے رہے ہیں وہ کم سے کم ہے۔ حالات یہ ہیں کہ آج پچاس فیصدی سے زیادہ آبادی پاورٹی لائن کے نیچے ہے۔ میرے پاس تمام اعداد و شمار موجود ہیں اگر ضرورت ہوگی تو میں ان کو پیش کردوں گا کہ ہاؤس ہولڈ سرویز کی بنیاد پر کیا حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں ملک کی آبادی کے لئے کتنے افراد ہیں جن کے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان کو جو اجرت مل رہی ہے اس میں اپنی بنیادی ضروریات پوری کرلیں۔ ایک اسلامی معاشرے کے لئے ایک مہذب معاشرے کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص کی خواہ امیر ہو یا غریب بنیادی ضروریات پوری کی جائیں۔ آپ کی اجرت کو ٹھیک ہے پروڈکٹو بھی ہونا چاہیے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ آپ اس کو اتنا نہیں دیتے کہ اس کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں۔ تو اس کے بعد آپ اس سے توقع نہیں رکھ سکتے کہ اس کی محنت اور کارکردگی کا معیار اچھا ہوگا اور ایک ایسا مزدور ملک کی پیداوار کو بڑھا سکے گا۔

میں یہ کہوں گا کہ پندرہ سو سے زیادہ تنخواہ پانے والے بھی غریب ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں جو افراد دو اڑھائی ہزار روپیہ ماہانہ لے رہے ہیں ان کے لئے نہایت معمولی سطح پر زندگی گذارنا مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے ان تمام باقی عناصر کو اس سے محروم کرنا میرے خیال میں بہت بڑی حق تلفی ہے جو ہمیں ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ کم سے کم رہے ہیں۔ اس بات کا امکان موجود ہے کہ مزدوروں کی تنظیمیں اور ایمپلائر آپس میں گفت و شنید کریں۔ یہ صحیح ہے کہ جناب وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ کی تقریر میں صرف پندرہ سو روپے تنخواہ پانے والے افراد کا ذکر کیا. لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم اس ایوان کو ان تمام افراد کی ضروریات کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔

میں وزیر خزانہ کو یاد دلاؤں گا کہ خود پلاننگ کمیشن کی حالیہ رپورٹ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں real wages بڑھی نہیں کم ہوئی ہیں اور اسی طرح گریڈ ایک سے سولہ ہی نہیں بلکہ اس کے اوپر بھی جو افراد ہیں ان کی real wages بھی کم ہوئی ہے۔ اس بناء پر میں ان سے خواہش کروں گا کہ وہ دوبارہ اس پر غور کریں اور وہ ان ملازمین کو بھی جن کی تنخواہ پندرہ سو روپے سے زیادہ ہے کم سے کم دس فیصدی دیں جیسا کہ انہوں نے سرکاری ملازمین کے لئے تجویز کیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, honourable Finance Minister.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, firstly, I would like to say that the Government was rather reluctant to intervene in the affairs of the private sector because we felt that the private sector had its obligations to look after their workers and there were ways in which bargaining was done between the employer and the employees and that the Government should not intervene in that. It was precisely for the reasons as the honourable Senator had indicated that we felt that at least some minimum protection should be given to those who were at the lower end of the wages level. Thus the Government brought in this amendment in the Employees Cost of Living Relief Act, 1973. Prof. Khurshid Ahmad has indicated that the relief is not a very substantial one. I am conscious of the fact that no relief in a poor country like ours will ever constitute a substantial relief or a satisfactory relief. But, Sir, let us compatre it to what was done in 1973, 1974, 1975 or 1980-81, the maximum relief given in 1980-81 was Rs. 40/- per month. What is provided now is 13.5 per cent increase up to the wages of Rs. 1500 per month. That means that those who are drawing Rs. 1500/- per month will be getting a relief of a little above Rs. 200/-. So compared to what has been the past practice, I think, it does offer considerable relief to the low paid employees in the private sector.

Now, Sir, the question is whether a similar intervention should be made for employees drawing above Rs. 1500 per month, I would like to suggest two things. Sir, firstly, normally if a relief is given to employees at the lower end, it is inevitable that the private sector companies and corporations will have to adjust the wages all along in order to keep a certain balance between their own salary structure. It will become inevitable that they will have to take this action themselves.

Secondly, we felt that Government's attention should be given and all our energies devoted to protecting those who were low paid employees in the private sector. For this reason we have done this and also because since 1973, these things were taken up for the first time, this was the

format that was adopted. Sir, at this stage, I would request the House to approve this because any delay in this will only mean that workers in the private sector will be denied this facility and this legal cover which we had announced for them to be applicable from the 1st July, 1985. If we can make any further improvement, I think, that should be part of the budgetary proposal for the next year. I shall be guided greatly by the recommendations made in this House, whether on the floor of the House or informally to me, in shaping further recommendations for the future and, in that, we can consider whether we should make this innovation as well and if so, what will be its implications because it will have to be gone over very carefully. I hope, on this assurance, Prof. Khurshid Ahmad will withdraw his amendment so that we can go ahead and pass this amendment which will enable us to give legal cover to the workers in the private sector as from first July, 1985, otherwise, it will get considerably delayed. Thank you.

جناب شاد محمد خان: جناب چیئرمین! مراعات کا یہ بل جو مزدوروں کے لئے ہے ان مراعات کی روشنی میں بنایا گیا ہے جو حکومت نے سرکاری ملازمین کے لئے مہیا کی ہیں اس وقت اس ترمیم کا لانا ان مزدوروں کو ان مراعات سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے بروقت اقدام کر کے ان مزدوروں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ کیا یہ بہتر ہوتا کہ وہ مزدور میدان آتے اور توڑ پھوڑ کرتے اور پھر حکومت کچھ کرتی۔ لہٰذا یہ بروقت اقدام ہے، قابل ستائش ہے۔ لہٰذا اس بل کو پاس کرنے میں ہی مزدوروں کی بہبودی اور بہتری ہے۔

جناب اقبال احمد خان:- جناب چیئرمین! جب تک اس کا فیصلہ نہ کرایا جائے کہ یہ ایڈمیسبل بھی ہے یا نہیں ہے دوسرے اراکین کو موقع نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب اس بل کی وضاحت اس توقع پر کر رہے تھے کہ پروفیسر صاحب شاید اپنی ترمیم پر غور فرمائیں ورنہ اس کی ایڈمیسبلٹی پر بھی میرا اعتراض ہے۔ لہٰذا پروفیسر صاحب سے دریافت فرما لیا جائے وہ ڈاکٹر صاحب کی پیشکش کو قبول کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر نہیں تو پھر بھی غور کیا جائے گا۔

صاحبزادہ الیاس: پروفیسر صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ بروقت اور نہایت صحیح ہے لیکن ان کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر پبلک سیکٹر اور گورنمنٹ ملازمین کے (fringe benefits) میں بہت زیادہ تفاوت ہے۔ دس فیصد اگر دیا جائے۔ پبلک سکٹر میں اور پرائیویٹ سیکٹر میں فرنج

بینیفٹس بہت ہیں اگر یہاں دس فیصد اس وقت دینے کی کوشش کی گئی تو وہاں یقیناً بے چینی پھیلے گی۔ پہلے وہاں بہت سے الاؤنس ملتے ہیں مثلاً ڈیئرنس الاؤنس اور کاسٹ آف لونگ الاؤنس اور ہاؤس رینٹ، ایسے بہت سے مسائل ہیں اس صورت میں یہ معاملہ لمبا چوڑا ہو جائے گا۔

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, I would like to add a little bit and express my opinion on this subject.

Mr. Chairman: Without going into the merits of this which we will debate later on.

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, I will take only one minute.

Mr. Chairman: Yes.

Shaikh Ejaz Ahmad: Sir, there is already resentment in the private Sector that the indexation has not been co-related with the production but in view of the general interest of the masses, a modest increase in salary upto Rs. 1500 has generally been accepted by the private sector. But, Sir, going further from this extent will be highly protested because the increase in the cost element, in the private sector in the fuel adjustment charges and in the gas charges and in various other fields has disturbed the cost of production. One more aspect I would like to say that when we say Rs. 1500 then only those people are not affected who have this basic salary, as the basic salary up to Rs. 1500 covers quite a lot of employees in the private sector and even those people who are getting up to Rs. 3,000 and Rs. 3,500 are covered in Rs. 1500 basic salary, because the private sector provides a lot of other allowances. Therefore, I would request that Prof. Khurshid Ahmad, should not insist on his amendment.

Mr. Chairman: Professor Sahib, since a point has been raised about the admissibility, if you are accepting the offer of the honourable Finance Minister, it would be one question.

پروفیسر خورشید احمد: دراصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہاں کسی مخصوص مفاد کے تحفظ کے لئے نہیں آئے۔ ہمارا اصل کام یہ ہے کہ عوام کی جو مشکلات ہیں اور مزدور اور ملازم طبقے کے جو مسائل ہیں ان کو یہاں پر سامنے لائیں، حکومت کے سامنے لائیں۔ بلاشبہ حکومت کے تعاون کے بغیر ہم بہت زیادہ حاصل نہیں کر سکتے لیکن ایوان کا یہ فرض ہے کہ حکومت کے سامنے وہ نقطہ نظر پیش کرے اور یہ بات اعداد و شمار کے اعتبار سے میری نگاہ میں صحیح نہیں ہے کہ پاکستان ان ممالک میں سے ہے جو دوسرے ترقی پذیر ملکوں کی طرح کہ جہاں اجرتوں کا جو حصہ ہے یعنی پورے ویلیو ایجنٹ میں وہ بڑا کم ہے یہ اعداد و شمار

یعنی مینو فیکچرنگ سیکٹرز کے ہمارے سامنے آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں اوسط اجرتوں کا حصہ صرف ۲۳٫۸ فیصد ہے جب کہ جاپان میں یہ ۵۹ فیصد ہے امریکہ میں ۹٫۷ فیصد اور مغربی یورپ میں ۷٫۶ فیصد ہے۔ میں کوئی ایسا مطالبہ نہیں کر رہا ہوں کہ جو پورا نہ کیا جا سکے۔ البتہ میں وزیر خزانہ کی مشکلات سے واقف ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی ترمیم جس کی مالیاتی ایمپلیکیشنز ہیں وہ بجٹ پر نہیں، ان کے لئے اتنی آسانی سے قبول کرنا مشکل ہوگا۔ اس لئے میں ان کی پیشکش کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس شرط کے ساتھ کہ کم ازکم وہ اس بات پر غور کریں کہ اسی سال وہ افراد جن کی آمدنی ۱۵۰۰ روپے سے زیادہ ہے۔ ان کے لئے کسی ریلیف کی کوشش کی جائے اور پھر اگلے بجٹ میں زیادہ گہرائی میں جا کر ایک ایسی بنیاد ڈیولپ کی جائے جس میں ہم ایک عام انسان اور عام خاندان کی ضروریات پوری کر سکیں۔

Shaikh Ejaz Ahmad: Point of order. Sir, I would again like to oppose this.

Mr. Chairman: But this is no point of order. You are expressing your views on a particular subject.

Shaikh Ejaz Ahmad: Again it should be taken as a view. Sir, I would like to elabroate this point in this way that the major industry of Pakistan is the textile industry. Already, the textile industry is undergoing in chaotic conditions. You must have read in the newspapers that only in the city of Karachi more than 54 Mills have been closed.

Mr. Chairman: Excuse my interruption. I don't think you have understood the proposition of Prof: Khurshid. What he is saying is he may be prepared to withdraw his amendment.

Shaikh Ejaz Ahmad: I would like that no condition should be imposed because the industry is already going under chaotic conditions and the increase in the cost of production........(Interruption).

Mr. Chairman: If you bear with me, just for a second, you would understand the position. What Professor Khurshid has suggested is that, at this stage, he is prepared to withdraw the amendment provided the Finance Minister gives an assurance that he would, during the course of year, consider whether there is any possibility of relief being provided to the people between 1500 and 3000. There is no decision being taken and, I think, you are prematurely contemplating the worst consequences that may arise from your point of view.

Professor Khurshid Ahmed: Myself and others can discuss it.

Mr. Chairman: This is what I said that it does not mean that the Finance Minister is going to consider this issue in a vacuum. He will consult the relevant people and choose to consult those who are interested in it.

قاضی حسین احمد : جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس امنڈمنٹ میں کوئی اضافی چیز طلب نہیں کی گئی ہے صرف وہی ریلیف جو گورنمنٹ نے سرکاری ملازمین کو دی ہے اسی ریلیف کا مطالبہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی کیا گیا ہے اس لئے وزیر خزانہ صاحب کو چاہیئے کہ وہ اسی کی یقین دھانی کرائیں اس کے لئے commitment کریں یا وہ بتائیں کہ جو گورنمنٹ نے ملازمین کو دیا ہے وہ پبلک سیکٹر میں کیوں نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب! وہ فل واقعات ہمارے سامنے نہ ہونے کی وجہ سے کہ ان کو اور fringe benefits کیا ملتے ہیں اس لیول پر گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی تنخواہوں میں یا wages میں کتنا تفاوت ہے اور اس سے کاسٹ آف پروڈکشن کتنی بڑھے گی کتنی نہیں بڑھے گی، کتنا بوجھ ایک انڈسٹری پر پڑے گا۔ میرے خیال میں فنانس منسٹر کے لئے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ اس کو سردست تسلیم کر لیں۔ لیکن اسی یقین دھانی پر کہ وہ relevant factors کو سامنے رکھتے ہوئے اور جو معزز ممبران اس میں انٹرسٹ رکھتے ہیں۔ ان کے صلاح مشورے سے He is prepared to consider it.

قاضی حسین احمد : جناب میں عرض کروں گا کہ ہمارے انڈسٹریلسٹ، ہمارے بزنس مین الحمد اللہ بہت پاورفل ہیں، قوی ہیں، اور وہ بہت بوجھ کو برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن ۱۵۰۰ اور ۳۰۰۰ والا جو عام غریب آدمی ہے وہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین : یہی انہوں نے غور کرنا ہے۔

Dr. Mahbub ul Haq: I would like to say that the relief which will be given to wage earners below Rs. 1500 will apply to about 3.5 million workers including the family, which means relief for 20 million family members. And I am grateful that Prof. Khurshid realises this aspect that we should go ahead because of the very substantial number involved and the substantial relief involved. Sir, to those who are getting above Rs. 1500, I will be glad to discuss it with Prof. Khurshid and other Members of the House to see what we can do, in future, for them. Obviously, I cannot give any undertaking or assurance. As has been pointed out for employees getting above Rs. 1500 there are a number of other issues which come in.

Mr. Chairman: What he is asking is assurance of consideration.

Dr. Mahbubul Haq: I shall be glad to consider but certainly that does not carry any assurance of taking any action on it during the course of the year. It may have to wait by the next Budget and I will be glad to consider any proposal that Prof. Khurshid may give.

Mr. Chairman: Excuse my interruption. What Professor Khurshid said was that he did not ask any commitment except to the extent that the Finance Minister would consider his proposition of finding out whether it was possible to consider any other relevant factor to increase the salary of those getting above Rs. 1500 or to make those who were drawing salaries between 1500 and 3000, entitled to the cost of living.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, I shall be glad to consider any such proposal without any prior commitment for it. Thank you.

An honourable Member: My humble submission is that if the honourable Minister and Prof khurshid both agree that one Member or two may be taken from the businese community from this House who have the background of business community to examine the same issue so that the point of view of the community may also be kept in view.

Mr. Chairman: I take it from this assurance that Professor Sahib is prepared to withdraw his amendment. Does the House give him permission to do that? May I ask, the House, do you give him permission to withdraw that?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: There is no amendment also to this very clause. Shall I put this to the House?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No Sir, it has not so far been moved. If he does not move it there is no question of putting it.

Mr. Chairman: But we have not come to that. We are only on the first amendment. Shall we have to put it separately to the House?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: We will ask him whether he is moving it or not.

Mr. Chairman: Since the House has given him permission to withdraw, the first one is withdrawn. We come to the second. Do you agree or do you oppose this? This is with regard to the last proviso in clause 2 of the Bill that it should be deleted.

Dr. Mahbubul Haq: I have not really understood the aplication of it which particular **proviso** is being deleted?

پروفیسر خورشید احمد : محترم وزیر خزانہ صاحب نے جو امنڈمنٹ کی ہے ان کا آخری جملہ یہ ہے

The last sentence is:

"Provided further that the provision of Section 7 shall not apply to the increase in wages payable under this sub-section."

اب آپ اگر اصل قانون کا سیکشن ۷ نکالیں۔

The Employees Cost of Living Act, 1973, Section 7. Shall I read it out?

Cost of Living or part of wages:—

"Notwithstanding anything contained in this Act or any other law for the time being in force, the cost of living allowance shall form part of wages of a worker for purposes of any other law including the purpose of contribution to Provident Fund, Gratuity, Bonus, Social Security Scheme and calculating wages for overtime work."

میری مودبانہ درخواست یہ ہے کہ آپ نے جو افراد پندرہ سو روپے ماہانہ سے کم تنخواہ پا رہے ہیں انہیں کاسٹ آف living میں اضافے کا صرف ۱۰ فیصد دیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں ان کا real wages ۱۰ فیصدی کم رہا جتنا کہ مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ اب آپ دوسرے ہاتھ سے انہیں اس proviso کے ذریعے اس بات سے محروم کر دیتے ہیں

[Prof. Khurshid Ahmed]

کہ یہ جو اضافہ کیا جا رہا ہے یہ ان کی گریجویٹی کے لئے، ان بونس کے لئے، ان کے اضافی کام کے لئے جو ان کا ایک بنیادی حق ہے اور جو ان کے wages میں داخل ہو سکتا ہے آپ اس سے ان کو محروم کر رہے ہیں۔ میری امنڈمنٹ کا تقاضا یہ ہوگا

Section 7 will apply to this under 45% increase and it will not be excluded as would be the natural result of the proposal that will come from the Finance Minister.

یہ دراصل ان مجبور ۲۰ ملین فیملیز کے لئے ہے جن کے بارے میں ابھی وزیر خزانہ نے کہا ہے وہ تو ایسی حالت میں ہیں جن کو ہم سرمایہ دار کے رحم وکرم پر بالکل نہیں چھوڑ سکتے باقی کو چاہے ہم چھوڑ دیں۔ لیکن ان کو ہم ضرور بدل دینا چاہتے ہیں پورا نہیں تو ۸۰ فیصدی۔ خدارا جب آپ اتنا کرم ان پر فرما رہے ہیں تو ذرا یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ ان کی یہ باقی wages کے ہوں، اور اس کے نتیجے کے طور پر ان کے جو باقی معاملات ہوتے ہیں۔ اس میں شامل کیا جائے وہاں سے ان کو شروع نہ کریں۔

Dr. Mahbubul Haq: This is basically a cost of living increase. Same kind of methodology has been adopted for the Govt. Servants as well, and I am not quite sure whether the workers would welcome it that this should become part of the basic wages in which there are contributions for Provident fund and other funds to which they have to contribute. It was for this purpose that we had made this proviso that the Section 7 should not apply.

Mr. Chairman: The honourable Member has also referred to it that this is related to the House Rent Allowance, Conveyance Allowance and to so many others.

پروفیسر خورشید احمد: اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس سے ورکر liability بڑھتی ہو۔ اگر وہی قوانین جو آپ ابھی اگلی امنڈمنٹ میں لا رہے ہیں۔ ان کا آپ اگر مطالعہ کریں تو آپ کو

معلوم ہو گا کہ اس سٹیج پر سوشل سیکورٹی والوں کا کنٹریبوشن سارے کا سارا ایمپلائر کرتا ہے ، ایمپلائی کنٹریبوٹ نہیں کرتا انکم لیول کے اوپر ۔ اگر یہ بات آپ کے ذہن میں ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس کی جو implication ہے وہ employeon پر ہے ، ایمپلائی پر نہیں ہے ۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ قانون کے الفاظ یہ ہیں کہ

For the calculation wages for over time work. Please don't ignore that.

Dr. Mahbubul Haq: As I said Sir, basically we had brought it in conformity with what we followed in case of the Govt. Employees. So far as Conveyance Allowance and the House Rent Allowance are concerned no indexation has been given there this year, though, I announced it in my budget proposals that this will be given from the next year. This was in order to keep the total bill manageable financially both for the Public and Private Sectors. So, that is the reason otherwise there will be further financial implications also for the employers in this case and, as I said, there is conformity in treatment we have given to Govt. employees and employees of the Private Sector. It was with regard to that, that we had done this.

میر نبی بخش زہری : پوائنٹ آف آرڈر ! جناب چیئرمین صاحب! آنریبل منسٹر اور ہمارے محترم دوست جو ٹیکنیکل باتوں پر پیسہ اور پائی کا حساب کرتے ہیں چونکہ ٹیکنوکریٹ ہیں اس لئے ہم ان کی قدر کرتے ہیں مگر اس طرح ہاؤس کا بڑا وقت ضائع ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ اس کو ضائع نہیں کہہ سکتے۔ ہاؤس اسی لئے بیٹھا ہے کہ ان معاملوں کا فیصلہ کرے۔ تو یہ وقت کا ضیاع نہیں ہے۔

میر نبی بخش زہری : میں چاہتا ہوں کہ جواب ہم تک پہنچے ، ہم سارے بور ہو جاتے ہیں۔ دو اچھے لائق آدمی حساب دان ہیں وہ آپس میں ہی بات کرتے ہیں یا دو ہمارے عالم دین سارا وقت بات

کرتے ہیں۔ تو عرض میں یہ کرتا ہوں کہ آخر ہم لوگ کب تک بیٹھے رہیں، اگر ہم چلے جائیں گے تو ہاؤس کا کورم ختم ہو جائے گا۔ ورنہ ہم کب تک ایسے بیٹھے رہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس وقت تک بیٹھے رہیں جب تک یہ بل پاس نہ ہو جائے اور جہاں تک بور ہونے کا تعلق ہے قانون سازی آسان امر نہیں ہے۔

Dr. Mahbubul Haq: May I just hold out on assurance to Professor Khurshid Ahmad, I think, this is also one of those aspects which for future evolution, we will take into consideration I will discuss with him other aspects also. Unfortunately if we make any amendments at this time, even if I am so inclined, then the Bill will have to go back to the National Assembly of the House could be, that the application of this relief to Private Sector And it will have to be harmonized whether these amendments are accepted there. It is one of my major anxiety and consideration and, I am sure, that workers should not be delayed. Because we had announced that it would be applicable from Ist July, 1985.

Mr. Chairman: Together with the consideration of the first issue that you would consider in consultation with some Members of the Senate and the relevant Private Sector, the question of increasing or giving relief to those who are drawing salary between Rs. 1500 to 3000, would you also be prepared to consider in that very context, this question on which professor Khurshid Ahmad has moved an amendment.

Dr. Mahbubul Haq: Certainly Sir, I shall be delighted to do so.

Mr. Chairman: Now it is for Prof. Khurshid to decide.

پروفیسر خورشید احمد: جناب! میرا مقصد تو ان غریب مزدوروں کو مدد دینا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جن چیزوں سے آپ نے انہیں محروم رکھا ہے وہ آپ ان کو دے دیں اور دوسروں کے متعلق، میں روک نہیں رہا ہوں بلکہ میری کوشش یہ ہے کہ انکے علاوہ جو مستحق ہیں انہیں بھی کچھ ملے، چاہے کم ملے۔ اگر وزیر خزانہ اس معاملے میں تعاون کے لئے تیار ہیں تو میں ان کا راستہ نہیں روکنا چاہتا۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے۔ میرے خیال میں اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جتنا بوجھ ہم پرائیویٹ سیکٹر پر ڈال رہے ہیں اس کا بھی صحیح تعین ہو سکے گا کہ اسی کی وجہ سے کتنا ہاؤس رینٹ میں، کتنا کنوینس الاؤنس میں) اور کتنا دیگر چیزوں میں ضروری ہوگا۔ اور پھر اس کے مضمرات کیا ہوں گے۔ میرے خیال میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کو اسپر اعتراض نہ ہو تو اسی یقین دھانی کے سلسلے میں یہ بھی شامل کیا جائے اور وہ ہاؤس کے جو ریلیونٹ ممبرز ہیں اور جو ریلیونٹ انڈسٹریز ہیں اور باقی جو ریلیونٹ فیکٹرز ہیں سب کو کنسیڈریشن میں لیتے ہوئے سال کے عرصے میں وزارت خزانہ اس کا فیصلہ کرے۔

پروفیسر خورشید احمد : اس سلسلہ میں ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ایک بزرگ دوست نے یہ بات کہی ہے کہ ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے لیکن ہمیں یہ بات سامنے رکھنی چاہیئے کہ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ ایوان کی سٹینڈنگ کمیٹیاں جلدی بنا دیں اور یہ روایت قائم کر لیں کہ بل یہاں ڈائریکٹ آنے کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سامنے آئیں تو وہاں ہم ان ٹیکنیکل امور کو طے کر سکتے ہیں۔ میں نے اس بل پر محنت کی ہے اور ہمارا یہ فرض منصبی ہے کہ ہم ان پر غور وفکر کریں اور حکومت کی اس سلسلہ میں مدد کریں۔

جناب چیئرمین : آپ نے جو محنت کی اور آپ نے جو initiative لئے ہیں وہ قابل قدر ہیں جہاں تک کمیٹیوں کا تعلق ہے ہم نے پہلے ہی دن ان کمیٹیوں کی تشکیل پر زور دیا ہے اور انشاء اللہ جتنی جلدی ممکن ہوا ان کی تشکیل کریں گے۔

جناب اقبال احمد خان : سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق پہلے سے اختیارات دیئے جا چکے ہیں۔ پہلے بھی میں نے گذارش کی تھی اور آج پھر میں عرض کروں گا معزز اراکین سے کہ جنہوں نے ابھی preferences نہیں دیں بہتر ہے کہ آج شام تک دے دیں تاکہ اجلاس کے prorogue ہونے سے پہلے ہم ان کا اعلان کر سکیں۔ ہماری خواہش ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں آپ کی خواہش کے مطابق بنیں اور جہاں تک اس کی effectiveness کا تعلق ہے میں نے پروفیسر صاحب سے پہلے بھی اس کے رولز آف پروسیجر ڈسکس کیا تھا آف پروسیجر کو ہم سٹینڈنگ کمیٹیاں بنانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : سٹینڈنگ کمیٹیوں کا یہ فائدہ ہوگا کہ وہاں پر بلوں پر بڑی تفصیلاً گفتگو ہو جائے گی۔ اور جو اصحاب اس میں دلچسپی نہیں رکھتے اور بور ہونے کی شکایت کرتے ہیں تو ان کو بھی یہ شکایت نہیں رہے گی۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! اس سلسلہ میں میری گذارش یہ ہے کہ بحث کے نتیجہ کے طور پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے وزراء جب جواب سے لاجواب ہو جاتے ہیں تو آخری سہارا ان کا یہ ہوتا ہے جو صرف افسوسناک ہی نہیں بلکہ خطرناک بھی ہے کہ اس بل کو پھر دوبارہ قومی اسمبلی میں بھیجنا پڑے گا۔ اگر یہ روایت پڑ جائے کہ آخر میں وہ یہ معذرت کریں ہمارے سامنے کہ اس کو قومی اسمبلی میں بھیجنا پڑے گا غلطی کے باوجود بھی اسے تسلیم کر لو تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے یونہی کرتے رہیں گے کہ غلط بل آئے اور اسے اس بناء پر تسلیم کریں کہ چونکہ دوبارہ نیشنل اسمبلی میں جائے گا۔ کام لمبا ہو جائے گا۔ یہ بڑا خطرناک معلوم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : ایسا ہو نے کی کبھی اجازت نہیں دیں گے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: May I request the Law Minister that they should announce the Standing Committees on Saturday because only the House can accept that proposal, so that, at least, the work may continue, because that would be the last stage.

Mr. Hasan A. Shaikh: He, or the Prime Minister, need not wait for the declaration of preferences by the Members. Those that have been received can be taken into consideration, lest the Prime Minister and the Law Minister should decide in their own discretion and decide the matter.

Mr. Chairman: Not only that the qualifications of every honourable Member is given, actually, and we have access to those. So, taking those into account and taking into account the options already excercised by honourable Members, I am sure, the honourable Minister can come to a decision in consultation with the Prime Minister. So, my request would be that let an attempt be made to bring those on Saturday meeting.

INTERRUPTIONS

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, as an honourable Senator has said that we should not wait for the preferences of the honourable Members, and we should have by this time announced the committees. But, now, Insha Allah, we shall try to announce the committees before the House is prorogued. But I cannot make the final promise because there are so many other issues however, we shall try.

Mr. Chairman: So, before the House is prorogued, we shall come to it. The two amendments having been withdrawn, the question before the House is.......(Interruption).

An honourable Member: I seek the permission to withdraw the second amendment.

Mr. Chairman: As to the second amendment, the House has given the permission to withdraw. Thank you. Then the question before the House is:

"That clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. The question is:—

"That the preamble, short title and Clause 1 do stand part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: The preamble, short title and clause 1 stand part of the Bill.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, with your kind permission, I beg to move:

"That the Bill further to amend the employees' cost of living relief Act, 1974 (I of 1974) to be called [Employees' Cost of Living Relief (Amendment) Bill, 1985], be passed.

Mr. Chairman: Motion moved is:

"That the Bill further to amend the employees' cost of living relief Act, 1974 (I of 1974) to be called [Employees' Cost of Living Relief (Amendment) Bill, 1985] be passed.

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: The Bill is passed.

BANKING TRIBUNALS (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Chairman: If you have any explanation to give, please do.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, basically, in the process of the Islamization of the banking system we have abolished the penal interest rate if the loan is not returned in time. We had to substitute it by some alternative arrangement to keep the pressure that the loans, which are now taken interest-free or through other modes which are Islamic modes of banking, are returned in time. Basically, Sir, the money that is being lent out is a money which is a trust from the people and we are to ensure the health of the banking system alongwith the fact that there should not be any undue duress or exploitation of those who have borrowed money for they have come under some extraordinary circumstances.

So, there was an Ordinance called Banking Tribunals Ordinance, 1984, which was promulgated *w.e.f.* 1st Jan. 1985, and this was to provide for the machinery for expeditious adjudication of cases of default and imposition of fine in case of default by persons receiving finances under interest-free system is conclusively proved. The Ordinance provides that suit filed in the Banking Tribunal shall be disposed off within 90 days of the filing of the complaint. The Ordinance also provides that in case proceedings continue beyond the period of 90 days the defendant shall be asked to deposit in cash or to furnish security, acceptable to the Tribunal, equal in value to the claim and suit and on failure of the defendant to deposit cash or furnish security, the Tribunal shall pass decree in favour of the banking complaints.

Now, Sir, as per the amendment, that is brought before the House, the option of deposit of security is being withdrawn and being substituted by cash. This was option in the previous Ordinance. Now, instead of

that, it is suggested that cash should be deposited. The reason is that the banks cannot do anything without security. It does not yield any profit to the company, to the bank, during the period of the deposit and, as such, we can have an arrangement. Sir, where the case can go on and on, the banks cannot keep on holding the fixed security on which they are making no profit and they can give no profit back to the depositors whose money they are holding. This is not a coercion, Sir. This is a safeguard for the economic health, the financial health of the banking system.

If we are serious about introducing Islamic Banking and to promote this process further, then we shall also have to accept, Sir, the principles which go with it. In Islam the loan is treated as an Amanat, a Trust, in fact the tradition is that the loan should be returned even before the due date and the Holy Prophet (Peace be upon him) refused to join the funeral of a person who died in debt. What is being provided here is that since we are abolishing penal interest rate which kept cumulating and which was a major burden in case of a default, hence this Tribunal, is manned by the judge of the High Court, Sir, not by Government, not by the Ministry of Finance not by the Banking Company but by the Judge of a High Court or by the Session Judge. Sir, we are taking people from the judiciary and as such there are 90 days given in which they can dispose off the case. There is a further safeguard provided that if the Tribunal finds, that delay' in this case, is not attributable to the defendant, then the defendant does not have to deposit the cash. It is only when the Tribunal finds that the defendant is at fault that there is a clear default, that the cash will be deposited with the bank. Unless that is done Sir, it will seriously impair the whole system of banking that we are now introducing on Islamic pattern in the country.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro has an amendment.

Mr. Ahmed Mian Soomro: No, Sir. I am not coming yet to the amendment, Sir. I shall talk on the principles of the Bill. Sir, I have, fortunately had an occasion to discuss it with the honourable Finance Minister but I would, through this House, like to point out that in many cases the bank is found at fault. They have taken the pledge of goods which have become devastated in their custody by their negligence. In such cases it would be really very hard for those who, in fact, on account of the lapse and negligence of the bank, are not allowed to dispose off the goods and thus have to suffer very heavy losses in respect of those pledged goods It will be very hard on those people if after 90 days they are asked to deposit the amount in cash. But of course, if the Tribunal is satisfied that the delay

[Mr. Ahmed Mian Soomro]
is due to the defendant then that. to some extent. covers that fear that we have in our mind. If it is not an urgent Bill, let it be scrutinized by the Standing Committee. We are prepared to cooperate with him and. in that case, I will not move my amendment.

Mr. Chairman: This is the question that I wanted to put to the honourable Minister that what is the urgency attached to this Bill and can it not be referred to the Standing Committee which is the proposal of Mr. Ahmad Mian Soomro.

Dr. Mahbubul Haq: Sir, if that is the general sentiment of the House, I shall certainly differ to that. Basically I thought that if there were any fears on the part of the Members as to what were the implications of the Bill, I should try to satisfy those. If they are not satisfied then we can always refer it to a Select Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is not an Ordinance, as I think, Sir.

Mr. Chairman: This is not an Ordinance. That is why I am asking that if the same urgency which was attached to other Bills is not there, then probably this is one of the Bills which can be submitted to the Standing Committee for examination.

Dr. Mahbubul Haq: Sir. I would greatly respect the wishes of the House and if that is the sentiment I shall be glad to suggest that this Bill be referred to the Select Committee of the House.

Mr. Chairman: No, it is Standing Committee not Select Committee.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, there is no Standing Committee at the moment.

Mr. Chairman: Right, let it be referred to the Select Committee.

Mr. Hasan A. Shaikh: You have said Select Committee, so I would like to place my views on the floor of the House for the Select Committee.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: If the Bill is produced by the Select Committee there is no questionnaire discussing the Bill at this stage. When the Slect Committee submits its report, the Members will have appropriate time to give their views on the report and Bill also.

Mr. Chairman: Exactly.

Haji Akram Sultan: If the honourable Minister would consider that if the banking in the private sector is permissible, may be, then such

rules and such Ordinances not be necessary because the private sector is very conscientious to ensure and secure their lendings and if that........ (Interruptions)

Mr. Chairman: Private Banks are functioning in this country and this law as much applies to them.

Haji Akram Sultan: Foreign Banks Sir, not Pakistani Private Banks, they are given more preference over Pakistani Banks. Mr. Chairman My humble submission is that put the nationalized Banks in order, so that the public could see the yardstick and compare the private banking with the nationalized banking. It is in the interest of the nation that you allow the private banking and thus such an Ordinance would not be necessary when the people would watch the private sector banking and I am grateful to the honourable Minister because he himself had proposed and given such views to the Press.

Mr. Chairman: I am afraid, this is nothing to do with the Bill. I think that is altogether a separate issue.

The question before the House is:

"That this Bill should be referred to the Standing Committee, if it is formed by Saturday, otherwise to a Select Committee."

Mr. Ahmed Mian Soomro: In case of Select Committee Sir, the honourable Minister and one of us will have to name the Select Committee and for every Bill accepted, Select Committee's name and the period within which they will report, Sir, will be given.

Haji Akram Sultan: I would like to point out that all interested Members should be on the Select Committee if the Finance Minister would consider the........(Interruption)

Dr. Mahbub ul Haq: We shall be glad to announce a Select Committee or refer it to a Standing Committee if constituted. I shall consult the Law Minister and by Saturday, will come back with the proposal.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, Saturday would be the private members' day, if the House permits us to make such rules, then we will take up this matter.

Mr. Chairman: The House has agreed, to that.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: So we will, Sir, appoint the Committee on Saturday.

Mr. Chairman: Right, So the Bill stands referred to the Standing Committee if constituted by Saturday or to a Select Committee to be named again on Saturday.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Since there is no Standing Committee I would respectfully ask to refer it to a Select Committee.

Mr. Chairman: In the the meantime if we have a Standing Committee..........(Interruption)

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, we have a Standing Committee but that does not prevent us from assigning a Bill to a Select Committee.

Mr. Chairman: I may advise that it can be in the alternative also and there have been precedents also. So, I think, there is nothing wrong with it. I think we should not be too much bound by rules and regulations.

I think, in principle, we have decided that it should be referred to a Committee to be appointed on Saturday. Next No. 13.

Pakistan International Airlines Corporation(Amendment) Bill, 1985

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, I beg to move:

> "That the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1956 (XIX of 1956) [The Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Sir, Bassically this amendment is being brought in order to provide that 51% of the shares which are to be held by the Government or the financial institutions........(Interruptions)

Mr. Hasan A. Shaikh: Government is putting the Bill of 51% shares from their own resources. Now, they want to depend upon PICIC, IDBP and Insurance Corporations to hold the shares for them. It appears to me that the Government would control the PIA but yet would not put the Bill for it. They should pay the capital out of their own funds or allow the Private Sector to take over these Corporations, if the Government can not pay. But if the Government wants advantage of PICIC, IDBP then the whole of these corporations would insist upon some shares contribution when they give their loans and credits.

Mr. Chairman: But the shares already belong to the Government.

Mr. Hasan A. Shaikh: These don't belong to the Government, Insurance Companies shares don't belong to the Government. The IDBP shares don't necessarily belong to the Government, PICIC shares don't belong to the Government. They have been participated by the private sector also.

Mr. Chairman: The Bill is talking of the basic investment of the Pakistan International Airlines Corporation shares, 94 or 95% of these shares are held by the Government. The Finance Minister, actually, will explain it.

Mr. Hasan A. Shaikh: What they are saying is that 50% shares which are held by the Government should be reck onedas Government shares plus PICIC, IBBP and Insurance Coporations.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, the intention is simple one. We want to dis invest some of the shares of PIA to the private sector. PIA is a profitable Corporation and there is no reason that there should not be any private participation in the share ownership. These profits should not be shared with large number of people and it was in order to provide that flexibility that we had moved this amendment. The previous law provides that the Federal Government shall not at any time hold shares of the value less than 51% of the value of the shares issued by the Corporation. We have suggested that since Financial Institutions, Banking Companies, Insurance Corporations, Statutory Corporations owned, managed or controlled by the Government are basically an extension of the Government itself then they can together hold shares not less than 51% of the value of shares issued by the Corporation. This means that upto 49% of the shares we are disinvesting in favour of the Private Sector. The intention of the Government is only to provide for the enabling power as to how for Government may involve the Private Sector in the share holdings of the PIA.

An honourable Member: I beg of the House, Sir, that this Bill should be referred to the Standing Committee or a Select Committee.

Mr. Chairman: This is what I was trying to find out as to what is the sense of the House. We want to refer it, actually,........(Interruptions)

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, in this case, there is a certain degree of urgency because this is the part of budgetary proposals. We are raising some resources by the disinvestment of the shares to the various Public Companies and Enterprises. I would suggest that this should not be deferred at this stage because technically, the Government will be fully incharge of PIA. We intend to keep the onwership, we intend to keep the control over policies of PIA and there is no dilution of control. In *consistent with* that we needed some powers to disinvest some of the shares to the Private Sector.

Haji Akram Sultan: I would like to give full support to the proposal made by the honourable Finance Minister, which is a healthy sign that the Government is considering to liquidate their holdings in the private sector. However, at the same time, I appreciate the views given by the honourable member that the PICIC and other financial institutions are an entity themselves in their holdings. If, in addition to unloading that, they would like to disinvest some of the financial institutions holdings' profits to the private sector, it would be most welcome, Sir.

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک طرف تو یہ واویلا ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہر مقام پر آکر سب پاور ریزرو کرتی ہے اور جب پبلک سیکٹر کو انوالو نہیں کیا جاتا تو بدعنوانیاں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں لہذا گورنمنٹ کا یہ venture پبلک سیکٹر کو درمیان میں لا کر انچاس فیصد حصص دیئے جائیں ایک اہم اور اچھا قدم ہے۔ اس سے پبلک سیکٹر کو ڈائریکٹر کے عہدے بھی مل جائیں گے، باقاعدہ ان کی مداخلت ہوگی، لہذا وہ خدشہ جو قوم کو رہتا ہے اس کا ازالہ بھی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین : سوال اس سٹیج پر یہ ہے کہ آپ اسی کو کنسیڈر کرنا چاہتے ہیں یا اس کو سلیکٹ یا سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔

جناب شاد محمد خان : اس کو کنسیڈر ہونا چاہئیے اور یہ بڑا اچھا اقدام ہے۔

An honourable Member: This is a sign in the healthy direction to offer this to the public Sir, and, I think, it should not be deferred. It is my humble submission, Sir.

Sir, I think in view of the intention of Government to allow the private sector which is the public demand, we should commend this action of the Finance Minister and this Bill be passed so that he can go ahead and there is no need to send it again, this is my humble submission.

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, the thing is that because the Government control is not being diluted as yet and the financial structure is being diversified too through government institutions, so it does not require any intricate consideration by any Select or Standing Committee and it should be considered now.

میر نبی بخش زہری : ہمارے انربیل منسٹر نے جو بل پیش کیا ہے میں ایک دو دلائل کے ساتھ چاہتا ہوں کہ یہ ابھی پاس ہو جائے۔ اور یہ اپنے تقاضوں کو پورا کرے کیونکہ بجٹ جو پاس ہوا ہے آتنا میں کہوں گا کہ کاش اس وقت بجٹ ہمارے سامنے بھی پیش کر دیتے تو ہماری لاعلمی کی یہ نوبت نہ آتی۔

جناب چیئرمین : وہ تو قانونی تقاضے ہیں۔

میر نبی بخش زہری : اب بات یہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو دینے سے جو مسئلہ ہے یہ ثابت کرتا ہے کہ گورنمنٹ اپنی پالیسی اس اچھی لائن پر لائی ہے جو کہ ہم محسوس کرتے ہیں۔ میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں۔

Mr. Chairman: I will put the question. The question before the House is:

"That the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1976, to be called [The Pakistan International Airlines Corporation Bill 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: Now, we take up clause by clause. There are only two clauses. Amendment of section 25 in clause (2). There is no amendment and I put the question. The question is:

"That clause (2) do stand part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. The question is:

"That the Preamble, Short Title and Clause 1 form part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: The Preamble, short title and clause 1 stand part of the Bill."

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, with your kind permission, I beg to move.

"That the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1956 (XIX of 1956) to be called [the Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1985] be passed."

Mr. Chairman: The question is.

"That the Bill further to amend the Pakistan International Airlines Corporation Act, 1956 (XIX of 1956) to be called [the Pakistan International Airlines Corporation (Amendment) Bill, 1985] be passed."

(The Motion was adopted.)

Mr. Chairman: The Bill is passed.

LABOUR LAWS (AMENDMENT) BILL, 1985

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, it is the last one I beg to move that the Bill, it has already been moved, Sir.

Basically, these are various amendments to extend the benefits of Labour Laws to establishments employing ten or more workers. Previously, this coverage was to establishments employing twenty or more workers. This is the main change that is being proposed here, Sir.

Sir, the urgency, basically, is again that the Bill relates to a number of benefits for the workers *i.e.* children education benefits, old age benefits, social security benefits and so on. Unless we have this enabling legislation which has been passed by the National Assembly as well, we shall not be able to extend these benefits to establishments of 10 or more employees.

Mr. Chairman: May I invite the attention of the honourable Minister to the fact that some of the amendments moved by the honourable Members, here, belong to the category of amendments which earlier we have entrusted or will be entrusting to a committee. So, till the settlement of those issues, will it be correct, actually, to go ahead with this or shall we entrust it to the Standing Committee.

پروفیسر خورشید احمد : جناب، جس طرف آپ نے متوجہ کیا ہے اس
کے علاوہ بھی کچھ معاملات ہیں اور اس کے لئے بات بڑے
ادب کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ ہماری وزارت نے اتنی

[Prof. Khurshid Ahmed]

اہم قانون سازی کے سلسلے میں جس محنت کی ضرورت ہے وہ نہیں کی۔ میں وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن چار قوانین میں انہوں نے ترامیم تجویز کی ہیں ان کو کس بنیاد پر ایک ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ کیا محض یہ بات کافی ہے کہ کسی طرح ایک میجک فگر ایک ہزار پانچ سو ان کو اپیل کر گئی ہے اور اس کے بعد جہاں وہ فگر لگائی تھی ان قوانین کو وہاں جمع کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ پہلا بل جو ہے اس کا کوئی تعلق اس سے نہیں ہے۔ وہاں آپ صرف اتنی بات کر رہے ہیں کہ ایک ایسے ورکر جسے اجرت ملنی چاہیئے اور نہیں ملتی تو وہ کس ادارے سے رجوع کرے۔ بجائے اس کے کہ وہ سول عدالت میں جائے اور اور وہاں جا کر دھکے کھائے آپ نے نیچے ایک ٹریبونل بنا دیا ہے جہاں وہ جا کر اپنا حق لے لے۔ بڑی مفید چیز ہے، وہاں اب آپ ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار روپے کر رہے ہیں یہ کس بنیاد پر ہے؟ یہ قانون ۱۹۷۳ء میں بنا تھا۔

جناب والا! اس کا مطلب یہ ہے کہ جو افراد پہلے ۷۲-۱۹۷۳ء میں فائدہ اٹھا رہے تھے۔ وہ آج نہیں اٹھا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہر قانون اپنا ایک مزاج رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ایمپلائز سوشل سیکورٹی کا آرڈیننس دیا۔ آپ نے یہ فگر تو بڑھا دی کہ ہزار سے ڈیڑھ ہزار کر دیا یا اسی قانون میں ایک جگہ سات سو پچاس ہے اسے آپ نے ڈیڑھ ہزار کر دیا۔ مجھے افسوس ہے کہ وزارت محنت اور وزارت خزانہ نے اپنا کام ٹھیک سے نہیں کیا ہے۔ لیجسلیشن کا یہ قاعدہ ٹھیک نہیں ہے

Mr. Chairman: So, what would you propose? How should we proceed about it: to entrust it to a Standing Committee?

Dr. Mahbub-ul-Haq: Sir, before you take any action....(Interruption).

Mr. Chairman: I was just asking for the individual opinion of Prof. Khurshid, that his statement should end up with a proposal and then we would put it and consider.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, the intention of this amendment is very simple. So far as the first major amendment is, it is to raise the ceiling from Rs. 1,000/- to Rs. 1,500/- for entitlement of various benefits and, at least, there is a 50 per cent increase which is being proposed in this limit because, otherwise, at the moment all these benefits are limited to workers drawing Rs. 1,000/- and below. There has been a long standing demand of the workers that those who are within the range of Rs. 1,000/- to Rs. 1,500 should also be given the benefit of this education allowance, social security and other benefits. So, this is really for accommodating the long standing demand, at least that there is an increase by 50 per cent. What the honourable Member suggested in his amendment is that instead of 50 per cent increase, raising it from Rs. 1,000/- to Rs. 1,500/-, it should be raised, in fact, to Rs. 2,000/- and even further. This ceiling can always be considered. I do not think that reflects either on the home-work or on the intention of the Government to give benefit to more workers in view of the fact that inflation should raise the ceiling at which these benefits should apply. And the second one was, as I explained earlier, to take this benefit to workers of establishments employing ten or more workers. So, it greatly extends the coverage and the application of this Ordinance. If the Senate is to deliberate on it further, I have no problem about that. It would only delay further the application of those benefits that they consider inadequate. Further things we can always do. I would have suggested that we should go ahead with this and if there are any further recommendations which are about the Committee, that is being appointed, we can always consider this in future.

پروفیسر خورشید احمد: A good proposal. میرا اپنا مقصد بھی یہی ہے کہ قوانین کو بہتر بنائیے جہاں جہاں مزید مراعات کی ضرورت ہے وہ دیجیے۔ جہاں سٹر stremline کرنے کی ضرورت ہے وہ کیجیے۔ ہم آپ کا راستہ روکنا چاہتے۔ آپ کام کو ضرور کر لیجیے لیکن خدارا ایک کمیٹی بنائیے جو سارے لیبر لاز کو پڑھے، اور جہاں تبدیلی کی ضرورت ہے جہاں ان کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے وہ کرے تاکہ ہم زیادہ مؤثر چیز بنا کر لا سکیں۔

Mr. Chairman: For the present, the question is that shall we take this into consideration. I will put the question.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, I also want to clarify that the Government has announced its intention to appoint a National Labour Welfare Commission. I would very much like to have the members of the Senate and of the National Assembly on that Commission which we shall be formulating during the course of this month and the Commission will go over all the labour laws and other benefits that will be their terms of reference.

Mr. Chairman: The question before the House is:

"That the Bill further to amend certain laws relating to Welfare of Workers to be called [the Labour Laws (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: We take up clause by clause consideration of the Bill.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I do not think that clause by clause would be necessary or will it be?

Mr. Chairman: It is not but since you have.......(Interruption)

Dr. Mahbub ul Haq: It is not being referred to the Committee.

Mr. Ahmed Mian Soomro: In principle, Sir, I would like to say one thing before you go to clause by clause. By amending the Bill they are seeking to amend four Acts; one of 1936, one of 1965, one of 1972 and one of 1976. I think, in principle, Sir, if they have to amend, they should bring a Bill to amend each Act separately. Amending of Acts together, I do not think, is a good convention or a good procedure. I would respectfully point out to the Government that if they have to amend any Act, bring a Bill to amend that.

Mr. Chairman: I think the Law Minister will guide us on that.

جناب اقبال احمد خان: جناب، اس طریقے سے بھی ترامیم ہوتی ہیں اور دوسرے طریقے سے بھی جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں جب اس قسم کی ترامیم آئیں گی۔ تو انہوں نے جس خیال کا اظہار فرمایا ہے اس کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن یہ in order ہے اس میں کوئی غیر قانونی یا رولز کے خلاف بات نہیں ہے ایسی ترامیم پہلے سے بھی ہو رہی ہیں اور تمام ممالک میں ایسی ترامیم ہوتی ہیں۔

Mr. Chairman: Clause by clause consideration. Clause 2.

There has been a motion on amendments.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: He is not moving it now.

Mr. Chairman: Right. The question before the House is:

"That clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Then we come to the Preamble, Short Title and clause 1. The question before the House is:

"That the Preamble, Short Title and clause one form part of the Bill."

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Preamble, Short Title and clause 1 stand part of the Bill.

Dr. Mahbub ul Haq: Sir. I beg to move:

"That the Bill further to amend certain laws replating to Welfare of workers, to be called [the Labour Laws (Amendment) Bill, 1985], be passed."

Mr. Chairman: The question is:

"That the Bill further to amend certain laws relating to welfare of workers, to be called [the Labour Laws (Amendment) Bill, 1985], be passed."

The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Bill is passed.

Mr. Mahbub-ul-Haq: Sir, I wanted to place on record my own appreciation for you and the Members of the House for discussions on these Bills and for the support they have given. Whatever views they have expressed, whether they have been incorporated or not, I assure them that my own conduct, my own consideration will be greatly guided by their views.

Mr. Chairman: This sitting stands adjourned till Saturday, 9-30.

[The House adjourned to meet at half past nine of the Clock in the morning, on Saturday, July, 13, 1985.]